The Story of

Charles Wesley

18 December 1707 – 29 March 1788

Published in Urdu 1900 A.D

پادری ویزلی صاحب کا حوال

باب اول

جان اور چارلس ویزلی صاحب ویسلن میتھوڈسٹ کلیسیا کے بانی پادری سموئیل ویزلی صاحب کے بیٹے جو اپورتھ ضلع لنکن کا پادری تھا۔

سو اس پادری صاحب اور اس کی میم صاحبہ بی بی سوزانہ جو کہ ڈاکٹر انسلی صاحب کی بیٹی تھی اور نیز ان کے باپ تھے جن کے احوالات بہت سی کتابوں اور تصنفات میں پائے جاتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر کلارک صاحب فرماتے ہیں کہ خاندان ویزلی ایسا سمجھا جاتا ہے کہ ان کے باپ دادے پیشتر سا کنی ملک سے انگلنڈ میں آئے اور نیز ایک گروہ ان کا ائرلینڈ میں جا آباد ہو گیا۔

بعض خیال کرتے ہیں کہ لفظ ویزلی اسپنش زبان سے نکلا ہے اگرچہ قول راست ہے تو وہ شاید عربی زبان سے بر آمد ہوا ہو گا کیونکہ اس اصول عربی موجود ہیں۔ پس اگر ہم عربی زبان کو جو اس ملک میں مدت تک جاری رہی اور جو اسپنش اور فارسی زبان میں خلا اور ملا ہو گئی تھی دریافت کریں تو وہ نام ہم کو ہم کو مع اپنے عجیب اور عمدہ معنی کے ملے گا یعنی ویزلی اور ویزلہ جو کہ ویزل سے نکلے ہیں عرب والوں میں ایک افضل شخص کا مشہور نام ہے یعنی ابو ویزلی جس کا ذکر فیروز آبادنے اپنی تصنیف میں کیا ہے اور اس کے معنی یگانگی کا باپ یا صلح کرنے والا ہے مگر میتھوڈست کلیسیا کے بانی کے واسطے کوئی ایسا عہدہ اور نام ہم کو نہیں ملتا۔

ویزلی صاحب کے باپ دادوں کا ذکر اس کتاب میں صرف اس قدر پایا جاتا ہے کہ ہم کی خوش وضعی سے ان کے جوان مرد بیٹوں کی فہم و سلامت روی پر انصاف کر سکیں۔

سموئیل ویزلی اپورتھ کا پادری تھا اور اس کی شریف بی بی کے والدین عقل اور دین داری میں شہرہ آفاق تھے جب وہ جوان ہوا تو اس کا باپ مر گیا۔ پس اس نے عین شباب میں سرکاری کلیسیا کے دستور العمل قبول کیے اور کبھی اپنے بیٹوں جان اور چارلس کی سرگرمی کو جو صریح کلیسیا کے قانوں اور دستور العمل کے برخلاف سرزد ہوئی تھی مانع نہ ہو تا بلکہ ان میں شریک ہو کر انکے حقوق پر لحاظ رکھتا تھا۔

اور وجہ اپورتھ کے پادری ہونے کی یہ ہے کہ ایک مرتبہ بادشاہ جیمس ثانی کے اہل کاروں نے اس کی منت کی کہ وہ درباری منصوبوں میں ان کی ان کی مدد کریں مگر اس نے انکار کیا اور برخلاف اس کے اس نے تبدیلِ سلطنت کی تعریف میں جو کہ ۱۶۸۸ء میں واقع ہوا کتابیں لکھیں کہ جن کا لکھنا ان کے درست ہونے پر دلالت نہیں کرتا بلکہ بذریعہ اس کے پروٹسٹنٹ کلیسیا پوپ کے کے خطروں سے بچ گئی ۔ بنابران جلد دے حسن کارگذاری اپورتھ کی ملی اور چند برس بعد اس کے معاش بھی مرحمت ہوئی۔ پس وہ چالیس (۴۰) برس کے زیادہ اپورتھ میں رہا اور اپنے کار متعلقہ کو ایمانداری اور تندہی سے انجام کر کے مشہور ہوا چنانچہ اس کی تصانیف سے اس کی قابلیت اور علمیت عیاں ہے۔ اور اسی طرح جان ویزلی کی والدہ بھی یعنی بی بی شوزانہ اپنے خاوند کی مثل عالمِ شباب میں سرکاری کلیسیا میں شامل ہوئیں۔ اس کے حوال لکھنو والے کہتے ہیں کہ اس نے تیرہ (۱۳) برس کی عمر میں سب تقریریں جدائی کی بابت پڑھیں۔ اور خوب پہچانیں۔

پس ان دونوں نے اپنی ان سنجیدہ اور پسندیدہ عادتوں کو جو کہ اس وقت بذریعہ تعلیم کے ان کے دلوں پر منقش ہو گئی تھیں نہیں بلکہ ہمیشہ خوفِ خدا اور راستبازی میں قائم رہے۔

لیکن اس تبدیلی میں ان کے دل ایمان سے راستباز ٹھہرتے اور روح القدس کے پاکیزہ ہونے سے قریب آخر عمر تک تاریک رہے وہ مثل اور لوگوں کی کلیسیا کے بانی اور ان کے جان نشین کی کتابیں چھوڑ کر پلاخی اور ارمنی سے جو کتابیں تصنیف ہوئیں پڑھا کرتے تھے اور باعثِ محتاجگی اور تمیز کے لیے انھوں نے قانونی تعلیم اور ان سچائیوں کو جو ارمنی لوگوں نے اپنے علمِ الہیٰ میں سکھلائی تھیں اور جو ان کے محر بیٹے جان نے بتلائی تھیں چھوڑ دیا اور اس کے والدین کا ایسا ہونا اس کے بھائیوں کے واسطے بہت فائدہ مند ہوا کیونکہ انھوں نے اپنے بچپن سے اس کے چال چلن میں یعنی ار پنے باپ کی صفتیں دیکھیں کہ لوگ معزز جان کر اس کی تعلیم قبول کرتے تھے اور اپنے والدہ میں تقدسِ عقل اور مردانہ دانست اور علمیت پائی جس کو انھوں نے بڑے ہو کر عزت دی۔ چنانچہ یہ قائم اور یکساں دینداری محبت مادری کے ساتھ ہو کر بے تاثیر نہ رہی کیونکہ جان ویزلی صاحب اپنی ماں کی تمیز اور پائدار صفت اور قائم اور مردانہ خاصیت اور دانش مندی اور چالاک دستور کا ٹھیک وارث ہوا یعنی یہ صفات مذکور اس میں اچھی طرح سے ملیں ہوئیں تھیں اور تینوں بھائیوں نے اپنے باپ کے دینی رائے مقاصد تسلیم کیے۔ چنانچہ سموئیل اور چارلس ان پر قائم رہے اور جان بدل گیا۔

سموئیل پہلوٹا بیٹا ۱۶۹۲ء میں اور جان ۱۷۰۳ء میں اور چارلس ۱۷۰۸ء میں پیدا ہوئے۔ سموئیل ویزلی جو کہ نیر وسٹمنسٹر کالج میں تربیت کیا گیا تھا اور ۱۷۱۱ء میں آکسفرڈ کالج کرائسٹ چرچ میں منتخب ہوا اور وہ شاعر و مصنف تھا اور طاقتِ گوئی ہجو بہت رکھتا تھا اور زبرک اور صاحبِ لطیف ہوا۔ یہاں تک اپنے زمانے کے صاحبِ عالمین میں مشہور تھا۔ آخر کارڈیون شہر میں ٹورٹن خیراتی مدرسہ میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہوا یہاں اس نے ۱۷۳۹ء میں انچاس سال کی عمر ہو کر وفات پائی بی بی شوزانہ ویزلی صاحبہ خود اپنے لڑکوں کی معلمہ ہوئی ڈاکٹر واہب ہیڈ صاحب کہتے ہیں کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ بی بی صاحبہ موصوف نے کبھی اپنے لڑکوں کو کسی مدرسہ میں بھیجا ہو۔ کیونکہ اسے اس وقت تعلیم تربیت کرنے کا دستور پسند نہ آیا اور معلوم ہوا کہ جان کی تعلیم و تربیت کرنے میں انہوں نے اس سبب سے بہت کوشش کی کیونکہ وہ جلتے ہوئے گھر میں سے خدا کے فضل سے بچ گیا تھا۔ ایک کتاب جس میں اس کا مخفی خیال لکھا گیا ہے ایک جگہ پر یہ ذکر ہے کہ اس نے اپنے آپ میں یہ ضرورت سمجھی کہ میں بہت ہوشیاری سے اس کو جسے خدا نے اپنی رحمت سے بچایا، تربیت کروں۔

چنانچہ اس خاص خبرداری کی تاثیر الٰہی بخش ایسی اس کے دل پر اثر انداز ہوئی کہ وہ لڑکپن سے دینی فکر میں رہا اور آٹھ برس کی عمر میں اس نے عشائے ربانی لینے کی اجازت پائی۔ ۱۷۱۴ء میں وہ چارٹر ہاؤس میں داخل ہو کر اپنی چالاکی اور علم حاصل کرنے کی وجہ مشہور ہوا۔ اور اپنی خاموشی اور قاعدہ المجنت کے سبب اپنے استاد ڈاکٹر صاحب کا مصاحب ہوا اور عمر بھر اس جگہ کو ایسا پسند کیا کہ ہر سال لندن سے سفر کر کے اس کی سیر کیا کرتا تھا جب کہ بہتوں کو ایسا سفر ناپسند ہوتا ہے۔

مگر جان ویزلی صاحب نے اپنے گزشتہ ایام پر کبھی افسوس کے ساتھ خیال نہ کیا اور اس دنیوی فکر کے واسطے اس کے دل جو ہمیشہ آگے لگا رہتا تھا گنجائش نہ ہوئی جب وہ سترہ برس کا ہوا تو وہ آکس فرڈ کالج میں کرائسٹ کے لیے مقرر ہوا اور وہاں پر وہ بہت کوشش اور قائدے سے اپنی کتابیں پڑھا کرتا تھا۔ ڈاکٹر ویگن صاحب جو بڑا منصف اور معتبر شخص تھا اس کا معلم ہوا۔ سو جان ویزلی صاحب کا مزاج جوانی کے عالم میں بڑا خوش و خرم تھا اور کس قدر زیرک اور خوش طبع بھی ہوا اباب کاک صاحب اس کی بابت یوں کہتے ہیں کہ جب وہ اکیس (۲۱) برس کا ہوا تو وہ بہت دانشمند اور ہوشیار اہلِ مدرسہ اور جوان اور فیاض اور معتبر اور مردانہ ہوا اور یونانی اور لاطینی زبانوں سے خوب واقف ہوا جس کے باعث اس کی زیرکی مودب تھی

اور اس کی تصنفات بہت عمدہ سے عمدہ ہوئیں اور اس وقت میں وہ اپنی خوشی کے لیے شعر بھی کہنے لگا تھا۔ اور اس نے جو کچھ بھی لکھا تھا خواہ وہ لاطینی طریقے پر ہو خواہ لاطینی کا ہو اس برس میں اس نے پینسٹھویں (۶۵) زبور لاطینی وزن پر لکھ کر اپنے باپ کے پاس بھیجا چنانچہ اس کے باپ نے اس کو لکھا کہ میں تمہارے شعر کو بہت پسند کرتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ عقل کو جو جوہر شریف ہے اسے بے کارمت کرو۔ اس کے بعد وہ خادمِ دین ہونے کا ارادہ رکھتا تھا پس وہ اپنی دینی غفلت سے جو کہ دینی مدرسہ میں ہوئی تھی جاگ۔ اور بہت کرشش سے علمِ الٰہی پڑھنے لگا اور ہمیشہ اپنی ماں کو چٹھی لکھا کرتا سو اس کے مضمونِ چٹھی کے یہ فکرمند اس کا معلوم ہوا کہ ماں نے اس کے جواب میں یوں لکھا کہ تمہاری تبدیلی میرے لیے ایک بڑی سوچ کا باعث ہوئی اور میں تمہاری ترقی پر ہمیشہ امید رکھ کر یقین کرتی ہوں کہ تبدیلی تمہاری روح القدس کی تاثیر سے ہے تاکہ وہ دل کو دینوی چیزوں سے علیٰحدہ کرکے روحانی چیزوں کی فکر اور غور اور فکر کراوے اگر یہ ایسا ہے کہ اور تمہارا مزاج اس طرح قائم رہے تو تم مبارک ہو اور دل و جان سے ارادہ رکھو کہ دینداری تمہاری ساری زندگی کا کام ہووے کیونکہ یہ چیز خاص کر ضرور ہے اور سب چیزیں زندگی کے لیے واسطے تھوڑی سی فائدہ مند ہیں اب میں دل و جان سے چاہتی ہوں کہ تم بہت ہوشیاری سے اپنے تیئں آزمایا کرو تاکہ تم پہچانو کہ تمہاری سچی امید یسوع مسیح کے وسیلے سدے ہے یا نہیں۔

پس یہ عہدہ صلاح اس کے واسطے بے فائدہ نہ رہا یعنی اس کی ماں کی چٹھیاں فضلِ الٰہی سے ایک ایسا باعث خاص ہوئیں کہ چند روز میں اس کے خیالات بالکل بدل گئے اور اس عمر اس وقت بالکل بائیس (۲۲) کے قریب تھی اور جن کتابوں کو وہ اس وقت پڑھا کرتا تھا اور اس جن سے خادمِ دین ہونے کی تیاری پائی وہ یہ ہیں۔

کرسچن پاٹن جو اس وقت جو تھامس ای کمپیس صاحب نے تصنیف کی ہے اور رولز ادھولی لیونگ اینڈ ڈائنگ جو بشپ ٹیلر صاحب نے مقرر کی تھی اور وہ جو اپنے ماں باپ کو لکھتا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس کی خوبی ہوشیاری سے تولتا ہے اور ان کا مطلب ٹھیک نکالتا ہے کہ زیرک پن اس کی روحانی اسناد تھیں اور اس کی ماں کے جوابات سے معلوم ہوا کہ وہ بہت سوچ اور تمیز نہیں کرتی تھیں بلکہ اس نے اور اس کے خاوند نے اچھی اچھی کتابیں جو اس کے لیے مفید تھیں اور اس کی حالت کے لائق تھی اسے چھوڑ دیا۔

ان خط و کتابت میں بعض باتیں سوچنے کے لائق ہیں کیونکہ جان ویزلی صاحب کی رائے دین جن پر وہ بعد ازاں بہت قائم ہوا اور اس کا بیان بہت صفائی سے کرتا ہے ظاہر ہوا کہ اس نے اپنی چٹھیوں میں اپنی ماں کو دو تین باتیں بتلائیں جن کی بشپ ٹیلر صاحب کی کتاب میں یہ بیان لکھا گیا ہے کہ فروتنی اور توبہ کے ضروری حصے ہیں اس میں سے فروتنی کی بابت یہ بیان ہے کہ ہم پر یقیناً فرض ہے کہ جب کبھی ہم کسی جماعت میں شامل ہوں تو کہ ہم اپنے آپ کو اس بڑی جماعت کے ہر آدمی سے بڑا گناہ گار جانیں۔ اور توبہ کی بابت اس نے تبایا کہ ہم نہیں جان سکتے ہیں خدا نے ہم کو معاف کیا یا نہیں اس لیے ہر دم اداس ہونا چاہیے کہ ہم نے گناہ کیے ہیں۔

سو ویزلی صاحب کہتا ہے کہ میں اثبات سے زیادہ فکرمند ہوں کہ یہ باتیں اس کے آئندہ باب کی باتوں کے نہایت خلاف ہیں بشپ ٹیلر صاحب لکھتا ہے کہ عشائے ربانی میں سدب شریک آپس میں متفق ہو کر مسیح جو سپر ہے مل جاتے ہیں اور باقی خاصیت کے لیے روح القدس ضروری فضائل کو ہم پر نازل فرماتی ہے اور ہماری روح اس خاصیت کا تخم پاتی ہے اور اب یقیناً فضائل ایسی ناطاقت نہیں ہیں کہ ہم پر تاثیر نہ کریں ہم اس حال سے ناواقف ہیں کہ ہم مسیح میں رہتے ہیں اور وہ ہم میں۔

اگر ہم یقین نہیں کر سکتے کہ ہم نجات کی حالت میں ہیں یا نہیں تو ہم کو ہر ایک دم اپنی زندگی کا وقت اداسی بلکہ خوف اور لرزنے میں گزرانا چاہیے اور یہ سچ ہے کہ ہم آدمیوں سے اداس ہیں ایسی خوف ناک امید سے خدا ہم کو محفوظ رکھے فی الواقع نجات پانے سے پیشتر فروتنی ضرور ہے اور اگر

اتنی فروتنی پانے کے لیے ضروری صفات ہیں تو کون فروتن ہو سکتا ہے اور کون نجات پا سکتا ہے؟ اس کی مائیں اس کے جواب، میں اچھی اچھی باتیں تحریر کریں اور فروتنی کی بابت ٹھیک تمیز بتلائیں۔ لیکن اس کی اس بات پر ہم نجات کی حالت میں ہیں یا نہیں۔ اور ہر چند کہ اس کے حاصل کرنے کی بابت شک میں رہا لیکن اس نے بتلایا کہ یہ ایمان لانے والے کا حق ہے۔ اس وقت اس نے نجاتِ آیندہ اور موجودہ کے یقین میں تمیز کی۔ مگر ان دو طرح کی نجات کے باہم کرنے سے بہت سے آدمیوں نے اس مضمون پر کہ مقدس لوگ کر نہیں سکتے نجات کے یقین چھوڑا۔

میں سچ جانتا ہوں کہ ہم اپنے گناہ کی معافی کا ایسا یقین نہیں کرتے کہ وہ پھر ہمارا مقابلہ کبھی نہ کرے گی نہیں ہم جانتے ہیں کہ وہ ضرور ایسا کرے گی جو کبھی نے رد کی تھی اور جب تک ہم آسمان پر نہ پہنچ جائیں تب تک ہمارا کوئی گواہ نہیں کہ ہم سیدھی راہ پر ثابت قدم رہیں گے اور میں جانتا ہوں کہ اگر ہم اپنی نجات کی حالت میں ہیں تو ضرور اس سے واقف ہیں کیونکہ خدا نے بائبل میں ہمارے ساتھ اس کا وعدہ کی ہے اور اگر ایمانداری سے کوشش کریں تو ہم یقیناً اپنی ایمانداری کی بابت ٹھیک انصاف کر سکتے ہیں اس چٹھی کی آخری۔ عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ آسانی باتوں کی بابت کتنا جانتا ہے اس نے چٹھی میں ایمان کا بیان ناقص کیا تھا جس کو اس کی ماں نے اس طور سے درست کیا چنانچہ یہاں تک اس نے بیان کیا وہ سب درست ہے مگر وہ ایمان جو بائبل میں شامل ہے اور جس کی تلاش میں ویزلی صاحب رہا پورانہ ہوا اس نے اپنی چٹھی میں یوں لکھا کہ تم اپنے ایمان کی بابت کچھ بھول کرتے ہو۔ کیونکہ سب ایمان ایک قبول ہے۔ مگر سب قبول نہیں ہیں۔ بعض سچائی خود ظاہر ہے۔ اس لیے ہم اسے قبول کرتے ہیں اور بعض سچائی نیک بخت کرنے کے بعد ظاہری سچائی کی مدد سے ظاہر ہوتی ہے اور ہم قبول کرتے ہیں اور یہ قبولیت مذکور ایمان نہیں ہے بلکہ علم ہے اور سچائی بھی ہے اور ہم ان کو اس لیے قبول نہیں کرتے کہ وہی ظاہر ہوں یا بحث کرنے کے بعد ہم نے ان کو ثابت کیا بلکہ ہم اس لیے ان کو قبول کرتے ہیں کہ خدا نے کو ہم پر نازل کیا ہے اور ایمانکی طاقت نازل کرنے والے پر موقوف ہے۔ اور نازل کرنے والے کی طاقت اور سچائی ہوتی ہے تو افدیمان مظبوط و کامل ہوتا ہے۔ جو کوئی خدا کے نازکیے ہوئے کلام کو قبول کرئے تو اس کا قبول یقیناً الٰہی ایمان ہے۔

اس دل چسپ خط و کتابت میں تقدیر کا بھی ذکر ہے کہ خادم الدین ٹھہرے جانے کے پیشتر کلیسیا کے قواعد اور احکام جانچنے سے اس کا اس مضمون پر لگا رہا اس کی بابت وہ یوں کہتا ہے کہ تقدیر کی بابت میں کیا کہوں اگر خدا نے چند آدمیوں کے بچانے کا اردہ کیا تو باقی اور سب آدمی جو نہیں چنے گئے نجات پانے سے باہر ٹھہریں گے اور اگر یہ ٹھہرایا گیا کہ آدمیوں کا مقرری حصہ نجات پائے تو باقی اور بڑے حصے ہلاک ہونے کے لیے پیدا ہوئے کہ ان کا بچنا اور کسی طرح ممکن نہیں۔ یہ کس طرح کی رحمت اور انصاف ہے کیا ایک مخلوق کو ہمیشہ کے عذاب کے لیے ٹھہرانا رحم ہے اور جن آدمیوں نے تقدیر کے سبب لاچار ہو کر گناہ کیے سزا دینا عدل ہے اور اگر یہ سچ ہے تو خود خدا گناہ اور بے انصافی کا بانی ہے۔ مگر سب جانتے ہیں کہ یہ اس کی پاک خاصیت اور کمالیت کے بلکل بر خلاف ہے ویزلی صاحب کی ہمیشہ یہی رئے رہی کبھی انحرافی نہیں کی۔ ۱۷۲۵ء میں وہ ڈیکن کے واسطے مقرر ہوا اور آئندہ سال میں وہ لنکن کالج کا فیلو یعنی رفیق کے لیے چن لیا گیا۔ اور اس کے سنجیدگی کے تحت لوگوں نے اسے ٹھٹھہ کیا اور اس کے مخالفوں نے کہا کہ اس کے خادمِ دین ہونے کو روکنے کا باعث ہے لیکن وہ علم اور چالاکی اور کامل منصب کے سبب نامور ہو کر فتح مند ہوا۔ اور اس کے واسطے یہ شکر کا مقام تھا کہ اسکے والدین اس سے ایسے محفوظ تھے کہ ان کی چٹھیوں سے ظاہر تھا اور اس کے دو (۲) تین (۳) نمونہ اشعار جو اس نے اس وقت تصنیف کیے تھے معلوم ہوتا تھا کہ اگر وہ ایسے علم کو پسند کرتا تو وہ ہرگز فصیح شعرا کے بیچ میں چھوٹے درجے پر نہ ہوتا۔ لیکن وہ جلد ایسے زیادہ سنجیدہ اور مفید کام میں مشہور ہوا اور فیلو ہونے کے بعد شہر لنکن میں گیا اور فرست پا کر ان ہی سنجیدہ مضمون پر جن پر ہمیشہ اس کے خیالات رہتے تھے اپنے والدین کے ساتھ گفت و شنید کر کے موسم گرما گزران کیا بعد اس کے آکسفرڈ میں حاضر ہو کر اپنے رائج مطالعہ میں مشغول ہوا اور اس وقت یونیورسٹی علمداروں میں بڑا

عالم قرار کیا گیا ہر طرف کے آدمیوں نے مشہور کیا کہ ویزلی صاحب بہت عقل مند ہیں اور قدیمی زبانوں میں حرف گیر ہیں ہوتے ہیں اور اس کے لفظوں سے جو عبارت میں فصیح اور صاف تھے اور مطلب میں صحیح اس کی معتبر منش ظاہر ہے اور علم منطق اس کا وقوف مشہور ہوا اور یہ حسنِ ظن لوگوں نے اس میں دیکھے جلد ظاہر ہوئے تھے اور جس وقت اس ماہ مارچ فیلو ہونے کی اجازت پائی تھی اس وقت وہ صرف ۲۳ برس کا تھا اور ماسٹر آف آرٹس یعنی علم کے دوسرے درجہ پر تھا اور اس نے یہ مرتبہ ماہ فروری ۱۷۲۸ء پایا تھا اور اسی سال کے اگست کے مہینے میں اپنے باپ کا امام ہوا اور ۱۷۲۸ء آکس فرد کو خادم لدین کے دوسرے ددرجے پر یعنی ایلڈر کے عہدے پر مقرر ہونے کو گیا اور وہاں پر اور وہاں ایک چھوٹی مجلس کی جماعت میں جو چارلس ویزلی کے صاحب اور مارکین صاحب اور نیز دو(۲) تین (۳) صاحبوں نے یا ین ارادہ بتائی نہیں کہ اپنی اوقات ایک دوسرے کی مدد سے علم حاصل کرنے اور نیک انجام دینے اور بسر کرنے میں شریک ہوا۔ ایک مہینے کے بعد وہ اپورتھ میں واپس آیا اور حسبِ درخواست ڈاکٹر مورلی صاحب کے آکس فرڈ میں جارہا اور طالب علموں کو فراہم کر کے معلم گیری اختیار کی اور چھ (۶) بار ہفتہ میں مباحثہ کرنے کی جماعت میں میر مجلس ہوا اور نیز ایک دینی جماعت کا بھی سردار مقرر ہوا۔ پس اس وقت سے وہ زیادہ دیندار ہو کر اوروں کی بھلائی کرنے کو ہوشیار ہوا اور اس آیت کو اس نے سچ پایا کہ سب کے سب جو مسیح یسوع میں دیندای کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں ستائے جائیں گے اب ہم چارلس ویزلی صاحب کا احوال بیان کرتے ہیں جس کا کام میتھوازم کے پہلے اوقات میں اپنے بھائی جان کے کاموں سے چھوٹا تھا۔ چارلس ویزلی صاحب جان ویزلی صاحب سے پانچ برس چھوٹا تھا۔ اور اپنے بھائی سموئیل سکھلانے سے وسٹمنٹر کالج عالم ہو گیا اور حکومت کی کلیسیا میں اپنے بھائیوں سے زیاد سرگرم ہوا اور کئی برس سکول میں رہا۔ بعد ایک دولت مند صاحب ساکن ایرلینڈ نے چارلس ویزلی صاحب کے باپ سے چٹھی لکھ کر دریافت کیا کہ اگر آہ کے کوئی بیٹا ہو تو میں اسے اپنے وارث کرنا چاہتا ہوں اور میں نے اس کام چارلس سنا ہے چنانچہ ایک آدمی سکنہ لندن کی معرفت سالہاسال چند برس تک چارلس ویزلی صاحب کی پرورش اور خبر گیری ہوتی رہی اور ایک دفعہ ایک اور صاحب نے شاید ویزلی صاحب خود تھے آکر دریافت کیا کہ تم میرے ساتھ ایرلینڈ کو چلو گے جو چارلس نے اپنے باپ کو لکھا اور یہ جواب پایا کہ تم کو اختیار ہے سو اس نے انگلنڈ میں رہنا پسند کیا کہ اور اپنی خوش دلی کے سبب سے حالانکہ اس کا چال چلن بے عیب تھا اپنے بھائی صاحب کی یہ نصیحت نہ مانی کہ اب تم نے کرائسٹ چرچ میں طالب علم ہونے کی اجازت پائی ہے اب تم کو زیادہ سنجیدہ ہونا چاہیے مگر جب اس کا بھائی جان غیر حاضر تھا اور اپنے باپ کا عوضی واعظ تھا تب اس کی چٹھیوں سے معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ زیادی سنجیدہ ہے جس کی بابت جان ویزلی صاحب نے کہا کہ جب میں ماہِ نومبر ۱۷۲۹ء اُکس فرڈ کو لوٹا تو میں نے اسے اپنی روح کے بچانے میں بہت جہت کرتے پایا اور اس کے حقیقت نامہ میں اس کے حالات کی بابت یہی پایا جاتا ہے کہ اس نے اول سال کالج میں کھیل کود کر گزار دیا اور دوسرے سال مطالعہ کرنا شروع کیا اور جب کوشش کرنے سے بہت فکر مند ہوا تو اس نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اپنے ساتھ اور دو(۲) تین (۳)

آدمیوں کو لے کر عشائے ربانی لیتا اور ان سب طریقوں کو جو کالج کے قوانین میں پائے جاتے ہیں قبول کیا اس واسطے اس کا میٹھوڈسٹ لقب مشہور ہوا۔ پس چارلس ویزلی پہلا میٹھوڈسٹ تھا اور اس کلیسیا کا جو کہ اب تک اسی نام سے مشہور چلی جاتی ہے بانی تھا۔ جس جان ویزلی صاحب اُکس فرڈ میں رہنے کے لیے لوٹا تو اس جماعت میں شریک ہوا اور اس کی چالاکی اور ہوشیاری سے جماعت کے لوگ اپنے روحانی فائدے حاصل کرتے اور ان کو مدد دینے میں زیادہ تر چالاک اور ہوشیار ہو گئے اور ویزلی صاحب کا دل کام کرنے اور حکومت کرنے کے لائق ہو اور یہ جماعت اس کو پسند اور آئی اور خاص اپنی چالاکی کے سبب اس جماعت کا جس میں ہر دی صاحب مصنف اور واہٹ فیل مشہور شریک تھے افسر ہوا۔

پادری جان صاحب کا احوال

باب دوئم

اس وقت جان ویزلی صاحب نے اُکس فرڈ میں دل و جان سے مذہب قبول کیا اور تفید سے اس کا اقرار کیا کہ ہم راستباز ہونے کے سبب اور مطلب کو ہوشیاری سے دریافت کریں کیونکہ وہ مذہب کے سبب سے ایسا مشہور ہوا کہ لوگوں نے اس کا ٹھٹھا اڑایا اور تکلیف بھی دی مگر اس نے اسی وقت خود کو باعنقریب مسیح نہ سمجھا کیونکہ یہ بات تنزل کی ٹھوکر کا باعث تھی جیسا کہ اکثر لوگ سوچتے ہیں کہ اگر کوئی ظاہری طور پر دیندار ہے تو وہ حقیقی طور پر بھی دیندار ہے اگر پولس رسول وہاں پر ہوتا تو لوگ اس پر بھی الزام لگاتے کیونکہ اس نے کہا ہے کہ میں سب گناہ گاروں میں بڑا گناہ گار ہوں حالانکہ وہ موسیٰ کی شریعت کے موافق بے عیب تھا۔ ویزلی صاحبان اُکس فرڈ میں بانسبت ثالوث کے نہ صرف اچھی حالت میں بلکہ اور طرح کی دینی تجربہ کاری رکھتے تھے۔ اگر ہم انجیل کے مطابق فکرِ دین کریں تو ہم کو معلوم ہو گا کہ اگرچہ وہ آدمیوں کے نزدیک بے عیب اور مقبول تھے تو بھی خدا کے سامنے محتاج تھے اور ان دلی تبدیلیوں کے جو کہ مسیحی مذہب کے ذریعے کی جاتی ہیں وفادار اور چھوٹی باتوں میں دیانت دار تھے جس سبب سے خدا نے ان کو سچی دولت دی اور انھوں خداوند کو اپنے سارے دل سے ڈھونڈا اور آخر اس کو پایا۔ بشپ ٹیلر صاحب کی تصنیف میں پاک ارادہ رکھنے کے بیان میں ایک بات ہے جس کے پڑھنے سے ویزلی صاحب قائل ہوا کہ جیسا فعل میں درست اور دیانت ہوتے ہیں ویسا ہی دل میں پاک ہونا واجب اور ضرور ہے چنانچہ ایک دیندار آدمی سے دوستی رکھ کر اپنی تمام گفتگو سے آراستہ کرنے لگا اور نئی زندگی کا شوق شروع کیا وہ ہفتہ وار عشائے ربانی لیا کرتا اور گناہ کی ہر بات اور ہر فعل کو ہوشیاری سے چھوڑ دیا کرتا لیکن وہ جانتا تھا کہ جس کے واسطے وہ اتنی کوشش سے ڈھونڈتا تھا وہ مجھے اس وقت تک نہیں ملی اور وہ غلطی جو اس کے دل میں پڑی ٹیلر صاحب اور لا صاحب کی کتابوں سے سیکھی تھی اور وہ غلطی یہ ہے کہ اس نے راستباز ٹھہرنے اور پاکیزہ ہونے میں فرق نہ سمجھا یا کہ اس نے یہ سمجھا کہ پاکیزہ ہونا راستباز ٹھہرے جانے کا ایک باعث ہے اور اس نے اس وقت تک تعلیمِ رسول نہ سیکھی تھی اور وہ نہیں جانتا تھا کہ بے دین لوگ توبہ کر کے بخشش کے طور راستباز کیے جاتے ہیں خاص اس شرط پر کہ وہ مسیح پر ایمان لائیں اور ایمان لانے کے بعد آدمی ہر طرح کے اندرونی اور بیرونی گناہ کی طرف سے مر جاتے ہیں تا کہ وہ جو راستباز گنا گیا گناہ کی حالت میں زیادہ نہیں رہ سکتا مگر یہ بہت فائدہ مند ہے کہ ہم اس کے دل کی قید کے درمیان اس کی تمام خرابی دریافت کریں جو کبھی جاتی نہ رہے بلکہ اس کے سبب سے اس کا چہرہ روشن ہے اور آخر عمر تک اس دل خوش رہا۔

ٹیلر اور لا صاحبان کی تصنیف کی ہوئی معمولی کتابوں کے نتیجے میں ویزلی صاحبان کے کام اور دستورات میں جلد ظاہر ہوئے کیونکہ کہ اس نے اپنے پیشے کی طالب علموں کی تربیت زیادہ سختی اور تربیت سے کی یہاں تک وہ ان سے زیادہ دیانت دار معلم تھا۔ اور اس نے حسبِ مقدور اپنے طالب علموں کی ترقی کرنے اور ان کو اخلاقی کام اور دستور سکھانے اور ان دینی تعلیم کے درست کرنے میں از بس کوشش کی اور اس کالج میں اس کے تربیتی دستور یہ ظاہر ہوئے کہ اس نے اہلِ مدرسہ کو بہت سویرے پلنگ سے اٹھنے کا حکم دیا اور ان کے پڑھنے کے واسطے بس کتابیں مقرر کی اور ان کے تمام چال و چلن ایسے درست ہو گئے جو ہر گز حکم عدولی نہیں کرتے تھے اس بات پر بعضوں کے دوست ناراض ہو گئے اوروں کے دوستوں نے اس کو مشکور

چٹھیاں بھیجیں اور بعض طالب علموں نے خود اس کی تعریف کرکے کہا کہ ہم اس کے قرض دار ہیں کیونکہ جو کچھ ہماری دین داری ہے اسی کی کوشش سے ہم کو حاصل ہوئی۔ اور اس نے ہمن کو علم دار کیا اور ہماری سب برائیوں کو جو کالج میں سب کہی جاتی تھیں روکا۔ اس وقت یہ چھوٹی جماعت اپنا کام بڑھانے لگی۔ اور جب جان ویزلی صاحب اس میٹھوڈسٹ جماعت میں پہلے شامل ہوا تو اس کے شریکوں نے اس جماعت کا سب بندوبست اس کے ہاتھ میں سونپ دیا۔ اور جان ویزلی صاحب نے اپنے ورزنامچہ میں اس کی بابت یوں لکھا ہے کہ ماہ نومبر ۱۷۲۹ء آکسفرڈ کے چار جوان صاحبان یعنی جان ویزلی صاحب رفیق لنکن کالج میں اور چارلس ویزلی صاحب کرایسٹ چرچ طلبا اور مارگن صاحب امین کرائسٹ چرچ طلبہ اور کرک من صاحب طالب علم مرٹن کالج کے ہفتہ وار شام کے وقت یونانی انجیل پڑھنے کے لیے جمع ہونے لگے اور اس کے دوسرے سال ویزلی صاحب کے تین طالب علموں نے اس میں شریک ہونے کی اجازت مانگی اور کے بعد چارلس ویزلی صاحب کے ایک طالب نے بھی وہی اجازت چاہی اور ۱۷۲۲ء اور ۱۷۳۲ء میں رینگم صاحب کوبین کالج کا اور بروٹن صاحب ایک سینٹر کالج کا ان کے شمار میں آئے اور ماہ اپریل میں کلیٹن صاحب مع اپنے دو(۲) تین (۳) طالب علموں کے ان میں شریک ہوئے اور اس وقت کے قریب جیمس ہردی صاحب اور جارج واہٹ صاحب نے ان میں شریک ہونے کی اجازت پائی۔ مارگن صاحب اول اس چھوٹی جماعت کے راہنما ہوئے کہ آکسفرڈ میں جیل خانہ کے پاس جایں اور قیدیوں کو نصحیت اور تعلیم فرمائیں اور انھوں نے اس وقت سے یہ ارادہ کیا کہ ہر ہفتے میں دو(۲) تین (۳) گھنٹے بیماروں کی ملاقات اور غریبوں کی مدد کرنے میں جہاں پر گئے کا خادم الدین۔۔۔۔۔ وہ ایسا نیا کام تھا اور بعضوں کے نزدیک دستور العمل کے ایسا برخلاف کہ جان ویزلی صاحب نے اپنے باپ سے اس پر اصلاح لی اور اس نے اسے چٹھی میں ایسا جواب دیا کہ لوگ اس کی تعریف کرتے تھے یعنی اس نے انھیں بڑی خوشی سے اچھے کام کرنے کی اجازت دی اور خدا کا شکر کیا کہ اس نے اس کو ایسے بیٹے بخش دیئے کہ وہ آکسفرڈ میں فضل اور بہادری پاکر گناہ گار دینا اور شیطان کا مقابلہ کرسکتے ہیں اور اس نے انھیں دلاوری دے کر کہا کہ خدا کے نام سے خدا کی بتلائی راہ میں آگے جاؤ۔ اور اس نے یہ اصلاح دی کہ جیل خانہ کے خادم الدین سے مشورہ کرو۔ اور بشپ صاحب سے اجازت مانگو۔ چنانچہ انھوں نے جلد یہ اجازت پائی۔ لیکن یہ ان کو اس قدر کافی نہ تھی۔ کہ وہ ان کو شیر گرم والوں کے دانت سے یا غصہ فریبی دلوں کی ملامت سے بچائے اور اس وقت اس جماعت کا کوئی شریک اتنی بہادری اور ایمان نہیں رکھتا تھا کہ لعن اور طعن، ٹھٹھا اور رروکا جو لوگ ان کے برخلاف کرتے تھے۔ برداشت کرے اور جو کوئی ان کا مقابلہ کرنے کے مشہور اور بہادر لوگ رکھتا تھا اس جماعت کو اس نے چھوڑ دیا اور ویزلی صاحب نے اپنے سے پھر اصلاح دریافت کی۔ جس کا اس کتاب میں نقل کرنے کے لائق ہے مگر تحریر نہ ہو گا۔

وہ اس طرح دلیر کیے جانے کے بعد اپنی راہ میں فروتنی سے چلے گئے۔ اور غریبوں کے واسطے زائد روپیہ اور گاہے بگاہے اپنی ضروری نقدی بھی خیرات دیتے رہے اور زیادہ کوشش کی کہ اپنے ہم درسوں کے دلوں پر دینی تاثیر کریں جیسا کہ وہ بے علموں اور غریبوں اور بیماروں کے دلوں پر تاثیر کرتے تھے جب لوگ ان کے دینی اور کائق کاموں کو برخلاف فریاد کرتے تھے۔ ویزلی صاحب نے فروتنی سے ایک عذر ایسا لکھ دیا کہ جس سے معلوم ہوا کہ دینی تجربہ کاری یونیورسٹی میں اس وقت بہت کم تھی اور جیسا اس کے ایک تذکرہ کرنے والوان نے خیال کیا ویسے ہی ہم بھی سوچتے ہیں۔ کہ ایسے نیک اور خیر اندیش کام دوسری طرح کے بدلے کے لائق ہیں۔ اور اگر کالج کے حامی اور مدرس ان میٹھوڈسٹ کے ٹھٹھے اور لعن طعن سے بازرہ کر ان کے نمونے پر چلتے تو ان اور نیز دنیا کے واسطے زیادہ مفید ہوتا۔

ان کے بڑے بھائی سموئیل نے بھی اپنی نصیحت بذریعہ ایک چھوٹی اور موثر چٹھی کے ان کو قائم کرنے کو دی۔ اس کے بعد بیماری اور صلیب اٹھانے کی درستی شمار اس شراکت کے شریکوں میں جو نیک کام کرنے میں مستعد و سرگرم تھے کم ہوئی اور باوجود اس بات کے کہ جان اور چارلس ویزلی

صاحب کے لیے چھوڑے گئے تو بھی سر گرم اور چالاک اور قائم رہے اور ہم تعجب کرکے کہتے ہیں کہ یہ خدا کا فضل اور برکت ہے کہ جو ان کو وہ عمدہ اور سخت کام کرنے کے واسطے تیار کرتا ہے اور اس حالت میں ہو کر ان کے دل میں اس عجیب اور اچھے عناصر پر قائم ہوئے۔ اور اس نے اپنے بھائی سموئیل جس نے یہ خیال کیا تھا وہ حد سے زیادہ نیک کام اور دینی تجربہ میں ہیں یوں بیان کیا۔

اول یہ میں اپنی زندگی کے انجام کی بابت یہ قانون بیان کرتا ہوں کہ میں حد سے زیادہ خوش نہیں ہو سکتا اس لیے کہ حد سے زیادہ پاک نہیں ہو سکتا ہوں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ میں اپنی آنکھیں برابر اپنی عمدہ بلاہٹ کی صلح پر لگاتا ہوں۔ اور اپنے تمام خیالات الفاظ اور کام اس انجام پر یعنی پاک ہونے پر لگاؤں۔

دوئم اپنی زندگی کے انجام حاصل کرنے میں مقرر کیے ہوئے وسیلون کی بابت میں یہ قانون مقرر کرتا ہوں کہ میں مقدور بھر ان وسیلوں کو استعمال میں لاؤں وہ چیزیں آپ میں مجہول مطلق ہیں لیکن اگر وہ میرا نقصان کریں وہ میرے واسطے مجہول مطلق نہیں بلکہ خود مجھے اس سے بلکل پرہیز کرنا چاہیے۔ اور اس نے دیندار ہونے کی بابت حد سے زیادہ اپن ماں کی منت کی کہ وہ ہر ایک بات میں وہ غافل تھے بتلا دے اور اس کے گھر کے لوگ ان کی بابت فکر کرتے تھے کیونکہ لوگ کالج اور جگہوں میں ان کے کاموں کی متعجب تھے اور کبھی اس کے روکنے کا ارادہ نہیں کیا اس لیے ان کا باپ اپنے سفر لندن سے آکسفرڈ کو بڑھا اور ان کو دیکھ کر خوش ہوا اور اس نے اپنی بیگم صاحبہ کو یوں لکھا کہ میں اپنے بیٹوں کی روشنی دین دیکھ کر اپنے سفر لندن کا عوض پا چکا۔ اور ان کی چھٹیوں سے معلوم ہوا کہ اگرچہ وہ نیک کام کرنے میں بہت سر گرم تھے تو بھی اپنے کام اور احکام بجالانے کو نجات کا باعث جانتے تھے۔ اس کے بعد اس نے سچ جانا کہ میں اس حالت میں جو کہ انجیل کے مطابق مسیحیوں کا حق ہے نہیں ہوں اور بہت حیران ہوا کہ وہ محبت اور کامل خوشی اور میل جس کے واسطے اتنی بڑی کوشش سے متلاشی ہوا۔ اور اس کے حاصل کرنے کو خدا کے ہر ایک فرض اور حکم کو بجالایا جو خدا کے نزدیک مطمئن نہیں اور کبھی وہ سوسائٹی اور کلیسیا کے دستور العمل کو ظاہر داری سے مانتا تھا اور اس کے سبب سے وہ بہت پریشان اور اداس ہوا یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ خوشی اور خرمی کی راہ کون سی ہے اس نے اس وقت اپنی ماں کو ایک چٹھی لکھ بھیجی جس سے معلوم ہوا کہ وہ ایسی عجیب فکر میں سر خوش متلاشی تھا۔ کہ اس کی راہنمائی اور دستگیری بھی اس کی دانشمندی کے قابل نہ تھی کہ اس کی زخم ہوئی اور فکر مند روح اپنے کام پر بھروسا رکھنے سے کنارہ کرکے اپنا بوجھ مسیح کی صلیب تلے اٹھا ڈالے۔

ویزلی صاحب یوں فرماتے ہیں کہ میں ایک ہی دلیل کے باعث پاک ساکرامنٹ کی بابت تمہاری تعلیم قبول کرتا ہوں اور وہ دلیل یہ ہے کہ اگر ہم یقین کریں کہ مسیح کا جسم کس طرح سے ساکرامنٹ میں موجود ہوتا تو ہم کو سمجھنا چاہیے کہ یا تو وہ روٹی اور مے کے ساتھ موجود ہے یا مے اور روٹی بلکل بدل کر مسیح کا بدن بن جاتی ہے لیکن میں یقین کرتا ہوں کہ مسیح کی الوہیت بے شک پاک ساکرامنٹ لینے کے وقت ہمارے ساتھ ایسی مستمل ہے جیسا کہ گویا ایمان لانے والوں کے ساتھ ہوتی ہے لیکن میں اس متفق ہونے کے عجیب طریقے دریافت نہیں کر سکتا کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ باطنی ترقی کرنے والا وسیلہ ان پر جو بے سوچ رہتے ہیں تے تاثیر نہیں کرتے تو مجھے کچھ تعجب نہیں کہ صرف لائق لینے والوں کو یہ برکتیں مذکور ملتی ہیں اور نے اپنے اس جلیل مضمون کا ایسا بیان کیا تھا مارگن صاحب اور میرے بھائی نے لائق تاثیر پائی اور میں نے بھی اپنی عقل آپ کی تعلیم کو قیمتی جانا لیکن اپنے دل میں تاثیر پائی اس کا کیا سبب ہے صرف یہ کہ دل جسمانی ہوا کیونکہ جسمانی فہم ان سچائیوں کو جو روح سے دیکھی جاتی ہیں دریافت نہیں کر سکتا۔ لیکن میں ان نوشتوں کو جن کو خدا نے اس مقصد کے لیے دیا ہے اپنے پاس رکھتا ہوں اور بہت سی اور کتابیں جن کے تصنیف کرنے کے واسطے خدا نے آدمیوں کو فضلیتیں دی ہیں اور جن کے ذریعے سے میں کتاب مقدس کو میں سمجھ لیتا ہوں میرے پاس موجود ہیں اور مجھے ان کے پڑھنے کے لیے

فرصت نہیں ملتی۔ اسے ادپنے دل پر لگاؤں۔ مجھے دعاعام اور دعالوشیدہ مانگنے کی ہی فرصت ملتی ہے اور سب سے بہتر یہ ہے کہ میں ہفتہ وار ساکرامنٹ لیتاہوں لیکن میں کیا کروں یہ برکتیں میرے واسطے کامیاب ہوئیں کہ میں ان کے ذریعے سے وہ مزاج جو مسیح یسوع کا تھا حاصل کروں کہ میں اس میں روز روز زیادہ مشغول رہوں پس جاگ جو تو سوتا ہے۔ کیا ایک ہی خدا نہیں اور ایک ہی روح القدس نہیں؟ کیا ہماری بلاہٹ کی ایک ہی امید نہیں؟ اور اس امید کے لیے ایک ہی راہ نہیں؟ تب مجھے بھی دنیا ترک کرنا چاہیے اور یہ وہی کام ہے جو میں کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی محبت اس دنیا سے کھینچ کر ایک پر جو اس سے اچھا ہے لگاؤں لیکن کس طرح سے سب سے چھوٹی اور اچھی راہ کون ہے؟ کیا یہ نہیں کہ فروتن ہوں فی الحقیقت فروتن ہونا اس کی طرف کو لمبا قدم رکھنا ہے لیکن پھر سوال پیش آتا ہے کہ میں کس طرح فروتن ہوں؟ فروتن ہونے کی ضرورت کو اقرار کرنا فروتن ہونا نہیں ہے۔

اگر آپ ہر جمعرات صرف اتنا وقت جو آپ نے پیشتر علم سکھلانے کے واسطے ٹھہرایا تھا ایسے کاموں کے واسطے مقرر کر دیں گے تو میں جانتا ہوں کہ بے فائدہ نہ رہے گا۔ جب کہ میں دیکھتا ہوں کہ آدمی بہت جلد مر جاتے ہیں اور بہت آہستہ روحانی بہتری کو صاحل کرتے ہیں تب سوچتا ہوں کہ شاید وہ اپنی اپنی زندگی کی تیاری حاصل کرنے سے پیشت مر جاتے ہیں کیونکہ میں اگر جانتا کہ چاندی کی ڈوری قطاً کھولی نہ جائے اور حوض چرخ ٹوٹ نہ جائے تو بھی اتنے بڑے کام کے واسطے کتنی چھوٹی فرصت ہوتی ہے تو چالیس (۴۰) برس بانسبت ابدیت کے کیا ہیں؟ اگر میں اور آدمیوں سے زیادہ فضلیت پا کر ان باتوں کی بابت دور اندیش ہو تا تو مجھے یہ کیا چاہیے۔

ے میں جاتا ہوں اپنی قبر کو
جہاں نہ حمد نہ تجھے مدد ہو
میں موت کے دریا میں ڈوب جاؤں گا
کیا رحم کیا معافی پاؤں گا
بچا اب مجھے جب تک جیتا ہوں
آندھی کو روک کہ میں پناہ پاؤں
تو مجھ کو رحمت اب دکھلا
اے قدرت کے خدا

اور اس نے مرادی لوگوں سے نہیں سکھا کہ میں سچا مسیحی نہ تھا کیونکہ ہم ان باتوں سے معلوم کرتے ہیں کہ وہ خود کو مسیحی درجے سے پیچھے سمجھتا تھا۔ وہ اپنی چھٹیوں غلام کی روح کو جس سے وہ ڈرتا تھا دکھلاتا تھا اور معلوم ہوا کہ وہ لے پالک ہونے کی روح کا جس سے وہ آبا اے باپ پکار پکار کہتے ہیں محتاج تھا۔ ۱۷۳۲ء میں ویزلی صاحب نے لندن میں جاکر دیندار اور معتبر اشخاص سے دوستی کی اور پھر اس نے دو سفر اپورتھ کے کیے اور اس پچھلا سفر اس مطلب پر تھا کہ ایک اور مرتبہ ویزلی خاندان جمع ہوئے پیشتر اس سے کہ موت کے باعث جدا کیے جاویں یہ سفر اس نے پاپیادہ کیے اس نظر سے کہ خیرات کے واسطے روپیہ بچاے اور محنت کا دستور لگاے اور ہمیشہ اس نے ان سفروں منادی کی کہ جس سبب سے ہم اس کو گشتی واعظ کہتے ہیں۔ اور دوسرے سال وہ پھر پورتھ اور آکس فرڈ اور نیز اور دو (۲) تین (۳) شہروں کو گیا۔ لیکن اس کی غیر حاضری کا آکس فرڈ کی میتھوڈسٹ جماعت کے واسطے بڑا نتیجہ نکلا کیونکہ اس کے شریک ٹھٹھا اور ملامت کرنے سے ڈر گے اور سر کی غیر حاضری ہونے کے سبب اپنے قانون کے تقید کو چھوڑنے لگے تب اس نے اپنے باپ کو چٹھی میں یہ خبر بھیجی کہ پچیس (۲۵) آدمیوں سے کہ جو ہفتہ وار پاک ساکرامنٹ لیتے تھے صرف پانچ (۵) قائم رہے ہیں الاّ ویزلی صاحب کی دلیری کم نہ ہوئی یعنی وہ بر وقت واپس آنے اور اور اس نقصان کے درست کرنے کے واسطے زیادہ کوشش اور محنت کرنے لگا اور اس سال کے آخر میں وہ جسمانی اور فہمی زیادہ پرہیز گاری کے سبب ایسا سخت بیمار پڑا کہ اس کا پھیپھڑا پھٹنے لگا اس کی حالت ایسی تھی کہ اس کے سب دوست

ڈر گئے۔ الاّ اس کی بیمار طبیعت پر غالب آئی اور وہ بیماری کے سبب سے آسمانی چیزوں کی تلاش میں زیادہ تیز اور چالاک ہوا اور نئے سرے سے کامل پاکیزگی کو ڈھونڈا اور اپنے ہم جنسوں کی نجات کے واسطے سعی کرنا شروع کی اور اس وقت وہ بڑے افسوس اور آزمائش میں پڑا اور اس کے باپ نے دوراندیشی سے چاہا کہ اپنے پرگنے کے لوگوں کی روحانی تعلیم دینے کا بندوبست اچھی طرح سے کرے۔ اور لوگ بھی جان ویزلی کو اپنا خادم الدین بنانا چاہتے تھے۔ اوراس کے بھائیں نے بھی یہی چاہا کہ وہ اپورتھ کا پادری ہو کر اپنے خان دان کے واسطے رزق بچائے چنانچہ اس کے باپ نے چٹھی میں اصلاح دی کہ وہ اپورتھ کی کلیسیا کے روز گار کے عرض کرے۔

جان ویزلی صاحب نے یہ سوچ کر کہ آکس فرڈ میں وہ خدا کے واسطے زیادہ کام کرے کیونکہ خدا نے اس کو اس جگہ ٹھہرایا تھا۔ اس نے اپنے باپ کی درخواست قبول نہ کی۔ اور اس کے باپ نے ایک دوسری چٹھی لکھ بھیجی۔ اور۔۔۔ سموئیل نے بھی سخت چٹھی لکھی جس میں بھی یہ مضمون تھا کہ اپورتھ کا دآنا تم پر فرض ہے۔ کیونکہ تم خادم الدین مقرر ہوئے۔ اور کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تم اپورتھ میں بانسبت آکس فرڈ کے خدا کی بندگی اور اپنے نجادت کے کام برابر نہیں کرسکتے چنانچہ جان ویزلی صاحب نے ان باتوں کے جواب میں پھر لکھا کہ میں آکس فرڈ کی بانسبت کسی اور جگہ پر اپنا کام اتنی اچھی طرح سے نہیں کر سکتا ہوں اور یہاں میرے دوست ہیں اور کتاب کے مطالعہ کرنے کی بھی مجھے فرصت نہیں ملتی۔ اور اپورتھ میں دو ہزار آدمیوں کو تعلیم دینے اور خبر داری اور نگہبانی کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ اور جیسا کہ اس کے بھائی سموئیل اس کے خادم۔۔۔ الدین ہونے پر خیال کیا ویسا اس نے خیال نہ کیا۔ اوراس رائے میں وہ بشپ بھی جس نے اس کو خادم الدین مقرر کیا تھا شامل تھا تو اس خط وکتابت سے ہم ویزلی صاحب کی حالت دریافت کرسکتے ہیں ماہ اپریل ۱۷۳۵ء جان ویزلی صاحب کے باپ نے وفات پائی وہ ظاہراً عرصہ سے اپنی موت کے واسطے تیار ہو جاتا تھا اور اس کے آخری وقت جان اور چارلس اس کے دونوں بیٹے اس کی تسلی کرنے کے لیے حاضر تھے وہ موت سے ڈرا اور کبھی کبھی خدا کی سلامتی اور شادمانی پڑی۔۔۔ جسمانی درد رو کے گئے اور جب وہ درد پھر آیا تو اس پر غالب ہوا اور جب۔۔۔ اس کی زندگی جاتی تھی تو بیٹے جان نے پوچھا کہ کیا آپ نے آسمان کے نزدیک نہیں ہیں اس نے امید و شادمانی سے صاف جواب دیا کہ میں آسمان کے نزدیک ہوں تب جان نے اس کے واسطے دعا مانگ اے خدا کے ہاتھ میں سونپ دیا تب ان کی ماں نے ان سے کہا کہ تم سب کچھ کر چکے کیونکہ یہ اس کی پچھلی باتیں تھیں اور وہ ایسی سلامتی اور خاموشی سے سو گیا تھا اس کے بیٹے دیر تک شک میں رہے کہ آیا وہ رخصت ہوا یا نہیں اور اس کی بی بی نے کچھ تسلی پائی اور سوچا کہ خدا ے میری دعا سنی کہ میرے خاوند کو آسانی سے وفات دی اور اس نے موت کے وقت ایمان کو صاف سمجھا تھا اور اس کے بیٹے بھی اس وقت ایمان اس کے ایمان کی بابت زیادہ تر واقف ہوئے اور اس سال کے بیچ میں اس نو آبادی جارجیہ کے امین نے ارادہ کیا کہ اس ملک میں خادم ادلدین کو بلاوے تا کہ وفہ یہاں کے باشندوں کو روحانی تعلیم دیں اور متوحشون سکھلا کر دین میں داخل کریں چنانچہ جان ویزلی صاحب اور کئی ایک اس کے دوستوں کو ان کی سرگرمی اور نفس کشی جکے سبب سے اس کام کے لیے پسند کیا سو ویزلی صاحب نے کچھ عرصے بعد اپنے رشتہ داروں سے اصلاح لے کر قبول کیا اور اگرچہ اپورتھ کے جانے واسطے کبھی آکس فرڈ کو نہ چھوڑا مگر اس نے مشنری کام کرنے کے واسطے جو بہت محنت اور نفس کشی سے کیا جاتا ہے آکس فرڈ ہی چھوڑ دیا کیونکہ اس نے سوچا کہ امریکہ میں خدا کے لیے بہت زیادہ نکام کر سکتا ہوں اور اس نے یہ بھی خیال کیا تھا کہ کوشش کرنی اور تکلیف اٹھانی اوراس کی کمالیت حاصل کرنے کے لیے فائدہ مند ہو گی پس اس مشن کو پسند کر کے اس کا رہنا آکس فرڈ میں تمام ہوا اوراس کو اس وقت کے حوال ختم کرنے میں ایک چٹھی میں شہادت دیتے ہیں جو گمبول صاحب ویزلی کے رشتہ دار نے لکھ بھیجی تھی اور گمبول صاحب بہت فہم اور دیندار شخص تھا اس نے اپنے دوست کے پھر نہ دیکھنے کی امید رکھ کر اس کی خصلت اور دل چشپ کام بیان کیے۔ اور اس کی چٹھی میں سے یہ نکالا گیا ہے کہ ماہ مارچ کے درمیان میں

چارلس ویزلی صاحب سے میری اول ملاقات ہوئی اس کے بعد اس اپنے بھائی جان سے ملاقات کرواکر کہا کہ یہ مجھ سے بڑا عقل مند ہے اور آسانی سئ آپ کا شک رفع کر سکتا ہے۔ میں نے کبھی ایسی عزت جو اس نے اپنے بھائی کو دی کسی میں نہیں دیکھی۔ اور یہ تعجب ہے کہ وہ بھائی اور بھائی ہو کو برابر نہ ہو۔ حالانکہ وہ علم میں بھی برابر ہیں۔ مگر تو بھی چارلس اپنے بھائی کا پیرو ہے۔ اور اگر میں ان میں سے ایک کا بیان کروں تو وہ دونوں کا ہو گا اس لیے میں چارلس کی بابت زیادہ نہ لکھوں گا سوائے کہ وہ محبت ہی کے واسطے پیدا ہوا اور اپنی خوشی اور خرمی سے اپنے دوستوں کا دل تر و تازہ کیا کرتا تھا۔ اور نہایت ہوشیاری سے ان کی تکلیف میں ان کو تسلی دے کر ان کے لیے ہر ایک کام چھوٹا یا بڑا کیا کرتا تھا۔ اور باعث اس کی بے تکلفی سے کسی طرح کی بد مزگی اور بگاڑ واقع نہ ہوا۔

ویزلی صاحبان ابھی کے دینی کام کرنے کے سبب سے جنھیں مارگن صاحب نے شروع کیا تھا مشہور ہوگئے اوران کے دوستوں سے ایک شراکت ہوئی اور اس کا سردار جان ویزلی صاحب ہوا جو کہ اس کام کے واسطے نہایت لائق تھا اور صرف اورں عقل منداور کار ہی نہ تھا بلکہ وہ ایسا چالاک تھا کہ ہمیشہ ترقی کرتا رہا اور وہ ایسا مستقل تھا کہ اس نے کبھی کچھ نہ کھویا اور جو کچھ کہ اس نے کبھی کسی سے درخواست کی ضرور اس کو ملا کیونکہ وہ بہت سنجیدہ تھا اور وہ اس کی غرض سے انکار نہیں کرسکتے تھے۔ اور وہ کبھی تبدیل نہ ہوتا تھا اور وہ ہر ایک کام کرنے سے پیشتر اس کے انجام پر خیال اور غور کیا کرتا تھا۔ اور اگرچہ وہ اپنی خاصیت میں تیز فہم تھا تو بھی وہ صحیح امتیاز اور خداترس تھا اور فروتن تھا اور حالانکہ اس کے چہرے پر کس قدر حاکمی اور اختیار جمیت معلوم ہوتا تھا۔ مگر تو بھی اس نے کسی طرح کا اختیار یا زبردستی اپنے دوستوں پر نہ کی بلکہ انھیں ان کے خیالات ظاہر کرنے کے لیے اجازت دی اور نیز ان کی رائے مثل اپنی رائے کے استعمال میں لایا اور ان کے کام کئی حصوں مین تقسیم کیے۔ (۱)۔ پہلا جوان طالب علموں کے ساتھ گفتگو کرنی۔ (۲)۔ دوسرا قیدیوں سے ملاقات کرنی۔ (۳)۔ محتاج خاندانم کو تعلیم دینی۔ (۴)۔ ایک مدرسہ اور ایک کارخانہ خبرداری کرنی۔ اور انھوں بہت خبرداری اور کوشش کی کہ طالب علموں کو بدرفیقوں سے پرہیزگار اور مطالعہ پسند بنا دیں۔ چنانچہ ان کہ اچھے نوجوانوں سے ملاقات کرائی اور مشکل سبق سیکھنے میں ان کی مدد کی اور دردمندی سے ان کی نگہبانی کی۔ ان میں سے ہر روز کوئی بڑے جیل خانہ کو جاتا اور ایک دوسرا دوسرے جیل خانہ کو جاتا اور جو کوئی بڑے جیل خانہ میں آتا سب قیدیوں کو جو چیپل میں آتا پڑھایا کرتا اور ان کی روحانی نگہبانی کرتا اور ہر ایک کے ساتھ اکیلا گفتگو کرتا اس اور جو کوئی نیا قیدی آتا تو وہ اس کے ساتھ پانچ چھ دفعہ بہت کوشش اور ہوشیاری سے گفتگو کرتا۔ اور جس کسی کو موت کا فتوٰی دیا جاتا تھا تو وہ اس کے ساتھ مل کر دعا کرتا اور تسلی دیتا۔ اور انھوں ایک چھوٹا خزانہ جمع کیا کہ جس کے بڑھانے اس کے دوستوں نے ساہی چندہ جمع کیا اور کوئی تھوڑے قرض کے سبب سے قید ہوا تھا چھڑا دیا اور ان کے واسطے کتابیں اور ضروریات کی چیزیں خریدی اور ہر قید خانہ میں ہفتہ، بدھ اور جمعہ کی شام کو دعا مانگی اور ہر ایک اتوار کو منادی کی اور ہر مہینے پاک ساکرامنٹ کی تقسیم کی اور جب وہ کسی محتاج خاندانکی مدد کرنا شروع کرتے تو وہ کم از کم ہفتہ وار ایک مرتبہ دیکھا کرتے اور کبھی کبھی ان کو خیرات دیتے اور ان کے گناہ بتلاتے اور ان کی تسلی اور پاک تعلیم ۔۔۔۔ پڑھتے اور ان کے لڑکوں کا امتحان لیتے۔ ویزلی صاحبان سکول مقرر کرتے اور مدرسوں کو طلب دیا کرت اور چند طلبا کو کپڑے دیا کرتے تھے۔ جب کوئی ان سکولوں کو دیکھنے جاتا تو وہ ہر ایک چال چلن کی بابت دریافت کرتا اور ان کے کام دیکھتا اور ان کو دعائیں پڑھاتا اور کٹی کزم سنتا اور اس کو بیان کرتا۔ اور اب ہم جان ویزلی صاحب کی خداترسی کی بابت بہت سی باتیں کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ دعا مانگنے کے سبب کیسی ترقی کر گیا اور نگہبانی سے حفاظت اور وہ اپنی خاصیت کی مغروری اور غصہ اور سب جسمانی خواہشوں خدا کے فضل کے ذریعے ایک چھوٹے لڑکے کی موافق بن گیا۔

اور نے دعا مانگنے کو اپنا پہلا اور بڑا کام جانا۔ میں نے اس کو اس کمرے میں سے ایسا اور خوش روشن آتے ہوئے دیکھا۔ اور میں اس کی سب باتوں کا یقین کر سکتا ہوں۔ کہ خدا کے پاس آگیا وہ اچھی تعلیم اور نصحیت دیتا ہے۔ اور اپنے سب کاموں اور خیالوں میں خدا کی مرضی بجالا تا ہے۔ اور اگر ہم سے کوئی کسی طرح کی باطل اور بے فائدہ باتیں پیش آتیں تو وہ ناخوش ہوتا اور اس نے ہمارے مطالعہ کرنے میں ایک طریقہ مقرر کیا تھا کہ ہم ان سب کو خدا کی نظر کریں اور اس کام کے سبب لوگوں نے کہا کہ علم کا دہشت دینے والا ہے لیکن اس نے ایسا نہ کیا اس کا پہلا کام یہ تھا اس نے طالب علموں کی سستی نیست کرنے کا اردہ کیا تھا۔ اور سستی وہ صفت ہے جس سے مطالعہ کرنا بلکل رک جاتا ہے۔ اور اس نے طالب علموں کو نیا مطالعہ کرنے اور سب کام سرانجام دینے کے لیے قاعدہ مقرر کیا اور اگرچہ وہ خفا ہوتا تو وہ مجھ سے ہی خفا ہوتا کیونکہ میں اس کے طریقوں کو آہستہ سے قبول کرتا تھا۔

اب وہ مشنری ہو کر جارجیہ کو یہاں لوگ نادان ہیں گیا اور اب وہ زندہ ہے اس سبب سے اس کی تعریف سزاوار نہیں۔ مگر میں اپنی تعلیم اور رتربیت کی ترقی کے لیے ہمیشہ یاد کرتا ہوں یہ چٹھی مذکور گمبول صاحب نے جب کہ وہ آپ نورسیدہ دیندار تھا لکھیں۔ اور اگرچہ بات اس کے اور ویزلی صاحب کے لیے عزت کا باعث ہے تو بھی ہم ویزلی صاحب کی چٹھیوں سے جو اس نے اپنی ماں کو لکھی تھیں معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ روحانی طور سے ایسا کابل اور پاک مسیحی نہ تھا جیسا کہ گمبول صاحب نے خیال کیا فانی ناپاکی کے ساتھ لڑائی کرتا تھا جس کے سبب وہ پکارتا تھا کہ ہادں میں تو سخت مصیبت میں ہوں۔ اس موت کے بندھن سے مجھے کون چھڑائے گا اور وہ اس مسیح کے کفارہ کی جگہ میں خود انکاری اور تنہائی اور دنیا سے نفرت رکھتا تھا اور نہیں جانتا تھا کہ اس کفارہ کی خوبیاں۔۔۔لانے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور اس سدے گناہ کا داغ فوراً جاتا رہتا ہے۔ اور دل گناہ کے ذریعے سے کامل خوشی اور امید حاصل کرتا ہے اور خدا کی مانند پاک اور راست بن جاتا۔ اور وہ اس وقت کوشش کرتا تھا کہ اپنی نجات کام کوشش اور تھرتھرانے سے کیا کریں اور نہیں جانتا تھا کہ خدا ہی ہے جو تم میں اثر کرتا ہے کہ تم اس کی مرضی کے چاہو اور کام بھی کرو۔

جان ویزلی صاحب کے احوال

باب سوئم

اب جان ویزلی صاحب نے جارجیہ کے جانے کے واسطے تیاری کی جس جگہ کی بابت یہ فرمایا ہے کہ وہاں خدا نے مجھے فروتن کیا اور میری آزمایش کی اور میرے دل کا حال مجھ پر ظاہر کیا۔ الاّ قبل اس کے جانے کے اس کے دوستوں نے عرض کیا کہ مت جاؤ اور اس نے آہستہ اور کامل طور پر ان کو جواب دیا اگرچہ خطاکاروں نے اس کا ٹھٹھا کیا پر اس نے مختصر جواب دیا۔ ایک یہ کہتا تھا۔ کہ یہ کیا ہے؟ کیا تو دیوانہ ہے؟ کیا تیرے واسطے کچھ اور کام مکتفی نہیں؟ کہ توں ہوا کی چکی کا مقابلہ کرتا ہے اس کے میں ویزلی نے کہا کہ صاحب اگر بائبل راست نہیں ہے تو میں نہایت دیوانہ ہوں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں لیکن اگر وہ خدا کی طرف سے ہے تو میں مدبر آدمی ہوں۔

اور چارلس ویزلی صاحب بھی اسی وقت اپنے بھائی کی خلاف مرضی اس کے ساتھ جانے کے واسطے خادم الدین مخصوص کیا گیا۔ اور ویزلی صاحب اپنی مشن کے تکلفات اور نفس کشی اپنی نجات اور دن کی مدد کے واسطے وسیلہ جانتے تھے اور اس کی چٹھیوں سے ظاہر ہے۔ کہ انھوں نے لکھا ہے کہ ہم اپنے دیس کو محتاج ہونے کے ڈر سے نہیں چھوڑتے کیونکہ خدا نے دنیا کی خوبیاں بہت سی دی ہیں۔ یہ نہیں دولت اور عزت کی گندگی اور کدورت حاصل کریں لیکن خاص مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی روں کو بچائیں اور خدا کے جلال کے واسطے زندہ رہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ اپنی نجات کے لیے اپنے کام اور چال پر تکیہ کرکے بھروسہ رکھتا تھا جارجیہ اس وقت ایک نو آباد ملک تھا، جس میں میتھوڈسٹ کی جماعت بہت زیادہ تھی مگر ویزلی صاحب وہاں ایسے کام کے وسطے ادمید نہیں رکھتے تھے۔ پس ناامید ہو کر اس نو آبادی سے چلے سے گے۔ اور ۱۷۳۲ء میں پہلے بسنے والے انگلنڈ سے چلے گئے جن کا سردار جیمس اگلی تھارپہ صاحب تھا۔ جو اس نو آبادی کا امین ہوا اور سیوانہ شہر کی بنیاد ڈالی اور ۱۷۹۲ء میں امیروں نے انگلیڈ کے بادشاہ کو عہدنامہ دیا اور جارجیہ اس سلطنت کا ایک حصہ بن گیا۔ تب ویزلی صاحب نے اپنا کام شروع کیا۔ اور اس لیے کچھ تعجب نہیں کہ وہ تکلیف اور ایذا میں پڑکے ناامید ہوئے ہوں اور نو آبادی میں خاص کر ان کے فروغ میں اکثر لوگ جھگڑے اور بے صبری اور عجیب گوئی میں مبتلا ہو جاتے تھے جس کے باعث سے وہ حکومت کو پسند نہیں کرتے تھے اور یہ حال جارجیہ میں ہوا۔ اور اگرچہ اگلی تھارپہہ صاحب اکثر اچھا گورنر تھا تو بھی اس ویزلی صاحب کو لائق عزت اور مدد نہ دی اور ویزلی صاحبان اگرچہ ارادے میں بلکل بے عیب تھے تو بھی اپنی خالی ضرورت کے موافق ہوشیار نہ تھے اور کلیسیا کی حکومت کرنے میں ایسے۔۔۔۔ تبدیل تھے کہ ان کی خصوصیت کے سبب سے لوگوں نے خیال کیا کہ مذہب کسی کے دل کی خوشی کا باعث نہیں ہے۔ اور وہ اس روشنی کے موافق چلتے تھے کہ ان کے پاس نہیں لیکن مسیح کی محبت سے ناواقف ہو کر اس کے ذریعے سے لوگوں پر نقش نہیں کرسکتے تھے اور وہ ارادہ رکھتے تھے کہ آدمیوں نفس کشی کے سبب سے اپنی مانند مسیحی بنادیں اور جس وقت یہاں پر تھے تو انھوں اپنے اوقات گزرانے کے لیے ایک ٹھیک تدبیر کی اور پہلے اس جہازی سفر پر مرادی مسیحی ان کو ملے۔ کیونکہ ۲۶ آدمی جرمنی جو مرادی مسیحی تھے اس نو آبادی کے لیے جہاز پر جاتے تھے اور ویزلی گفت وشنید کرنے جرمنی زبان سیکھنے لگا۔ اور۔۔۔۔ صاحب اور وہ۔۔۔۔ صاحب انگریزی زبان ان سے سیکھنے لگے اور اس سفر میں کئی ایک سخت طوفان آئے اور ان سے ویزلی صاحب موت سے بہت ڈر گیا جس سے اسے معلوم ہوا کہ میں موت کے واسطے تیار نہیں ہوں اور اس کو مرادی لوگوں میں موت کا خوف نہ رہنے بڑا تعجب ہوا۔ اور ان کو کہا کہ میں ان کی چال چلن کی سنجیدگی بہت دیر سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ ان کی فروتنی اس میں ظاہر ہے کہ وہ اور دن

کے واسطے وہ کافدم کرتے ہیں کہ جس سے انگریز لوگ انکار کرتے تھے۔اور وہ ان کے واسطے مزدوری نہیں لیتے تھے۔بلکہ انھوں یہ کہا کہ یہ کام ہماری دلی مغروری کو نیست کرنے کو اچھا ہے۔اور ہمارے مسیح نے اس سے زیادہ ہمارے واسطے کام کیا ہے اور ورز ہر ایک طرح کی بے عزتی اور نقصان اور حلیمی دکھلاتے تھے۔یہاں تک کہ اگر وہ کبھی مارے جاتے تو اٹھ کے خاموش چلے جاتے۔لیکن ان کے منہ سے کسی طرح کی گالی یانالائق بات نہیں نکلتی تھی۔اور اس سفر میں ان کو فرصت ملی تاکہ وہ ظاہر کریں کہ مغروری اور غصہ اور کینہ سے کس طرح بچیے اور جب کہ وہ اپنی عبارت کے شروع میں اپور تھ کو جاتے تھے اس وقت سمندر کی لہروں نے جہاز کے بڑے پال کو پھاڑ ڈالا اور جہاز کو چھپایا اور تختہ بندی کے بیچ میں پانی بھر گیا گویا یہ کہ سمندر نے ہم کو جہاز سمیت نگل لیا۔تب انگریز لوگ بڑے شور سے چلانے لگے۔مرادی لوگ گاتے رہے۔اور بعد اس کے میں نے ایک سے پوچھا کہ کیا تم اس طوفان میں نہ ڈرے اس نے جواب میں کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں نہیں ڈرا۔میں نے پھر پوچھا کہ کیا آپ کی عورتیں اور لڑکے بالے نہیں ڈرتے تو اس نے حلیمی سے جواب دیا کہ ہماری عورتیں اور لڑکے بالے موت سے نہیں ڈرتے۔تب ویزلی نے دیکھا کہ جو مسیحی دینداری دل سے ہو تو آمی دل کو ہر حال میں سلامت رکھتی ہے۔اور یہ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۷ء کو ایک چھوٹا جزیرہ جو آباد نہ تھا جہاز سے اترے۔اور اس جزیرہ سے اگلی تھارپھ صاحب اسیوانہ کو روانہ ہوئے اور دوسرے دن ایک اسپانگ برگ صاحب کی بابت یوں لکھا ہے کہ میں نے فوراً اس کی روح پہچانی اور اس نے اپنے چال وچلن کی اصلاح دریافت کی کہ میں پیشتر آپ سے کئی سوال پوچھتا ہوں اور اس نے سوال دریافت کیے۔کیا تمہارے دل میں گواہی ہے؟ کیا خدا کی ورح تیری روح کے ساتھ گواہی دیتی ہے کہ تو خدا کا فرزند ہے؟ میں حیران ہوا اور جواب دینا نہیں چاہتا تھا تو اس یہ حال دیکھ کر پھر پوچھا کہ تو مسیح کو پہچانتا ہے تب میں نے تھوڑی دیر ٹھہر کر جواب دیا کہ البتہ وہ دنیا کا بچانے والا ہے۔اس نے کہا کہ سچ! لیکن کیا تو جانتا ہے کہ اس نے تجھ کو بچایا؟ میں نے جواب دیا کہ میرا بھروسہ ہے کہ وہ میرے بچانے کے واسطے موا اور اس نے اس پر یہ ٹھہرایا کہ تو خود کو پہچانتا ہے میں نے کہاہاں میں خود کو پہچانتا ہوں لیکن اب میں ڈرتا ہوں کہ یہ باتیں باطل ہیں۔

چارلس ویزلی صاحب شہر فیڈرک کا خادم الدین ہو گیا۔اور جان ویزلی گھر نہ تیار ہونے کے سبب جرمنی لوگوں کے ساتھ سیوانہ میں رہا اور ان کی روح اور چال چلن پر زیادہ غور کیا اور ان کے ساتھ بہت خوش ہوا کیونکہ اس نے اس دستور العمل بشپ کے مقرر کرنے اور مخصوص کرنے میں ان وقتوں کو جن میں بلکل شان وشوکت نہیں یاد کیا۔اور جب کہ اس نے سنا کہ چارلس ویزلی صاحب بہت تکلیف اور بیماری اور تنگی میں ہے تو اس کے بعد گورنر اگلی صاحب نے جو دیکھنے میں اس کا دشمن بن گیا تھا پھر دوستی کی اور اس کو انگلیڈ کو اپنوں کے پاس خبر لینے کو بھیجا۔چنانچہ سنہ ۱۷۳۶ء وہاں پہنچ گیا اور اس مشنری کام جس میں وہ بہت سرگرم تھا ختم ہوا۔اور جان ویزلی صاحب سیوانہ کو واپس آیا کیونکہ وہ فیڈرک سے اچھا تھا اور وہاں اس نے دیسیوں کے واسطے منادی کرنے کا موقع پاکر اپنے دوستوں سے صلاح کی کہ اپنا وقت سیوانہ کی کلیسیا کے واسطے فائدہ مندی سے کس طرح خرچ کرے؟ اور انھوں نے ٹھہرایا کہ پہلے وہ سنجیدہ ہوں اور چھوٹی جماعت بن جائے اور التزام اور تعلیم اور نصیحت لینے اور دینے ہفتہ وار ایک دفعہ یا کئی مرتبہ جمع ہوں اور دوسرے یہ کہ ان چھوٹی جماعت کے واسطے ایسے لائق اشخاص چنے جائیں کہ وہ ہر ایک کے ساتھ گفتگو کریں اور وہ سب ہر اتوار کی شام ویزلی صاحب کے گھر میں جمع ہوں اور ڈاکٹر واہٹ ہیڈ صاحب کہتا ہے ہم اس میں کلاس مٹنگ اور پریر مٹنگ کا شروع دیکھتے ہیں۔اور شاید ویزلی صاحب نے مرادی لوگوں سے اس کی بابت کچھ سکھا تھا۔اور یہ بھی اس کی دانست میں اچھا تھا کہ اس نے پیشتر ایسا خیال اور عمل کیا اور اس کی روح کی خاصیت نہایت معمولی تھی اور وہ مستعد تھا اور اس نے سب کچھ جو کہ آدمیوں کی تربیت اور نجات کے لیے ترقی کا باعث تھا۔پسند کیا اور ایک سکول مقرر کیا۔اور اس میں خود ویزلی صاحب نے لڑکوں سے دریافت کیا اور لوگوں کے گھروں اور کلیسیا میں باز پرس کی اور اس کے گھر میں لوگوں

کے واسطے سنجیدہ دعاہوا کرتی تھی اور وہ ہمیشہ ہر طرح کے اچھے کاموں مشغول ہو تا رہتا تھا تا کہ ہر طور سے اپنی خدمت کا پورا کرے مگر اس پر بھی اس کی روحانی حالت ویسی ہی رہی اور اس ایک مرادی کی سلامت موت کے وقت ایمان کی قدرت دیکھی اور اس گرجنے اور بجلی کے طوفان سے معلوم کیا کہ وہ خدا کا فرزند نہ تھا۔ اس کے انداز اب تک مخفی ہیں اور اس وقت اس نے کئی دیسی آدمیوں کے ساتھ جو کہ سیوانہ کو آئے تھے گفتگو کر کے سوچا کہ ان پر منادی کرنے کے واسطے اب راہ کھلی ہے۔ اور اس نے یہ چاہا کہ ان کے مشنری کام کرنے کے واسطے جائے مگر گورنر صاحب نے اس پر اعتراض کیا کیونکہ سیوانہ کے واسطے کوئی اور خادمِ دین نہ تھا۔ اور اس کے دوستوں نے بھی یہی خیال کیا کہ وہ یہاں سے نہ جائے کیونکہ نو آبادی کے لیے بہت ضرور ہے پس وہ سیوانہ ہی میں بہت عزت دار ہوتا گیا اور اخیر انجام اس کا یہ ہوا کہ اس نے جارجیہ کو بلکل چھوڑ دیا اور نے کسی کے ساتھ شادی بندوبست کرنا چاہا۔ مگر بعد اس کے اس نے ان سے صلاح لی اور خود بھی خیال کر کے کہ یہ شادی اس کی بہتری کا باعث نہ ہو گی اس کا بندوبست نہ کیا تب اس عورت کے رشتے داروں اور اقربا نے اس سے بدسلوکی کی اور نالش دائر کی اور اگرچہ وہ اس جھگڑے میں بلکل بے عیب تھا تو بھی کئی ایک آدمیوں نے اس کے بد گوئی اور اس وقت وہ جارجیہ سے انگلیڈ کو روانہ ہوا اور جب وہ سیوانہ میں تھا اس کی منادی مسیح کے کفارہ میں ناقص ہوئی اور حالانکہ وہ خاصیت میں سینہ صاف اور ہر دل عزیز تھا تو بھی وہ الٰہی قدرت کے ذریعے سے نئے سرے پیدا ہوا۔ جس پیدائش کا پہلا پھل حلیمی اور محبت ہے۔ اور ویزلی صاحب نے اپنے جملہ تکلفات میں اپنے دوستوں سکنہ انگلیڈ اور امریکہ سے چند چٹھیاں تسلی آمیز پائیں اور بہترے آدمی جارجیہ میں ہین رہتے تھے جو ویزلی صاحب کو ان کی نیک بختی کے سبب بہت عزیز اور اور معزز جانتے تھے کیونکہ وہ ہر ایک اتوار کو پانچ چھ دفعہ مختلف قوموں کے آدمیوں کے واسطے مختلف زبان یعنی انگریزی اور فرانس میں منادی کرتا تھا۔ اور اپنے تمام اوقات نیک کام کرنے میں گزرانتا تھا۔ اور تمام اپنا مال و متاع تقسیم کر دیا یہاں تک کہ اس کے گھر میں ایک شلنگ تک باقی نہ رہا اور جب تک وہ امرکہ میں رہا اس کی طبیعت تندرست رہی اور اس نے ہر موسم کے خطروں کو برداشت کیا اور موسم گرما میں کبھی کبھی اس زمین پر سوتا اور سردی اس کے بال زمین پر برف سے بند رہ جاتے اور وہ ماہ فروری ۱۷۳۸ء میں لندن میں گیا اور اپنے کاموں پر جو اس نے تکلیف اور محنت سے امریکہ میں کیے تھے خوشی سے خیال کیا اور اس نے اپنے روزنامہ میں یوں لکھا کہ بہت سے سبب ہین جن سے میں خدا کا شکر گزار ہوں۔ کہ میں اپنے ارداہ کے برخلاف غیر ملک میں بلایا گیا اور خدا نے مجھے وہاں فروتن کیا اور میری آزمائش کی اور جو کچھ میرے دل میں تھا مجھ پر ظاہر کیا اور اسے مجھے اس طرح سکھلایا کہ میں آدمیوں سے خبر دار ہوں اور اس قدر فرصت دی کہ میں اس کے بندوں کو دیکھوں اور پہچانوں خاص کر ان کو جو ہرن ہتھ کی کلیسیا میں ہیں اور وہ اب بھی مجھے فرصت دیتا ہے کہ میں مقدسوں کی تصنیفات کو ارمنی اور اسپانش اور فانی زبانوں میں پڑھوں جن زبانوں کو میں نے جارجیہ میں سکھا تھا اور تمام جارجیہ والوں نے خداد کا کلام سنا اور بعض نے اسے قبول بھی کر لیا اور روحانی طریقے میں دوڑنے لگے اور وحشیوں اور امریکہ کے متوحش لوگوں پر منادی ہوئی اور اکثر لڑکوں نے سکھا ہے کہ کس طرح وہ خدا کی خدمت اور اپنے پڑوسیوں کی مدد کریں اس نو آبادی کے امین سے اس کی روحانی حالت دریافت ہو سکتی ہے اور اگر وہ چاہیں تو اس کی بنیاد آنے والی پشتوں کی سلامتی اور خوشی کے واسطے زیادہ قائم اور مضبوط کر سکتے ہیں۔

جان ویزلی صاحب کے احوال

باب چہارم

ویزلی صاحب جہازی سفر سے انگلینڈ میں پہنچنے کے بعد اپنی روحانی سنجیدگی سے غور کیا اور جانچ کر کہا کہ میں اب تک سچا مسیحی نہیں ہوں مگر اس بات سے لوگ بہت گھبراتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ کسی دھوکے کے سبب ایسا کہتا ہے لیکن وہ ایک پکی دلیل یعنی دل کے حاک سے ثبوت کر سکتا تھا کہ اوہ مسیح اس قدر نہیں کہ خوف سے بچ جائے اور وہ سرگرمی سے اس ایمان کے لیے کہ جو زندگی اور موت میں سلامتی اور خوشی بخشتا ہے۔ دعا منگتا تھا اور اس نے کہا کہ میں وحشیون سرِنو پیدا کرنے کو امریکہ گیا تھا پر مجھے کون سرِپیدا کرے گا کون مجھے اس خراب اور بے ایمان دل سے رہائی دے گا۔ میری دینداری خش اوقات کے واسطے اچھی ہے میں اچھی طرح سے بول سکتا ہوں۔ اور جب کوئی خطرہ نہیں ہے تو میں ایمان بھی لا سکتا ہوں لیکن جب موت نزدیک معلوم ہوتی ہے تو میری روح بہت گھبراتی ہے۔ اور میں نہیں کہہ سکتا کہ موت میرا نفع ہے۔ اب گناہ کا ایک خوف رکھتا ہوں کہ موت کے وقت جلد ہلاک ہوں اور اس نے سوچا کہ آدمی ایمان کے سبب گناہ اور موت کے ڈر سے بلکل بچ جاتا ہے اور سلامتی سے معمور ہو جاتا ہے۔ مگر وہ خود ایسے ایمان کے ٹھیک بیان اور خاصیت ناواقف تھا۔ اور اس نے حقیقتاً خیال کیا کہ ایمان انجیل کا ایک یقین ہے۔ کہ جو آدمی کے دل میں شوق پیدا کرتا ہے کہ وہ اپنی خوشی اور خواہش سے انکار کرئے اور خدا کا کامل فرمانبردار ہو جائے جس سے اس کا دل نیا ہو اور خدا اس کو سلامتی سے قبول کرئے لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ایمان ایک وسیلہ ہے وہ فعل نہیں ہے۔

اور ویزلی صاحب نے اپنے دل کا حال اپنے روزنامہ میں اس طرح بتلایا ہے کہ میں نے اول نصیحت پائی ہے کہ اپنی ظاہری دینداری کے کام پر بھروسہ نہ رکھوں اور میرے واسطے بیان بھی کیا گیا ہے کہ جو ایمان عمل کے ساتھ نہ ہو اس میں امید اور محبت شامل نہیں ہے اس سبب سے میں امید اور محبت کی راہ کو معلوم نہیں کرتا اور تو تھری اور قانونی کتابوں کو پڑھا بھی نہیں ایمان کا بیان ایسا الٹا اور بے ترتیب کہ وہ ایسا بڑا معلوم دیتا ہے کہ تمام احکام ان میں چھپ گئے اس ثابت ہے کہ ویزلی صاحب نے ان صفتوں کو نہیں سمجھا جیسا اس نے جارجیہ میں مرادی لوگوں کو نہیں سمجھا تھا۔ اگرچہ اس نے دیکھا کہ ایمان لانے کی وہ سلامتی رکھتے ہیں جس سے وہ آپ محتاج تھا اور شاید مصنف جن کا ذکر وہ کرتا ہے ایمان کا بیان ایسا کرتا کہ وہ راستباز ٹھہرائے جانے کے لیے وسیلہ ہے اور ویزلی صاحب نے سوچا تھا کہ وہ نجات کے کافی ہے اور اس نے بہت سی کتابیں ایمان کے ب بیان کے تلاش میں مطالعہ کیں اور ایک غلطی سے دوسری غلطی پر چلا پر کچھ روحانی آرام اسے نہیں ملا تب اس نے بہت دعا مانگی اور اپنے آپ کو آزما کر بڑا گناہگار سمجھا اور اقرار کیا کہ میں بلکل لاچار اور بے کس گناہگار ہوں اس سے معلوم ہوا کہ وہ خدا کی بادشاہت سے دور نہیں اور کہتا ہے کہ اب دو برس سے زیادہ نہ گزرے کہ جب سے میں نے اپنے وطن کو چھوڑ دیا تا کہ امریکہ کے وحشیوں سے مسیح دینداری کا بیان کروں بلکہ میں نے اتنا ہی کہنا سکھا ہے سوائے اس کے جس کو میں نے نہیں سوچا کہ میں جو متوحشی لوگوں کو از سرِنو پیدا کرانے کے واسطے امریکہ کو گیا تھا۔ آپاز سرِنو پیدا نہیں ہوا ہوں اور میں دیوانہ نہیں ہوں اور اگرچہ میں ایسا بولتا ہوں بلکہ سچائی اور ہوشیاری کی باتیں کہتا ہوں شاید کہ کئی اب تک جو خواب غفلت میں سوتے ہیں جاگ جائیں کہ جیسا میں ہوں ویسے ہی وہ بھی ہیں۔ کیا مغلوب ہیں؟ کیا وہ قدیمی اور سریانہ کی زبانوں سے واقف ہیں میں بھی ان زبانوں کو خوب جانتا ہوں؟۔ کیا وہ علمِ الٰہی میں ہوشیار ہیں میں نے اس علم کو برسوں تک غور کر کے مطالعہ کیا ہے؟۔ کیا وہ روحانی باتیں بولتے ہیں، فصیح ہیں، میں بھی ان باتوں کو فصاحت سے بول

سکتا ہوں ؟۔ کیا وہی بہت خیرات دیتے ہیں، دیکھوں میں سب مال غریبوں کو بانٹ دیتا ہوں ؟۔ کیا وہ اپنی محبت دلی کرتے ہیں، میں نے ان سب سے زیادہ کیا ہے ؟۔ وہ اپنے ہم جنسوں کے واسطے تکلیف اٹھاتے پر مستعد ہیں، میں اپنے دوستوں نام اور آرام اور دیس کو چھوڑ دیا۔ ہاں میں نے اپنے بدن کو دیا کہ وہ سمندر سے نگلا جائے یا گرمی میں خشک ہو جائے یا کہ وہ محنت اور تکلیف سے ضعیف ہو جائے یا جو کچھ خدا دے اسے برداشت کرے، لیکن کیا میں سب کاموں کے سبب، کیا وہ کم یا زیادہ ہوں خدا کا مقبول ہوں ؟۔ کیا میں اپنے سب علم جو میں اب جان سکتا حاصل کر سکتا ہوں ؟ اور منادی کرنی اور خیرات دینی اور اچھے کام کرنے اور دکھ اٹھانے سے خدا کے سامنے راستباز ٹھہرایا جاسکتا ہوں اور نجات کے تمام وسیلوں کو جو کہ لائق اور حق ہیں اور پر فرض بھی ہیں استعمال میں بھی لاتا ہوں۔ اور میں اپنے تئیں ظاہری راستبازی کی نسبت بے عیب جانا جاتا ہوں۔ اور اس سے زیادہ بھی میں مسیحی دینداری کی تمام تعلیمات اور سچائیوں پر یقین کرتا ہوں۔ لیکن کیا ان سب زبانوں کے سبب سے میں پاک اور اس آسمانی اور خدائی خصلت اور نامی عیسائی کا دعویٰ کر سکتا ہوں ؟۔ ہر گز نہیں اگر خدا کے نوشتے سچ ہیں اور ہم شریعت اور رعہد نامے کے مطابق انصاف پائیں تو اگرچہ یہ باتیں مر قوم اور جو کہ مسیح نام سے سرفراز کی گئیں پاک اور صحیح اور اچھی ہیں تو بھی بغیر اس کے وہ گندگی اور کدورت ہیں تو میں زمین کی حدوں میں یہ سکھا ہے کہ میں خدا کے جلال سے محروم ہوں۔ کہ میرا دل بلکل مکروہ ہیں کیونکہ برا پیڑ اچھا پھل نہیں لا سکتا۔ اور میرا سب کام اور دکھ اور راستبازی میرے اور خدا کے ساتھ میل نہیں ہے کراتی بلکہ ان کے واسطے جو سب برے اور اچھے ہیں کفارہ ہے نہیں وہ عدالت کے دن ہلاک ہوں گے۔ اور یہ بھی میں نے پایا ہے کہ میں اپنے دل میں موت کا فتویٰ رکھتا ہوں۔

اور اب میں کچھ دعویٰ رکھ کر امیدوار نہیں ہو سکتا ہوں سوائے اس کے کہ مسیح کے کفارے کے ذریعے سے میں راستباز ٹھہرایا جاوں اور میں صرف یہ امید رکھتا ہوں کہ اگر میں مسیح کو ڈھونڈوں تو وہ مجھے ملے گا اور میں اس میں پایا جاؤں گا اور وہ مجھ میں اور نہ اپنی راستبازی دیکھوں بلکہ وہ راستبازی جو مسیح میں ایمان لانے سے ہے۔ وہ ایمان جو میں مانگتا ہوں یہ ہے یعنی ایک مضبوط بھروسا و توکل خدا میں کہ میرے گناہ مسیح کے ذریعے سے معاف ہوئے اور کہ خدا میرے ساتھ راضی ہو گیا میں وہ ایمان مانگتا ہوں جس کا ذکر پولوس نے اپنے خط رومیوں میں کیا ہے وہ ایمان جس کے ذریعے سے ہر کوئی جو اسے رکھتا کہہ سکتا ہے۔ کہ میں ہی زندہ نہیں ہوں بلکہ مسیحی مجھ میں زندہ ہے اور جو میں اب جسم سے زندہ ہوں سو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے زندہ ہوں جس نے مجھے محبت کی اور آپ کو میرے بدلے دیا گلتوں کو دوسرا باب ۲۰ آیت وہی ایمان چاہتا ہوں کہ جس کو ہر ایک جو رکھتا ہے اس سے واقف ہو تا ہے کیونکہ جو کوئی اسے رکھتا ہے اس سے واقف ہو تا ہے کیونکہ جو کوئی اسے گناہوں سے آزاد ہے اس سے گناہ کا تمام بدن ہلاک کیا گیا ہے۔ اور وہ خوف سے بھی آزاد ہے کیونکہ مسیح کے وسیلے سے وہ خدا کے ساتھ میل رکھتا ہے اور خدا کے جلال کی امید فخر کرتا ہے اور وہ شخص آزاد ہے کیونکہ روح القدس کے وسیلے سے جو ہمیں ملی خدا کی نسبت ہمارے دل میں جاری ہے رومیں ۵ باب اور وہی روح ہماری روح کے ساتھ گواہی دیتی ہے ہم خدا کے فرزند ہیں۔

اور ایک آدمی جو کہ اس طرح خدا کی تلاش میں رہتا اور چاہتا ہے کہ وہ کامل طور پر خدا کی راہ سیکھے۔ تاریکی میں دیر تک اکیلا چھوڑا نہ جائے گا۔ لندن میں پہنچنے کے بعد ٹپر بور صاحب جو کہ ایک مرادی خادم تھا الدین تھا ملا یہ ماہ فروری سنہ الیہ ۷ تاریخ کو جس دن کی بابت وہ کہتا ہے کہ وہ یاد کرنے کے لائق ہے کیونکہ وہ نجات کے ایمان کی بابت یوں بولتے تھے اور قابل ہو کر سچائی پر آیا اور اس نے ط آکس فرڈ میں وہ اپنے بھائی چارلس کو جو بیمار تھا دیکھنے گیا تو میر صاحب کو دیکھا جس کے سمجھانے سے اس نے صاف دیکھا کہ وہ اس ایمان سے جس سے پوری نجات ہے محتاج تھا اور اس وقت قائل ہوا کہ اس کا ایمان خدا کے وعدوں سے رستباز ٹھہرنے اور مسیح کے کفارے کے ذریعے سے گناہ کی معافی ہونے کی بابت جدا ہوا تھا اور اس واسطے

کہ وہ خوف کی نیند میں تھا۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد اس کو پٹر لو سر صاحب پھر ملے اور اس نے اس سے ملاقات کی بابت اپنے روزنامے میں یوں لکھا کہ اس نے مجھے زندہ ایمان کا پھل یعنی پاکیزگی اور شادمانی کا بیان ایسا صاف کیا کہ میں حیران ہوا اور دوسرے دن میں نے یونانی انجیل کو پھر شروع کیا اور کہا کہ میں شریعت اور عہد نامے کے بس میں رہوں گا میں یقین کرتا ہوں کہ خدا مجھ پر ظاہر کرے گا کہ کیا یہ تعلیم خدا سے ہے کہ نہیں؟ اور جب ویزلی صاحب نے چوتھی دفعہ اس صاحب سے ملاقات کی تو وہ بہت زیادہ قائم ہو گیا۔ اس بات پر کہ ایمان ہماری کلیسیا کی تعلیمات کے مطابق ایک قائم بھروسا اور توکل خدا میں کہ مسیح کے وسیلے سے گناہ معاف ہوئے اور خدا کے ساتھ میل ہوا اس کی شبیہ اس بات کی بابت کہ آدمی فوراً تبدیل ہو جائے جاتی رہے جب کہ اس نے پاک نوشتہ کو پھر جانچا صرف ایک شبیہ باقی رہا وہ یہ تھا میں نے کہا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ خدا مسیح کلیسیا کے پہلے زمانہ میں ایسا کیا کرتا لیکن وہ وقت بدل گئے۔ اور ہم کیونکر یقین کریں کہ وہ اب ایسی جلدی سے آدمیوں کو تبدیل کرتا ہے اتوار کے روز یہ شبہ بھی جاتا رہا کہ کئی زندہ گواہ تھے جنھوں نے گواہی دی کہ خدا نے انکے ساتھ ایسا کیا تھا کہ وہ ایک دم سے اس نے ان کو ایسا ایمان دیا کہ وہ اندھرے سے روشنی میں ہوئے اور گناہ اور خوف سے پاکیزگی اور شادمانی میں آئے تھے تو میرا مباحثہ ختم ہوا اور میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ اے خدا تو میری بے ایمانی کا چارہ کر تب وہ اس سے ایمان کی منادی کرنے لگا اور انھوں نے جو گناہ سے قائل ہوئے اس کو قبول کیا اور از سر نو پیدا ہوئے اور اس نے بجس صاحب اور ناکس میم صاحبہ کی تجربہ کاری کے بیان سننے سے طاقت اور ترقی پائی اور وہ کہتا تھا کہ یہ دو زندہ گواہ ہیں اس بات پر کہ خدا اگرچہ ہمیشہ ایسا نہیں کرتا تو بھی بجلی کے چمکنے سے جسے وہ ایمان ہے نجات دے سکتا ہے۔ اور ویزلی صاحب کے ساتھ کئی اور اشخاص دینی شراکت میں فٹرلین جمع ہوا کرتے تھے تو بھی وہ چرچ انگلیڈ یعنی حکومت کی کلیسیا میں شریک رہے۔ اور اس کے جب کئی مرادی پادری تعلیمات کو سکھلانے لگے تو ویزلی صاحب اور ان کے دوست ان سے جدا ہو گئے اور وہ خاص کلیسیا بن گئے جو کہ میتھوڈسٹ سوسائٹی مشہور ہے فٹرلین کی شراکت کے احکام اس القاب سے چھپائے گئے احکام ایک دینی شراکت کے جو کہ فٹرلین خدا کے حکم بموجب خدا کے حکم اوٹبر لولر صاحب کی صلاح سے دیا گیا تھا جمع ہوا کرتے اور اس وقت ویزلی صاحب نے اس برکت کو جو وہ کامل کوشش سے ڈھونڈتا تھا نہیں پایا اور وہ نہایت پریشانی بلکہ سچ مچ شکستہ اور افکارِ دل بولتا تھا وہ ایک آدمی تھا جو کہ اپنے کاموں کے انجام سے ناامید اور گھبراہٹ میں پڑا اور نہیں جانتا تھا کہ مدد کے واسطے کہاں جاوں اور وہ تخت کے آگے غم میں رک رہا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ فضل کا تخت ہے اور اس کی دعا محصول لینے والے کی دعا ہے یعنی اے خداوند مجھ گناہگار پر رحم کر اور اس نے ایک دوست کو یوں لکھا میں تمہارے واسطے دل سوزی کرتا ہوں پر لائق طور سے نہیں میں اسی فتوے کے نیچے ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ خدا کی تمام شریعت پاک اور راست اور نیک ہے اور جانتا ہون کہ خدا کی صورت اور دستخط میری روح کے ہر ایک خیال اور مزاج پر ہونا چاہئے پر میں خدا کے جلال سے کتنی دور گر گیا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ جسمانی اور گناہ کے ہاتھوں فروخت ہو گیا ہوں۔ اور مکروہات سے پر ہوں اور بباعث نہ رکھنے گناہ کے کے کفارے کے صرف خدا کے غضب کے لائق ہوں اور میرے سب کام اور راستبازی اور دعا کفارہ کی ضرورت رکھتی ہیں۔ اور میں دعویٰ یا عذر نہیں کر سکتا ہوں خدا پاک ہے اور میں ناپاک ہوں خدا ایک جلانے والی آگ ہے اور میں بلکل گناہگار اور جلنے کے لائق ہوں تو بھی میں ایک آواز سنتا ہوں وہ خدا کی آواز نہیں ہے جو کہتی ہے کہ ایمان لاؤ تو تم بچ جاؤ گے اور وہ جو ایمان لاتا ہے موت سے گزر کر زندگی میں آتا ہے۔ "کیونکہ خدا نے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" (یوحنا ۳:۱۶)۔ اور اس حالت میں ۲۴ مئی ۱۷۳۸ء تک رہا تب اس نے اپنی تبدیلی کا بیان یوں کیا کہ جب میں قریب پانچ بجے صبح کے وقت اپنی انجیل کھولی تو میری آنکھ ان باتوں پڑی کہ "جن کے باعث اس نے ہم سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کیے گئے تاکہ ان کے وسیلے سے تم اس خرابی سے چھوٹ کر جو دنیا میں بری خواہش کے سبب سے ہے ذاتِ الٰہی میں شریک ہو جاؤ" (۲

پطرس ۴:۱)۔ اور دوپہر کو باہر جانے کے وقت میں نے انجیل کھولیان باتوں پر کہ تو خداوند سے دور نہیں اور بعد دوپہر کے گرجا سینٹ پالبر کو بلایا گیا اور وہاں یہ زبور گاتے تھے (زبور ۱۳۰) ا۔ ''اے خداوند میں نے گہراوں میں سے تیرے حضور فریاد کی ہے۔ ۲۔ اے خداوند میری آواز سن لے۔ میری التجا کی آواز پر تیرے کان لگے رہیں۔ ۳۔ اے خداوند! اگر تو بدکاری کو حساب میں لائے تو اے خداوند! کون قائم رہ سکے گا؟ ۴۔ پر مغفرت تیرے ہاتھ میں ہے۔ تاکہ لوگ تجھ سے ڈریں۔ ۵۔ میں خداوند کا انتظار کرتا ہوں۔ میری جان منتظر ہے اور مجھے اس کے کلام پر اعتماد ہے۔ ۶۔ صبح کے کا انتظار کرنے والوں سے زیادہ۔ ہاں صبح کا انتظار کرنے والوں سے کہیں زیادہ میری جان خداوند کی منتظر ہے۔ ۷۔ اے اسرائیل! خداوند پر اعتماد کر کیونکہ خداوند کے ہاتھ میں شفقت ہے۔ اسی کے ہاتھ میں فدیہ کی کثرت ہے۔ ۸۔ اور وہی اسرئیل کا فدیہ دے کر اس کو ساری بدکاری سے چھڑائے گا۔'' اور شام کے وقت میں بھی ایک جماعت جو کہ الڈرزگیت میں جمع تھی گیا اور وہاں ایک آدمی رومیوں کے خط کے دیباچہ کی تفسیر جو بویر صاحب نے تصنیف کی تھی پڑھ رہا تھا اور جب آٹھ بجے اس نے وہ تبدیلی جو خدا میں ایمان لانے کے ذریعے سے آدمی کے دل میں کرتا ہے بیان کی تو میرا دل عجیب طور سے گرم ہوا اور مجھے معلوم ہوا کہ میں صرف مسیح میں نجات کے واسطے رہتا ہوں۔ اور مجھے گواہی دی گئی کہ وہ میرا ہے اور میرے گناہ اٹھالے گا۔ اور مجھے گناہ اور موت کے حکم سے بچایا تب میں تمام زور سے اپنے دکھ دینے والوں اور ستانے والوں کے لیے دعا مانگنے لگا۔ اور وہاں اس پر جو کہ میں نے پہلے دل میں معلوم کیا تھا کہ خدا نے میرے گناہ معاف کیے گواہی دی۔

اور بہت دیر نہ گزری تھی کہ شیطان نے بتایا کہ یہ ایمان نہیں ہو سکتا کیونکہ تمہاری شادمانی کہاں ہے مگر مجھے یہ سکھلایا گیا کہ سلامتی اور گناہ پر فتح پانی ہمارے نجات کے سردار میں ضرور شامل ہیں۔ اور بعد یہ خیال کرکے کہ اپنی تمام شہوتوں پر غالب آکر یہ کہنے لگا کہ میں ان پر ہمیشہ کے لیے فتح مند ہوں اور اپنی دراز عمر تک فضل الٰہی کے ذریعے سے خدا کے واسطے کام کرتا رہا۔ اور اس کے بھائی چارلس نے بھی وہی فضل اور برکتیں پائیں اور وہ ایک ہی ساتھ تکلیف اور شبہ کے بیان میں چلتے تھے۔ اور ان کے آزاد ہونے کے بھی اوقات جدا نہ تھے بولر صاحب، چارلس ویزلی صاحب جب وہ آکسفرڈ میں بیمار تھا گیا اور جب اس نے سنا کہ چارلس ویزلی صاحب اپنے اچھے کام پر نجات کا بھروسا اور امید رکھتا ہے تب اس نے افسوس سے اپنا سر دھنا جس پر چارلس ویزلی صاحب نے ٹھوکر کھائی مگر وہ جب چنگا ہوا تو اس نے ہالٹن صاحب کے احوال کے پڑھنے سے معلوم کیا کہ ابھی تک میں اس ایمان کا جس سے سلامتی اور روح القدس میں شادمانی ہے محتاج ہوں اور جب بولٹر پھر لندن میں اس سے ملاقات کی تو اس تعلیم پر اسے سنجیدگی سے فکر کرتے ہوئے پایا اور وہ زیادہ قائل ہوا۔ کہ خدا کے بغیر راستباز ٹھہرائے جانے میں خطرا ہے اور میں اس ایمان سے کہ جس میں نجات ہے ابھی تک محتاج ہوں اور پھر وہ اپنے تمام اوقات ان باتوں کے مباحثہ کرنے اور دعا مانگنے اور بائبل پڑھنے میں گزراننے لگا۔ اور ایک لوٹہر صاحب کی کتاب جس میں گلتیوں کے خط کی شرح نہیں اس کے ہاتھ پڑی اور اس نے اس کی بابت روزنامہ میں یوں لکھا میں تعجب کرتا ہوں کہ ہماری کلیسیا اس کی طرف سے جس نے ہم کو مسیح کے فضل میں بلایا ہے اتنی جلد دوسری انجیل کی طرف پھر گئی کیا ہم یقین کرسکتے ہیں کہ ہماری کلیسیا اس تعلیم پر بنائی گئی ہے کہ ایمان کے وسیلے سے نجات ہے۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ میں نے اس کو بنا تعلیم جانا کہ حالانکہ ہماری دینی تعلیمات منسوخ نہ ہوئیں۔ اور علم کی کنجی نہیں لی گئی اور اس وقت سے میں نے کوشش کی کہ جتنے دوست میرے پاس آئیں گے ان کو اس بنیادی تعلیم پر قائم کروں گا۔ کہ صرف ایمان کے لانے سے نجات ہے اور یہ ایمان مردہ اور باطل نہیں ہے بلکہ یہ وہ ایمان ہے کہ جو محبت سے کام کرتا ہے۔ اور نیک کام کرواتا ہے اور پاکیزگی کو پیدا کرتا ہے اور ۲۱ مئی ہوٹ سنڈے پر اور اس امید اور انتظاری میں جاگا کہ میں اپنا مطلب جلد پاؤں گا۔ یعنی یہ کہ خدا مسیح کے وسیلے میرے ساتھ راضی ہو گیا اور ۹ بجے کے قریب اس کے بھائی ویزلی صاحب کے ساتھ کئی ایک لوگ اس کے پاس اور اس روز کے کے لائق انھوں نے ایک گیت گایا اور جب وہ چلے گئے تب

وہ پھر دعامانگنے لگااور اس کے بعد تھوڑی دیر میں ایک شخص نے آکر کہا یسوع ناصری کے نام لا تو تو تمام روحانی بیماریوں اور تکلیفات سے چنگا ہو جائے گا پس وہ الفاظ اس کے دل کے بیچوں بیچ میں نقش ہو گئے اور ان کے ذریعے سے وہ فوراً امیدوار بن گیا اور اس نے بائبل میں پڑھا کہ اب تک خداوند میرا بھروسا ہے تو کہنے لگا کہ یقیناً خداوند میرا بھروسا تجھ پر ہے اور ان کی آنکھیں ان باتوں پر پڑیں کہ اس نے میرے منہ میں ایک نیا گیت ڈالا کہ جس سے میں اپنے خداوند کی ستائش کرتا ہوں بہترے دیکھیں گے اور ڈریں گے اور خداوند پر توکل کریں گے اور پھر اس نے اس بات پر بائبل یعنی یسعیاہ نبی کے چار باب کی پہلی آیت کھولی "تم تسلی دو میرے لوگوں کو تسلی دو تمہارا خداوند فرماتا ہے یروشلیم کو دلاسا دو اور اسے پکار کے کہو کہ اسی مصیبت کے دن جو جنگ و جدال کے تھے گزر گئے اور اس کے گناہ کا کفارہ ہوا اور اس نے خداوند کے ہاتھ سے بدلہ دوچند پایا۔" (حوالہ نمبر درست نہیں)۔ اور ان آیت کے پڑھنے سے وہ مسیح کو پہچان سکتا تھا اور دیکھ سکتا تھا کہ وہ ہمارے گناہ کا کفارہ مقرر ہوا تاکہ ہم اسکے لہو پر ایمان لانے سے گناہ سے نجات پائیں اور اس نے وہ سلامتی اور آرام جس کو وہ بہت کوشش سے ڈھونڈتا تھا خدا سے پایا اور دوسرے ۷۰ ازبور کے پڑھنے سے نہایت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ اس زبور میں کام کا بیان ہے جو کہ خدا نے میری روح کے واسطے کیا ہے۔ اس نے بہت فروتنی سے اپنی کمزروی کو معلوم کیا مگر وہ میں پہچان سکتا تھا کہ مسیح ان کو جو اس کے وسیلے سے خدا کے حضور جاتے ہیں کامل طور سے بچا سکتا ہے اور ایسے وہ خاص جن کو خدا اوپر سے اپنی بائبل کی دینداری چلانے کے لیے دنیا میں پھیلانے کے واسطے تیار کرتا تھا آپ ہی خدا کے فرزند ہونے کی آزادگی میں داخل ہوئے اور اس احوال مرقوم کے بیان میں کئی باتیں مناسب ہیں مگر یہاں پر نقل نہ کی جائیں گی۔

جان ویزلی صاحب کا احوال

باب پنجم

اس وقت سے ویزلی صاحب نے ایک ایسی جلیل خدمت کو شروع کیا جس کے سبب ہر قوم کے بہت سے لوگوں نے جن کا شمار قیامت تک نہیں ہو سکے گا نجات پائی اور جو کچھ اس نے تجربہ کاری میں پایا تھا ایک کی مانند جو آپ میں گواہی دیتا ہے بے خوف اور دل سے منادی کی اور اپنے شک وشبہ کو یاد کرکے ان کے ساتھ جو تاریکی اور تکلیف میں چلتے تھے دل وبان سے ہم درد ہوا اور اگلینڈ میں اس وقت آدمی کی حالت مذہب کی نسبت بہت بری اور کم بخت تھی اسی سبب سے وہ جو دیندار تھے بہت فکر مند رہتے تھے اس کے سبب سے عام لوگوں نے تعلیم پائی پر انگلینڈ میں ایسا نہ تھا بلکہ جس وقت میتھوڈسٹ کلیسیا کا شروع ہوا تھا صرف تھوڑے آدمی پڑھ سکتے تھے اور بہت جگہوں میں جنگلی کے موافق تھے اور روم کیتھولک کے دین باطل سے بچ گئے تھے بلکہ سچے دین کی بابت سوائے دو تین آسان باتوں کے اور کچھ نہیں جانتے تھے اور ان باتوں کے محتاج تھے اور اب تک انگلینڈ دکھن اور پچھم کے اطراف میں کئی ضلع ہیں جن میں آدمی کا حال بہتر نہیں ہے اور (دربنولا) ایک خادم الدین نے یہ بات چھپوائی کہ ڈیون شہر میں کئی گاؤں ہیں جہاں کہ اب تک یہی نماز ہے جو کہ انھوں نے اپنے باپ دادوں رومن کتھولک سے پائی۔یعنی کہ متی،مرقس،لوقا اور یوحنا میری کھاٹ کو برکت کرنا اور کچھ کہنا ضرور نہیں ہے۔اس وقوت کئی آدمی اور جگہیں بائبل سے ناواقف اور دین کی طرف سے بے فکر رہتے تھے۔اور بہدت جگہوں میں سرگرم منادی کرنے والوں نے انفرمشن(Information) کے وقت میں رومن کیتھولک کلیسیا میں سے نکلے تھے نہایت بڑی تاثیر کی تھی اور اکثر شہروں میں ان نے بینروں کو تاریکی سے روشنی میں لہرایا تھا۔ لیکن اکثر رومن کیتھولک خادم الدین بے فکر کلیسیا کے ساتھ تبدیل ہوئے اور جیسے کہ وہ پیشتر اپنی خدمت گزاری کے لیے کیا کرتے تھے ویسے ہی اپنی خدمت کرتے اور رومن کیتھولک رسول ہمیشہ سب رسولوں کی پرستش کرتے تھے اور خادم الدین پور تن ازم پھیل جانے کے سبب نئی تعلیم کے سرگرم تھے اور بہترے دیندار اور عقل مند ہوگئے یہاں تک کہ دینداری میں ترقی پانے لگے لیکن شروع میں یہ کام بگڑ گیا تھا۔کیونکہ حکومت بدلتی رہی اور خانہ جنگی چہار طرف پھیل گئی یہاں تک کہ لوگ دین پر بلکل فکر نہیں کرتے تھے۔اور نیز ہر طرح کی بد تعلیم کلیسیا میں جاری ہوگئی اور پادری لوگ بے علم رہ کر صرف نام کے مسیح تھے اور انفرمشن(Information) کی تعلیمات مدرسوں اور ممبروں سے خارج کی گئی اور اگرچہ اس وقت بہت تھوڑے خادم الدین عالم اور مباحثہ کرنے میں نادر اور فصیح تھے تو بھی وہ اپنی فصاحت اور علم، دینداری پھیلانے کے لیے استعمال میں نہ لائے اور بہترے پادری ایسے تھے جو بہت بڑے کاموں میں مشغول رہتے تھے اور انگلینڈ کا ایسا حال ہوا کہ ویزلی صاحبان اور واہٹ فعل صاحب اور تھوڑے جو ان کے موافق کلیسیا کے پاک کرنے کے واسطے اپنا آرام اور نام اور زندگی قربان کرنے کو مستعد ہوئے ویزلی صاحب اس کے حال کے شروع کرنے سے پیشتر کہ جس کے سبب وہ بہت مشہور ہوا اور اپنے اور لوگوں کو روحانی فائدہ حاصل کرانے کا کچھ طریقہ نہ جانتا تھا۔ جرمنی ملک کو گیا تاکہ اول مرادی مسیحیوں کی کلیسیاؤں کو دیکھے اور راستہ میں اس نے ہالیڈ اور جرمنی میں کئی دیندار پادریوں سے ملاقات کی اور مرین پورن میں اس نے ان کی سب تعلیمات کو قبول نہ کیا اور وہاں سے روانہ ہو کر ہرن ہٹ کو گیا اور وہاں وہ افسیسوں کے ساتھ گفت وشنید کرنے میں دو ہفتے تک ٹھہرا اور اس کلیسیا کے دستور العمل کو دیکھا اور اس میں سے کئی دستور پسند کرکے اپنی جماعتوں

میں مقرر کیے اور اس نے کرسچن ڈیوڈ کا واعظ کیا کہ ہمارے ایمان کی بنیاد کیا ہے اس مضمون پر خلاصہ یوں لکھا اور ہمیشہ ایمان کا بیان اور اس کے مطابق کیا۔

اس ملاپ کی باتیں جو اس نے جو اس نے اپنی تعلیمات کی، بنیاد رکھی ہیں سو یہ ہیں کہ ہم خدا کے ساتھ اپنے کاموں اور راستبازی کے ذریعے سے نہیں ملے بلکہ محض اور فقط مسیح کے خون کے ب وسیلے سے لیکن کیا کوئی کہے گا میں اپنے گناہوں کہ واسطے غم آلودہ نہیں ہوں اور کیا میں اپنے نیک خدا کے سامنے فروتنی نہ کروں اور یہ کیا سب درست اور صحیح نہیں؟ اور کیا ان سب کو کرنا واجب اور ضرور نہیں؟ خدا کو آپ سے راضی ہونے سے پیشتر کہتا ہوں کہ یہ سب درست اور صحیح ہے تجھ کو خدا کے سامنے فروتن ہونا ضرور ہے۔ اور تمہارا دل ٹوٹا ہوا اور شکستہ ہونا چاہئے۔ لیکن خیال کرو کہ یہ تمہارا کام نہیں تو غمگین ہوا اس لیے کہ تو گناہگار ہے یہ روح القدس کا کام ہے کیا تو پیشمان ہے کیا تو خدا کے سامنے خاک سار ہے کیا تو فی الحقیقت غم کھاتا ہے اور تیرا دل میرے اندر ٹوٹا ہے یہ سب کام وہی روح کرتی ہے۔ پھر خیال کرو کہ یہ بنیاد نہیں ہے۔ کہ جس کے ذریعے سے تو بچ جاتا ہے اور یہ وہ راستبازی اور نہ اس کا کوئی حصہ ہے کہ جس سے تیرے اور خدا کے بیچ میں میل ہو تو اپنے گناہ کے سبب غمگین ہے تو نہایت مناسب ہے تیرا دل ٹوٹا ہوا ہے یہ سب اچھی ہیں مگر تو ان سب کاموں اور حالات کے ذریعے سے راستباز نہ ٹھہرایا جائے گا تیری معافی اسی سبب سے نہیں ہوتی بلکہ تیرا راستباز ٹھہرایا جانا ان سے روکا جائے گا اگر تو ان پر تکیہ کرے گا اور اگر تو کہے گا کہ مجھے اتنا فروتن ہونا اور اتنا غم کھانا پیشتر اس سے کہ میں راستباز گنا جاؤں۔

اب اس کو خوب سمجھو کہ اگر تو کہے گا کہ مجھ کو معاف ہونے سے پیشتر پیشمان ہونا زیادہ فروتن غمگین ہونا زیادہ گناہ کی برائی زیادہ صاف سمجھنا تو تُو اتنا غم اور فروتنی اپنے راستباز ٹھہرائے جانے کی بنیاد بناتا ہے اور اس لیے وہ تیرے راستباز ٹھہرائے جانے کو روکتے ہیں اور یہ ایسا روکاؤ ہے کہ جس کا ہٹایا جانا ضرور ہے پیشتر اس کے کہ تو نیک بنیاد ڈال سکے گا اور وہ کوئی چیز تیرے اندر نہیں بلکہ کچھ چیز ہے جو تجھ سے بلکل باہر ہے یعنی مسیح کا لہو کیونکہ کلام یہ ہے "مگر جو شخص کام نہیں کرتا بلکہ بے دین کے راستباز ٹھہرانے والے پر ایمان لاتا ہے اس کا ایمان اس کے لیے راستبازی گنا جاتا ہے" (رومیوں ۵:۴)۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہم نہیں ہیں خدا اور بے دینوں کے بیچ میں کوئی علاقہ یا رشتہ نہیں ہے وہ ایک دوسرے بلکل الگ ہیں اگر تو اچھی بنیاد ڈالنی چاہتا ہے تو اپنی تمام بے دینی ساتھ لے کر سیدھے مسیح کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اے (یسوع) تو جس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند ہیں اور میرے دل کو دیکھتا ہے کہ میں بے دین ہوں تو مجھے اس پاس جو بے دینوں راستباز ٹھہراتا ہے پہنچا دے تیرا خون میرا کفارہ ہے کیونکہ مجھ میں سوائے بے دینی کے اور کچھ نہیں یہاں بھید ہے یہاں دنیا کے عقل مند بے وقوف ہوتے ہیں اور اپنی چترائیوں میں پھنس جاتے ہیں اس بات کو دنیوی عقل مند نہیں سمجھ سکتے اور وہ ان کے نزدیک بے وقوفی ہے گناہ وہ ایک بات ہے کہ جس سے آدمی خدا سے جدا کیے ہیں لیکن گناہ کے سبب سے مسیح کی محبت زیادہ ہوئی جس کے ذریعے سے ہم خدا کے نزدیک پہنچ سکتے ہیں اور جس کی منادی ہم دیتے ہیں یہ میل کا کلام ہے یہ وہ بنیاد ہے جو کہ کبھی ہل نہیں سکتی اور ایمان سے اس بنیاد پر بنائے گئے ہیں اور ایمان بھی خدا کی بخشش ہے جو کہ اور ہمیشہ ان کو جو اس کے متلاشی ہیں دیا کرتا ہے اور جب کہ ان کے دل اس بخشش کو پا چکے ہوں تو پگھل جاتے ہیں۔ کہ انھوں نے کبھی اس کا گناہ کیا ہے لیکن یہ کیا خدا کی بخشش دل میں ہے اور سر میں نہیں رہتی ہے۔ عقلی ایمان جو کہ آدمیوں سے خواہ کتابوں سے سیکھا گیا ہے کچھ کام کا نہیں وہ نہ گناہ کی معافی نہ خدا کے ساتھ میل کراتا ہے کوشش کرو کہ سارے دل سے ایمان لاؤ اور تم مسیح کے خون کا کفارہ پاؤ گے اور سارے گناہ سے صاف کیے جاؤ گے اور روز ورز راستبازی اور کامل پاکیزگی میں از سرِ نو پیدا کیے جاؤ گے۔

اور ویزلی صاحب کہتاہے اگر کہ خدمجھے اور جگہ میں کام کرنے کو نہیں بلاتا ہے تو میں خوشی سے اپنی زندگی وہاں گزرانتا میں نے اس پسند دیدہ جگہ سے افسوس کے ساتھ رخصت لی، کا شکر یہ مسیحی مذہب تمام دنیا میں پھیل جائے جیسا کہ پانی گھر اوپر اور پھر وہ یہ کہتا تھا کہ میں اپنے بڑے اچھے لوگوں کے ساتھ گفت وشنید کرنے سے نہایت خوش اور قائم ہوا۔اور انگلیڈ کو لوٹا اس ارادہ پر میں اپنی ساری زندگی مسیح کے فضل سے دکھلانے میں گزاروں وہ ۱۷۳۸ء میں لندن پہنچااور آگے کے واسطے اپنے دل میں بندوبست نہیں ٹھہراتا تھا کہ جس سے یہ بات جو لوگوں نے کہی کہ اس نے پہلے ارادار کھا کہ گروہ کا سربن جائے جھٹلائی گئی۔ثابت ہے کہ ایک کلیسیا کا خادم الدین ہونے کو انکار کیا اور وہ جس نے دنیا کو اپنی کلیسیا سمجھا کامیاب ہونے کی بابت بہت خیال کن ہوا اور شاید جو کچھ بشپ صاحب نے اس کے خادم الدین ٹھہرانے کے وقت کہا تھا یادر کھا کہ تم پر فقط ایک جگہ میں خادم الدین ہونا د فرض نہیں ہے اگر تم اپنے نزدیک کسی اور طرح سے زیادہ کامیاب ہوسکتے ہو اور اگر وہ کسی اور بات پر بہت فکر کرئے تو اس پر کہ میں زندگی بخشش مذہب کی تازگی کا باعث ہو جاؤں اور اسی طرح جتنی جگہ میں کی بابت گوہی دے سکوں اور جہاں کہی اس نے اجازت پائی اس نے بے رواج تعلیم کی منادی کی یعنی یہ کہ آدمی فضل سے ایمان لا کر بچ جائے اور لندن بہت بڑی بھیڑ اس کے سننے کو جمع ہوتی تھی لیکن خادم الدین اس کی تعلیم کو قبول نہیں کرتے تھے اور نازک لوگ بڑی بھیڑ جمع ہونے سے نفرت کرتے تھے اور تھوڑے دنوں میں دارالسلطنت کے گرجے کے دروازے اس پر بند ہوئے مگر تو بھی اس نے اور گرجوں اور کمروں اور گھروں اور قید خانوں میں بہت سا کام کیا کہ جس کی تاثیر بہت مدت تک باقی رہی اور تھوڑے عرصے بعد وہ آکس فرڈ میں رہ کر اپنے دوستوں کو چٹھی لکھنے میں مشغول ہوا جس سے خبر پائی جاتی ہے کہ آکس فرڈ اور لندن میں بہت سے آدمی اپنے حال سے واقف ہو کر یعنی غفلت کی نیند سے جاگ کر متلاشی ہیں اور اس ماہ اکتوبر بتاریخ ۱۰۔۱۳۔۱۷۳۸ء ڈاکٹر کو کر صاحب کے پاس یہ خبر بھیجی کہ خدا نے مبارک روح نے اس قدر تاثیر کی ہے کہ سب لوگ آگاہ ہوئے اور بہترے پکار کے کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں جو نجات پائیں۔اور جب تک کہ خدا اپنی فصل کے اور کاٹنے ولے نہ بھیجے تب تک میری فرصت کام کرنے کو ان کے واسطے بس نہیں ہے اور اس نے اسی روز ہرن ہرن ہتھ کی کلیسیا کو یوں لکھا کہ ہم بھی کوشش کرتے ہیں کہ تمہارے پیروں ہوں جیسا کہ تم مسیح کے پیرؤ ہو اور جب سے کہ تم ہمارے پاس آئے ہو ۱۴ آدمی ہمارے بیچ میں آئے ہیں اور اب ہماری شمار آٹھ بند ہیں جن میں کل ۵۶ آدمی ہیں۔اور سب محض مسیح کے لہو سے نجات ڈھونڈتے ہیں۔اور اب تک صرف دو بند عورتوں کے ہیں اس میں ایک میں تین اور دوسرے میں پانچ ہیں اور بلکہ جہاں بہت سے ایسے ہیں جو حرف سیکھنے کے واسطے ٹھہرے ہیں کہ ہم ان کو سکھادیں تاکہ مسیح میں شریک ہو کر ایک دوسرے کی مدد کریں اور اگرچہ چارلس اور میں بہت سے گرجوں میں منادی کرنے کی اجازت نہیں پاتے تو بھی خدا بھی خدا کا شکر ہے کہ ہم اوروں میں آنے کی اجازت پاکر مسیح کی سچائی میں ہیں اور علاوہ اس کے ہم شام اور مقرر شدہ شام کو میل کا کلام کبھی بیس (۲۰)، کبھی تیس (۳۰)، کبھی پچاس (۵۰)، کبھی ساتھ (۶۰)، کبھی تین سو (۳۰۰) اور کبھی چار سو (۴۰۰) آدمیوں کے ساتھ مل کر جو اس کے سننے کو جمع ہوتے تھے منادی کرتے تھے۔اور ماہ دسمبر میں واہٹ فیل صاحب جو کہ امریکہ سے لندن لوٹا تھا۔اس کو ملا اور ایک ساتھ دینی گفتگو کرکے ایک دوسرے کو تسلی دیتے تھے اور دوسرے سال کے شروع میں پسٹریل جہاں واہٹ فیل صاحب نے باہر منادی کی تھی گیا اور ویزلی صاحب نے پہلے ایک چھوٹی جماعت پر جو بگلس گلی جمع ہوئی تھی منادی کی اور دوسرے دن وہ شبہے اور شکون پر غالب ہوا یہاں تک کہ وہ باہر گیا ایک اونچی پر کھڑے ہو کر دو ہزار آدمیوں پر منادی کی اور اس دستور کی بابت یہ کہتا تھا کہ میں نے پیشتر درستی اور ترکیبی پر ایسا تکیہ کیا تھا کہ اگر کوئی باہر بچ اجاتا تو میں اس کو گناہ سمجھتا لیکن اس وقت کے بعد میں اس کو نہایت شکر کا باعث جانا چنانچہ لاکھوں آدمیوں نے جو کبھی گرجے میں نہیں گئے تھے اور نہ کبھی جانے کہ ارادہ رکھتے تھے انھوں نے ئ خدا کا کلام سن کر نجات پائی اور اس کی جو وہ اس وقت کیا کرتا تھا اس کے روزنامہ میں دیکھتے ہیں کہ وہ یوں کہتا ہے کہ ہر صبح میں

نیو گیٹ میں پھر تا اور دعا کر تا اور ہر شام کو ایک دو جماعت میں منادی کر تا۔ ہر سوموار کی شام کو باہر بر شبٹل اور منگل کو ماتھ اور ٹو میل ہل میں اور بدھ کو ٹیپسیٹ میں اور ہر دوسری جمعرات کو نیپس فرڈومین اور ہر دوسرے جمعہ کو کنگسر روڈ میں اور پیر سنیچر کی شام اور ہر اتوار کی صبح بولنگ گرین میں اور اتوار کے گیارہ (۱۱) بجے ہنم کوہ کے نزدیک اور دو (۲) بجے کلفن میں اور پانچ (۵) بجے روز گرین میں منادی کر تا رہا اور جیسا کہ میرا کام تھا ایسی ہی میری طاقت بھی ہوئی اور جب کہ جان ویزلی صاحب جرمن میں رہا تب اس کا بھائی چارلس قید میں اس ہی کی تعلیمات کی منادی سر گرمی سے کر تا رہا اور کتاب مقدس کے بیان میں مشغول ہوا اور اس وقت وہ آکس فرڈ کو گیا اور وہاں وہ اپنے مکتب کے بچانے کا باعث ہوا اور جب جان ویزلی صاحب ہرن ہٹ سے لوٹا تو بڑی خوشی سے اس کا بھائی چارلس اسے ملا اور اسے خدا کی باتوں کی بابت اپنی تجربہ کاری اور دوسرے سے بتلائی اور تقدیر کی تعلیم جس کی بابت بہت سا مباحثہ کلیسیا میں قدیم سے چلا آتا تھا اور جس کی بابت پہلے میٹھوڈسٹ کے بیچ میں اتنی بہت تقریر ہوئی تھی کہ تھوڑی دیر کے بعد کسی سفر کرنے کی جماعت میں پیش آیا اور چارلس ویزلی صاحب نے فقط اس کو انکار کیا وہ اس وقت بغیر لکھے منادی کرنے لگا اور ایک ہی ملاقات میں جو ویزلی صاحبان نے لندن کے بشپ کے ساتھ کی اور انھوں نے تعلیم کی بابت بشپ صاحب کے دل میں سے شک و شبہ رد کر دیا اور اسے خوب تسکین ہوئی بلکہ اس نے کے دستورات اس بات میں کر دیے ان کو جنھوں نے اور کلیسیا کے خادم الدین سے بپتسمہ پایا تھا بپتسمہ دینا منظور کیا اور اس بات میں بشپ صاحب نے اپنی باتیں عالی ہمت اور کلیسیا کے دستور العمل جاننے والے ظاہر کین اور شاید وہ ان کے زور ایمان سے ڈر گیا تھا کیونکہ اس نے جانا کہ پاکیزہ ہونا ایمان لانے سے تعلق رکھتا ہے۔

اور اس وقت واہٹ فیل صاحب آکس فرڈ میں تھا اور چارلس ویزلی مدرسے کے کام کی ترغیب دی جسے ہم معلوم کرتے ہیں کہ انھوں نے گشتی وعظ کرنے کا بندوبست نہیں ٹھہرایا تھا اور اس پر کچھ فکر کی تھی اور جبکہ جان ویزلی صاحب بر سٹبل میں رہا تب اس نے ب لمبٹ میں کنٹربری کے آرچ بشپ سے ملاقات کی جس سے بہت افسوس ہوا آرچ بشپ نے ان کی تعلیمات کا انکار نہ کیا بلکہ ان کے بر خلاف دستور العمل کو بلکل نامنظور کیا اور یہ بھی کہا کہ شاید تم خارج کیے جاؤ گے اس سبب جس نے اپنی زاتی بہادری سے اسے ترغیب دی کہ آنے والے اتوار کو باہر منادی کیجیے کہ جس کام کو تم ٹھہرا نہ سکو گے بلکہ آگے کو بڑھ جاؤ گے چنانچہ اس اصلاح پر وہ چلا اور وہ روز نامہ میں اس کی بابت یوں لکھتا ہے کہ ماہ جون کی ۲۴ تاریخ کو میں نے دعا مانگی اور باہر یسوع مسیح نے چلا گیا اور میں نے مور فیلس میں قریب ایک ہزار لاچار گناہگاروں کو میرے آنے کے واسطے ٹھہرتے پایا اور میں نے ان کو مسیح کے نام سے اور باتوں میں بھی ملایا یعنی میں نے انھیں کہا کہ " لوگ جو تھکے اور بڑے بوبھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دوں گا" (متی ۱۸۔۱۱ حوالہ نمبر ٹھیک نہیں ہے) خداوند میرے ساتھ ہاں اپنے وعدے کے موافق میرے ساتھ جو اس کی منادی کرنے والوں کے بیچ میں سب سے نالائق اور اسٹپال میں اس روز کی زبور اور سبق اور ساکرامنٹ وغیرہ سے مجھ میں از سرِ نو طاقت آئی اور میرا بوبھ اتر گیا اور میرے شک وشبے جاتے رہے خدا نے میری راہ پر روشنی چمکائی اور میں نے پہچانا کہ یہ اس کی ہی مرضی کی بابت کلیسٹن کے میدان کو چلا گیا اور بہتروں کو چلایا کہ توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ خداوند میرا زور تھا اور میری زبان اور میری حکمت سب اس لیے اس کی خوبیوں کی تعریف کریں۔

جان ویزلی صاحب کا احوال

باب ششم

ہم نے ویزلی صاحب کو برسٹبل میں چھوڑا اور وہاں لندن جانے کے بعد پھر اپنے کام پر لوٹا اور ہم نے اگلی بات میں کنگز وڈ کا ذکر کیا ہے یہاں ویزلی صاحب نے بہت کام کیا اور کنگز وڈ ایک ضلع ہے اس کے باشندے کوئلے کھودنے والے تھے اور بہت بڑے گناہگار ہو کے اوروں کو بہت ڈراتے تھے اور ان کے بیچ میں ویزلی صاحب اور واہٹ فیل صاحب نے بڑی تاخیر اور بہت فائدے کی منادی کی تھی اور وہ کوئلے کھودنے والے گناہ کے سبب سے بہت مشہور تھے مگر سن کے بدل گئے یہاں تک کہ بہت سی دینداری میں سیدھے ہو کر اوروں کے نمونے بن گئے اور کئی لوگ ترغیب دیے گے کہ برسٹبل کو ساکرامنٹ لینے کے واسطے جائیں اور ان کی شمار بڑھ گئی اور برسٹبل کے خادم الدین نے سست ہو کر ان کو اس بات سے روکا کہ ہماری کلیسیا کے ہیں۔

اور دوسرے سال میں ایک ہلڑ کے بیچ میں معلوم کیا کہ کلام جو ان وحشیوں کے بیچ میں سنایا گیا خمیر کے موافق کتنی بڑی تاثیر کا باعث تھا اور چارلس ویزلی صاحب کو خبر پہنچی کہ کوئلہ کھودنے والے قحط کے سبب سے لڑائی کرنے کو جمع ہوئے پس وہ سوار ہو کے ان کے ملنے کو گیا اور بہت سے لوگ اس کے ساتھ لڑائی سے لوٹنے کو تیار تھے اوروں پر اس نے ڈور کر مارا اور ان کو ان کے صلح کرنے والے سے مانگا اور وہ کہتا تھا کہ میں ان کے پاس جو ہمارے لوگوں میں سے ایک کو مارتا تھا گیا اور اس سے منت کی کہ مجھ کو مارو اس نے جواب میں کہا کہ نہیں میں آپ کو تمام دنیا کے حاصل کرنے کے لیے نہیں ماروں گا اور وہ بلکل بے ڈر ہو گیا اور میں کسی اور کی طرف کو جس نے میرا گھوڑا مارا تھا پھرا اور وہی بھیڑ کے بچے کی مانند حلیم ہو گیا اور یہاں کہیں میں نے اپنا منہ پھرا شیطان کے لشکر کا نقصان ہوا یہاں تک کہ وہ ناامید ہو گے اور میں نے ایک بڑے لمبے آدمی کو پکڑ لیا تھا اور اس سے کہا کہ میرے پیچھے ہو لے اس نے کہا کہ ہاں میں زمین کی حدوں تک تیرے پیچھے چلو گا اور میں چھ شخص اور اس طرح اپنی طرف پھر لیے اور ہم ہر ایک جماعت سے کئی ایک آدمی لے کر گیت گاتے ہوئے سکول کو گئے اور وہاں ہم نے دو گھنٹوں تک دعا مانگی کہ ہماری کلیسیا میں نقصان نہ پہنچے اور وہاں بھی خبر آئی کہ سب کوئلہ کھودنے والے سلامت چلے گئے ہیں اور انھوں نے کچھ نقصان نہیں کیا تھا اور جس نے یہ حال دیکھا سب نے تعجب کیا۔ اسے معلوم ہوا کہ ان کے بیچ میں بڑی تبدیلی ہوئی اور اس سے معلوم کیا کہ ہماری کلیسیا کے لوگ ہر ایک جو اس ہلڑ میں شریک تھے بے مرضی شامل کیے گئے تھے وہ کسی طرح کا جھگڑا نہیں کرتے تھے بلکہ ہر ایک میٹھوڈسٹ آدمی نے اوروں کو صلاح دی تھی کہ جھگڑا نہ کرو اس سبب سے بندے ہوئے تھے اور جان ویزلی صاحب کسی کو جس نے ان کنگز وڈ لوگوں کا حال پوچھا یوں لکھا دیا کہ بہت تھوڑے آدمی انگلیڈ کے پچھم کی طرف رہتے تھے جن میں کوئلہ کھودنے والے میں نے سنا ہے کہ وہ ابتدا سے آج تک خدا سے ڈرتے اور آدمیوں سے کچھ پروا نہیں کرتے وہ خدا کی باتوں سے ایسے ناواقف ہیں کہ صرف جانوروں سے ایک درجہ اونچے ہیں اس لیے وہ علم کا شوق نہیں رکھتے۔

اور دوسرے سال بہتر ونم نے ط واہٹ صاہب سے ٹھٹھے میں کہا کہ اگر چہ آپ وحشیوں کو پڑھانا لکھانا چاہتے ہیں تو کنگز وڈ کے کوئلہ کھودنے والوں کے پاس کیوں نہیں جاتے؟ چنانچہ وہ تھوڑی دیر کے واسطے وہاں گیا اور اس کا حال بلکل بدل گیا۔ اور اس وقت ویزلی صاحب باتھ کو جہاں ایک ٹوٹاس نامی مشہور آدمی اس شہر کا گروہ تھا منادی کرنے کو گیا اور لار صاحب موصوف نے ویزلی صاحب کو روکنا چاہا اور اس کی بابت ویزلی صاحب

نے روزنامہ میں یوں لکھا کہ جب میں جانتا تھا تو اباتھ کے رہنے والے سب انتظار میں رہتے تھے کہ فلاں بڑا آدمی پادری صاحب سے کیا کرے گا اور بہتروں نے مجھے صلاح دی کہ وہاں منادی کرنے نہ جانا کیونکہ نہیں معلوم کہ وہاں کیا ہوگا؟ اور خبر کے پھیل جانے سے میرے سننے والوں کا شمار بہت بڑھ گیا۔ اس قدر کہ دولت مندوں سے غریبوں تک سارے جمع تھے اور میں نے صاف بتلایا کہ خدا نے ان سب چھوٹوں بڑوں اور امیروں اور فقروں کو گناہ میں ٹھہرایا تو بہترے حیران ہوئے اور سوچنے لگے مگر اس وقت ان کا سردار آیا اور میرے نزدیک آکر پوچھنے لگا کہ تو ان باتوں کو کن کے حکم سے کرتا ہے میں نے جواب دیا کہ عیسیٰ مسیح کے اختیار سے جو کہ اس نے مجھے کنٹربری کے آرچ بشپ کی مرفت دیا ہے اور اس نے مجھ کو خادم الدین مخصوص کیا اور منادی کرنے اختیار دیا ہے مگر پولس نے کہا کہ یہ پارلیمنٹ کے حکم کے برخلاف ہے اور یہ باغی ہے تب میں نے جواب میں کہا کہ صاحبِ جماعت باغی جو اس پارلیمنٹ کے حکم میں ہے اس جماعت کے مطابق نہیں ہے یہ باغی نہیں ہے یہاں فساد کا سایہ بھی نہیں ہے اس لیے کہ اس کے حکم کے برخلاف ہے اور علاوہ اس کے کہ تمہاری منادی سے آدمی ایسے ڈرتے ہیں کہ بے ہوش ہوجات ہیں میں نے پوچھا کہ آپ نے مجھے منادی کرتے سنا ہے؟ یہ جواب دیا کہ نہیں! تب میں نے کہا کہ آپ اس کی جس کو نہیں سنا ہے کیونکر منصفی کرسکیں گے۔ اس نے کہا کہ لوگوں کے کہنے سے یہ توکافی ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ کا نام بوماس نہیں؟ کہاہاں! تب میں نے آپ کا انصاف لوگوں کے کہنے مطابق نہیں کرسکتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ لوگوں کا کہنا اس کے واسطے بس نہیں ہے۔ تب وہ بہت دیر تک دم کھاتا رہا اور پھر فرصت پاکر کہا کہ میں پوچھتا ہوں یہ لوگ یہاں کیوں آتے ہیں؟ اس پر ایک نے کہا کہ مجھے اس کا جواب دینے دو ایک بوڑھیا اس کا جواب دے گی۔ جب لوگ چپ ہوئے تو اس بوڑھیا نے کہا کہ بوماس صاحب آپ اپنے بدن کی خبرداری رکھتے ہیں؟ مگر ہم لوگ اپنی وروحوں کی خبرداری کرتے ہیں۔ اور ان کی بھلائی کے لیے ہم یہاں جمع ہیں۔ بوماس صاحب نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ چلا گیا اور جب لوٹا تو راستہ میں ان آدمیوں سے جو اِدھر اُدھر بولتے تھے اور دوڑتے تھے کسی نے پوچھا تو وہی ہے میں نے جواب دیا کہ میں وہی ہوں تب وہ فوراً چپ ہوگئے۔ اور کئی میرے پیچھے خیٹ صاحب کے گھر کے پاس تک آئے۔

بعد ازاں ویزلی صاحب لندن کو گئے اور موزر فیلڈ اور کلیئین کامن اور اور جگہوں میں بڑی بھیڑ پر منادی کی جس کے سبب سے بہت سے لوگوں کے دلوں پر عجیب تاثر ہوا اور بہترے غفلت کی نیند سے جاگے۔

اور اکتوبر کے مہینے میں ویزلی صاحب دیلس میں بلایا گیا اور بہترے لوگوں نے وہاں توبہ کی اور انجیل پر ایمان لائے اور آپس میں عہد باندھ کر نیک کام کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کی اور ویزلی صاحب نے اس وقت عقیدے اور تعلیمات کو اپنے روزنامہ میں بہت صاف لکھ دیا اور وہ یوں ہے کہ ایک سنجیدہ خادم الدین نے پوچھا کہ آپ لوگ کن کن باتوں میں حکومت کی کلیسیا کے لوگوں کے برخلاف ہیں میں نے جواب دیا کہ کسی بات اور تعلیم میں نہیں کیونکہ وہ تعلیمات، جن کی ہم منادی کرتے ہیں حکومت کی کلیسیا کی بنیادی تعلیمات ہیں اور اس دعاؤں اور تعلیمات اور دستور العمل میں مندرج ہیں تب اس نے پھر پوچھا کہ کون سی باتوں کی بابت تم حکومت کی کلیسیا اور خادم الدین سے فرق رکھتے ہو میں نے جواب دیا کہ ان خادم الدین سے جو کہی کلیسیا کی تعلیم پر قائم نہیں ہیں ذراسا بھی فرق کسی بات میں نہیں رکھتے مگر ان سے جو کہ، تعلیمات پر قائم ہیں۔ ذراسا بھی فرق کسی بات کی بابت نہیں رکھتے مگر ان سے جو کلہ کلیسیا کی تعلیمات سے گمراہ ہوگئے ہیں ان باتوں کی بابت فرق رکھتا ہوں مثلاً وہ کہتے کہ راستباز ٹھہرایا جانا اور بلکل پاکیزہ ہونا ایک ہی برکت ہیں۔ یا کہ راستباز ٹھہرنا پاکیزہ ہونے کا پھل ہے میرا اعتقاد ہے کہ راستباز ٹھہرایا جانا ایک بات ہے اور پاکیزہ ہونا اور ہے اور وہ ضرور راستباز ٹھہرائے جانے کے بعد حاصل ہوتا ہے اور دوسرا وہ کہتے ہیں کہ ہماری پاکیزگی یا نیک کام ہمارے راستباز ٹھہرایئے جانے کا باعث ہیں۔ جس سبب سے ہم خدا کے سامنے راستباز گنے جاتے ہیں۔ اور میں یقین کرتا ہو کہ ہماری پاکیزگی یا نیک کام ہماچرے راستباز ٹھہرائے جانے کے کسی

طرح کا سبب نہیں ہے بلکہ مسیح کی موت اور راستبازی ہمارے راستباز ٹھہرائے جانے کا اکیلا باعث ہے جس کے کئی سبب سے ہم خدا سامنے راستباز ہیں ٹھہرائے جاتے ہیں تیسرے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس شرط پر راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں کہ پہلے نیک کام کریں اور میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ راستباز ٹھہرائے جانے کے پیشتر ہم کس طرح کا نیک کام نہیں کر سکتے ہیں تو کیونکر راستباز گنے جائیں۔ نہیں! بلکہ ہم فقط ایمان لانے سے راستباز گنے جاتے ہیں اور ایمان لانے کے وقت تک ہم ناراست ہیں اس طرح ہم نیک کام کسی سبب سے نہیں کر سکتے چوتھے وہ تقدس یا پاکیزہ ہونے کی بابت کہ وہ ان دو تاثیروں پر موقوف ہیں اول یہ کہ کسی طرح کی برائی نہ کرنی دوسرے نیک کام کرنا مثلاً کلیسیا کے دستورالعمل کو ماننا اور اپنے پڑوسی کی مدد کرنا اور یقین کرتا ہوں کہ وہ باطنی ہے یعنی الٰہی زندگی انسان کی روح میں ہے خدا کی خاصیت آدمی کے لیے بہتر ہے وہی مزاج جو مسیح یسوع کا تھا نئی انسانیت جو معرفت میں اپنے پیدا کرنے والے کی صورت کے موافق نئی بن رہی ہے آخر وہ نئی پیدائش کے بارے میں یوں کہتے ہیں کہ گویا وہ بھی ظاہری ہی یعنی وہ اور کچھ نہیں ہیں سوائے بپتسمہ یا باہری برائی کے باہری نیکی مبدل ہوتا پر میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ نئی پیدائش بھی باطنی ہی ہے یعنی باطنی برائی سے باطنی نیکی تک تبدیل ہونا تا کہ ہم دل ہی دل میں شیطان کی صورت میں سے جس میں کہ پیدا ہوئی ہیں خدا کی صورت میں مبدل ہوں اور ہم مخلوق کے پیار کو چھوڑ کے خالق سے محبت رکھتے ہیں یعنی دنیاوی چیزوں چھوڑ کر آسمانی چیزوں کو پسند کرتے ہیں حاصل کلام یہ ہے کہ ہمارے مزاج جو شیطان کے سے ہیں ایسے بدل جاتے ہیں کہ وہ فرشتوں اور خدا کے سے بن جاتے ہیں جس سبب سے ہمارے اور ان کے بیچ میں یہ برائی خاصیت اور بنیاد کا فرق ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ سچائی کو جیسا کہ وہ مسیح میں ہے بولتے تو میں خدا کے سامنے جھوٹا گواہ ٹھہرتا۔ اگر میں خدا کی راہ سچائی سے بتلاتا تو اندھے اندھوں کی راہ دکھانے والے ہیں۔ اس وقت مرادی میتھوڈسٹ لوگ جوع کہ پیشتر فٹر لین ایک ساتھ خدا کی بندگی کیا کرتے تھے جدا ہو گئے اس لیے ن، کہ مرادی پادری نئی تعلیم دینے لگے تھے اور میتھوڈسٹ لوگ جو ۷۰ آدمیوں کے قریب تھے فوندری میں بندگی کرنے لگے اور ویزلی صاحب نے تعلیم کے لیے یہ لکھ دیا کہ پہلے ہم عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے سے گناہ کی زبردستی سے بچ جاتے ہیں جیسا پولوس الہام سے فرماتا ہے اس لیے کہ گناہ تم پر غالب نہیں ہو گا کیونکہ تم شریعت کے اختیار میں نہیں بلکہ فضل کے اختیار میں ہو۔

وہ سب جو یسوع مسیح میں ایمان رکھتے ہیں شریعت کی لعنت اور غضب اور سزا کے حکم سے آزادی پاتے ہیں اور خدا کے لے پالک فرزند بن جاتے ہیں اور روح القدس۔۔۔۔ مختوم کی جاتی ہے اور یہ ہیں جو کہ گناہ اختیار سے آزاد ہو گئے کیونکہ وہ فضل کے اختیار میں آئے ہیں پس جب وہ ترغیب کیے گئے کہ گناہ تمہارے فانی بدن پر سلطنت نہ کرئے کہ تم اس کی شہوتوں میں اس کے فرمانبردار رہو۔ اور نہ اپنے عضو گناہ کے احوالے کرو کہ ناراستی کے ہتھیار ہوئے نہیں کہ سکتے کہ یہ ہمارے واسطے ممکن ہے کہ ہم گناہگار شخص ہیں جسم کی کمزور وغیرہ اس واسطے ہے کہ انکے ساتھ عیسیٰ مسیح ہے جو اپنے لوگوں کو ان کے گناہ سے بچاتا ہے اور ان کا ایک آسمانی باپ ہے جو کہ ان کی سنتا ہے اور ان کے لیے ایک روح القدس ہے جو کہ ان کے دل میں سکونت کرتی ہے اور ان کو ہر ایک کام کردنے میں طاقت دیتی ہے۔ اگر وہ لائق طور سے اس فضل کو جس میں وہ کھڑے ہیں استعمال میں لائے تو گناہ ان کے اوپر اختیار نہیں رکھ سکتا اور وہی بات ہے جو کہ یوحنا اپنے پہلے عام خط ۳ باب کی ۹ آیت میں فرماتا ہے کہ "جو کو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا کیونکہ اس کا تخم اس میں بنا رہتا ہے بلکہ وہ گناہ کر ہی سکتا کیونکہ خدا سے پید ہوا ہے" اور اس وقت انٹ نومی کی تعلیم پھیل گئی جس کے ذریعے سے کئی کلاسوں نے شہر بارگ شہر دربی میں کلیسیا کے دستورالعمل کو چھوڑ دیا اور ۱۷۴۰ء میں شہر موزر فیلڈ میں میتھوڈسٹ میں ایک سوسائٹی شروع ہوئی اور جان اور چارلس ویزلی صاحب کی محنت بہت بڑھ گئی اور ویزلی صاحب نے اس۔۔۔۔ کے واسطے اور۔۔۔۔ کے واسطے جو کہ آکس فرڈ اور برسیٹل اور اور جگہوں میں جمع ہوئے تھے عام قوانین بنائے جو تھے آج تک جاری اور قائم ہیں اور وہی اکیلی شرط ہے کہ جس سے آدمی کا شریک ہونا

ٹھہرایا جائے اور وہ قوانین ڈسپلین میں مندرج ہیں اس لیے ہم ان کو اس جگہ میں نقل نہیں کرتے اور ان کی بابت یہ کہا جائے کہ ان میں کسی کے واسطے تعلیمی مذہب مقرر نہیں ہے بلکہ وہ سب اخلاقی قانون میں اور ان میں خیرات دینے کے قواعد اور اچھے کام کرنے کے طریقے اور کلیسیا کے دستور العمل کے واسطے تعلیمی مزہب مقرر نہیں ہے بلکہ وہ سب اخلاقی قانون ہیں اور میں ان میں خیرات دینے کے قواعد اور اچھے کام کرنے کے طریقے اور کلیسیا کے دستور العمل کے واسطے قانون مندرج ہیں اس لیے ح۔ حکومت کی کلیسیا اور ہر ایک کے کلیسیا کے آدمی ان میٹھوڈسٹ کے لوگوں میں شریک ہوسکتے ہیں اور اپنی اپنی کلیسیا میں رہیں گے اگر وہ محبت سے اپنی راہ پر ہے اور ان میٹھوڈسٹ سوسائٹی کا خاص اور اکیلا مطلب یہ تھا کہ انکے شریک نجات حاصل کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور ان قوانین مذہب پر جان اور چارلس ویزلی صاحب کے دستخط ثبت کیے گئے اور ویزلی صاحب کی ماں اس کی منادی سن کر اس کی جماعتوں میں آنے لگی اور اپنے بیٹوں کی منادی کرنے کے شک میں تھی کیونکہ اس نے سنا تھا کہ وہ کئی باتوں میں غلطی کرتے ہیں مگر جب سے آپ ان کے سننے کے قابل ہوئی کہ خدا کے نوشتوں کے مطابق منادی کرتے ہیں وہ زیادہ سرگرم ہوئی اور ویزلی صاحب نے اپنی ماں کی بابت اپنے روزنامہ میں یوں لکھا ہے کہ ماہ ستمبر س ۱۷۴۰ء میں نے اپنی ماں کے ساتھ گفتگو کی اور اس نے مجھ سے کہا کہ تھوڑے روز گزرے کہ اس سے پیشتر میں نے کبھی نہیں سنا تھا کہ آدمی اس دنیا میں گناہ کی معافی پا سکتا ہے۔ اور خدا کی روح ہماری روحوں کے ساتھ گواہی دیتی ہے اور ثابت ہوا کہ اس نے کبھی خیال نہیں کیا تھا کہ یہ سب ایمان داروں کا حق ہے اس لیے وہ کہتی تھی کہ میں نے ڈر سے اپنے واسطے یہ برکت نہ مانگی لیکن تین ہفتے گزرے کہجب میں نے اپنے بیٹے جان کے ہاتھ سے جب کہ وہ کہتا تھا کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا تیرے واسطے بہایا گیا ہے۔ پاک ساکرامنٹ لیا تھا اور اس بات نے میرے تمام دل کو متاثر کیا جس سے میں نے پہچانا کہ خدا نے یسوع مسیح کے وسیلے سے میرے سارے گناہوں کو اس وقت معاف کیا ہے۔ اور میں نے اس سے پوچھا! کہ کیا ہمارا باپ ڈاکٹر انیلی صاحب یہ زندہ ایمان نہیں رکھتا تھا؟ اور کیا آپ نے ان کو اوروں پر منادی کرتے نہ سنا میں نے جواب دیا کہ میرے باپ نے تھوڑی دیر مرنے سے پیشتر یہ بات کہی کہ چالیس برس ہوئے کہ جب سے میرا اندھیرا اور خوف اور شک بلکل جاتا رہا اور مجھ کو صاف گواہی آئی کہ میں مسیح میں مقبول ہوں لیکن تو بھی مجھ کو یاد نہیں کہ میں نے اس کو ایک دفعہ اس مضمون پر منادی کرتے سنا ہو جس سبب سے میں سوچتی ہوں کہ اس نے نہیں جانا کہ یہ برکت سب ایمان داروں کا حق ہے یعنی یہ کہ وہ دل میں پہچان سکتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہوئے اور خدا ان سے راضی ہو گیا۔

اور جب لوگ ویزلی صاحب یا اس کے رفقوں کی منادی سننے لگے تو ان پر عجیب طور سے تاثیر ہوئی کہ جس کی بابت بہت سا مباحثہ ہوا اور اکثروں نے ٹھوکر کھائی اور تاثیر ایسی ہوئی کہ بہترے لوگ کانپنے لگے اور بعض تو زمین پ گر پڑے نیز جان کندنی میں پڑے اور جب کبھی لوگ ان کے واسطے دعا مانگتے تو وہ اٹھ کے چلانے لگتے کہ ہم مسیح میں ہو کے اس کے خون کی بدولت مخلصی یعنی گناہوں کی معافی اس کے فضل کی فروانی سے پاتے ہیں (افسیوں کا پہلا باب ۷ آیت)۔ اور سامیول ویزلی صاحب نے جس نے گناہ کی معافی پہچان کا انکار کیا تھا ان حرکتوں کی زیرکی سے لکھ دیا تھا پر جان ویزلی صاحب مباحثہ میں معلوم کیا کہ اس نے اس جسمانی حرکتوں پر بھروسا نہیں رکھا تھا بلکہ اس کہا کہ مجھ پر فرض ہے کہ میں اس کی گواہی سچ جانوں جو کہ ایسی حرکت کرنے کے بعد نیا چال چلن دکھلانے اور سننے سے ہمیشہ اقرار کیا کہ بدنی ریاضیت کا فائدہ کم ہے پر دینداری سب باتوں کے واسطے فائدہ مند ہے کہ حال اور استقبال کی زندگی کا وعدہ اس کے لیے ہے پہلا تمطاؤس ۴ باب ۸ آیت۔ اور اس وقت ویزلی صاحب اور وامٹ فیل صاحب کے بیچ میں تقدیر کی بابت مباحثہ اور ویزلی صاحب نے واعظ میں ثابت کیا کہ لوگ اینٹی مونیئن تعلیم کلام کے چھوڑنے میں شریک ہوتے ہیں اور اس واعظ کے سبب سے واہٹ فیل صاحب ویزلی صاحب سے جدا ہو گئے اور اس وقت ان کی سوسائٹی بھی جدا ہو گئی لیکن ۱۷۵۰ء میں ان کے بیچ میں یہاں تک میل

پیدا ہوا کہ وہ ایک دوسرے گرجے میں منادی کرنے۔ اور اگرچہ وہ تعلیمی مذاہب یکساں نہیں ہو سکتے تھے تو بھی وہ ایک ساتھ خدا کے واسطے اور گناہگاروں کی نجات کے واسطے کام کرتے رہے۔ اور واہٹ فیل صاحب نے مرتے وقت چاہا کہ ویزلی صاحب ان کے مرنے کا واعظ کرے۔

اور میتھوڈسٹ لوگوں کا شمار اس قدر بڑھ گیا کہ ان کے واسطے منادی کرنے والے مکتفی نہ تھے تب ویزلی صاحب نے خیال کیا کہ حکومت کی کلیسیا کے خادم الدین ان کو سکھلا دیں گے اور تعلیم دیں گے اور ان واسطے پاک ساکرامنٹ تقسیم کریں گے۔ پر خادم الدین نے ایسی منظور نہ کیا بلکہ ان کو ستایا اور ساکرامنٹ لینے نہ دیئے۔ ویزلی صاحب نے دیکھا کہ بندوبست کرنا ضروری ہے اور وہ اچھے اور ہوشیار اور دیندار آدمیوں کو نصیحت اور منادی کرنے کے پروانے دینے لگا اور اس ہنری مینکس فیلڈ کو ہر طرح سے اچھا اور خدا اگزیدہ پاکر منادی کرنے کا پروانہ دیا اور مینکس فیلڈ صاحب نے بہت سا کام کیا تو بھی ویزلی صاحب نے نہیں چاہا کہ حکومت کی کلیسیا سے جدائی ہو یا ان کی شراکت حکومت کی کلیسیا چھوڑ دے بلکہ صرف یہ چاہا کہ لوگ جہنم کی آگ سے بچ کر مسیح کے ساتھ بندے ہوئے آسمان کی راہ میں چلیں اور اگر وہ نئ کلیسیا کا بانی ہونا چاہتا تو وہ آپ ضرور حکومت کی کلیسیا کو چھوڑ تا لیکن وہ اسی میں جیا اور مرا۔

جان ویزلی صاحب کا احوال

باب ہفتم

اب ہم اس بات میں بیان کریں گئے کہ یہ حواری بڑے کاموں اور زیادہ سخت لڑئیوں میں مشغول ہوئے اور اخباروں میں بدنام کیے گئے اور کلیسیا کے مختار ان پر چین بابرو ہوئے اور کبھی کبھی انگلنیڈ اور دیزمین لوگوں نے لعن طعن کی بلکہ شہر لندن میں ہٹلڑان کے برخلاف جمع کیے گئے اور ان کے ہاتھوں سے انھوں نے گرجوں میں بہت سی تکالیف پائیں اور ان تکلیفوں کی بابت یہ نقل کرتے ہیں کہ کئی سرداروں نے ان کی سرگرمی کو اچھا سمجھا چنانچہ ۱۷۴۲ء کے آخری دنوں میں سر جان گنبل صاحب نے ویزلی صاحب سے ملاقات کرکے کہا صاحب یہ ضرور نہیں ہے کہ آپ لوگ ان بدمعاشوں کے ہاتھ سے اس قدر تکلیف اٹھائیں کیونکہ مجھ کو اور سب صاحبان مجسٹریٹ کو حکم ملا ہے کہ تمہاری مدد کریں جس وقت کہ تم ہم کو خبر دو گئے فوراًاس کو ہم اس کا تدارک کریں گے۔

تھوڑے عرصے کے بعد میتھوڈسٹ لوگوں نے مجسٹریٹ صاحبان کو خبر دی کہ لوگ ہم کو تکلیف دیتے ہیں تب فوراًان بدمعاشوں کو سزا ملی تب وہ سلامتی میں اپنی مرضی کے مطابق خدا کی بندگی کرتے رہے اب میتھوڈسٹ کلیسیا کی حکومت کرنے یہ بہت اچھی بات ہے کہ ہر ایک کلیسیا چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں کہ جن کو کلاس کہتے ہیں تقسیم کی جاتی ہے اور یہ بیان دسٹلپن میں مندرج ہے۔اور کلاس میٹنگ کا شروع ایسا ہوا کہ برسٹبل کلیسیا کے گرجابنانے میں قرض دار ہوگئے تو انھوں نے یہ بندوبست ٹھہرایا کہ ہر ایک شخص ہر ہفتے ایک پنی یعنی تین پیسے دے اور ایک کلاس میں ایک دیانت دار آدمی چندہ جمع کرے اور مختار ان کے دینے واسطے مقرر ہوا۔اور جب کہ یہ حکمت بہتر کام کے لیے لگائی گئی تو ویزلی صاحب کے نزدیک بہت اچھی معلوم ہوئی تھی تو اس نے کئی سرگرم آدمیوں کو اپنے پاس بلایا۔اور ان سے صلاح لے کر لندن کی کلیسیا کو بھی کئی کلاسوں میں تقسیم کیا اور ان آدمیوں کو لیڈر ٹھہرایا جو کہ اپنی کلاسوں کے لوگوں کے گھروں میں ہفتہ وار جاکر ان کے ساتھ گفتگو کریں اور تسلی دیں لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ ان کو ایک جگہ جمع کرنے لگے۔اور اس کلاس میٹنگ کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک آدمی اپنے دل کی تجربہ کاری کو بیان کرے۔اور لیڈر ہر ایک کو اس کے حال کی ضرورت کے مطابق دوستی اور محبت کے طور پر صلاح دے تاکہ ایک دوسرے کے حال سے واقف ہو۔اور لیڈر سب کا دوست اور صلاح کار رہے اور باہم فراہم ہوکر کئی دفعہ دعامانگنے سے مقدسوں کی رفاقت پیدا ہوتی ہے اور لیڈروں کے یہ فرائض ڈسپلین میں مندرج ہیں۔

اور کلاس میٹنگ کی بابت ویزلی صاحب یوں فرماتا ہے کہ میری دانست میں یہ دستور مسیحی کلیسیا میں شروع سے جاری تھا پہلے زمانے میں انھوں نے جن کو خدا نے بھیجا ہر شخص کو انجیل کی منادی سنائی خواہ وہ سننے والے تھے یا غیر قوم امتی اور جس وقت ان کے بیچ میں سے کئی آدمیوں نے اسے قبول کیا یعنی وہ گناہ کو چھوڑ کر نجات کو خوشخبری پر ایمان لائے تو فوراًمنادی کرنے والوں سے ان کے نام لکھ کر اور صلاح دے کر ایک دوسرے کی نگہبانی کرنے پر انھیں قائم کردیا اور جدائی میں ان کو الزام یا نصیحت صلاح دی یا ان کے ہمراہ ان کے حالوں کے موافق دعامانگی۔

اور اس وقت ویزلی صاحب کے حاسدوں نے یہ شہرت پھلائی کہ وہ اور ان کے پیرو رومن کیتھولک ہیں لیکن وہ اس تہمت کذب سے آسانی سے بچ رہے اور پھر ویزلی صاحب نے اپنا کام اتر کی طرف پھلایا۔پہلے ضلع لیسہڑ کو بلایا گیا اور سفر پر مارک شہر کو اور برسیٹل میں تھوڑے عرصے تک ٹھہرا اور وہاں صادق خاں تلس صاحب کی منادی اور گفتگو کے ذریعے سے بہترے آدمی آگاہ کیے گئے۔اور یہ جان تلس صاحب پہلے لندن میں ویزلی

صاحب کی منادی سن کر از سرِ نو پیدا ہوا تھا۔ اور لوگوں کی نجات کی خواہش رکھ کر بریسٹل کو لوٹا تھا اور صاحب دیانت دار اور بہت تیز فہم تھا۔ اور حلیم الطبع آدمی تھا تو بھی مجسٹریٹ صاحبوں اور حکومت کی کلیسیا کی خادم الدین نے اس سے بڑی بد سلوکی کی حالانکہ اسف کی منادی سے بہت آدمی قائل ہو گئے۔ اور مسیح پر ایمان لا کر قائم ہو گئے تھے اور اس کی دینی گفتگو بہت شرینی تھی۔

توجب ویزلی صاحب بریسٹل پہنچا تو اس نے یہ حال پایا کہ ٹیلس صاحب کی کوشش سے بہت اچھا کام شروع ہوا یہاں تک کہ اس شہر کا حال بلکل بدل گیا تھا۔ اور ویزلی صاحب نے بریسٹل کوہ پر بڑی بھیڑ کے اوپر منادی کی اور سر دوڑ بری مور میں منادی کی اور ٹیلس صاحب کے کام و تسلی دے کر نوح کی نسل کو گیا اور اس امید پر کہ جیسا کنگز وڈ میں کوئلہ کھودنے والوں کے بیچ میں کلام کا بہت اثر ہوا ویسا ہی نوح کی نسل میں ہوا اور اس طرح اس نے ظاہر کیا کہ وہ آدمیوں کی روحوں کو بہت پیار کرتا تھا اور اس نے اب منادی کرنے والوں کے واسطے یہ کام بتلایا کہ انف کے پاس جو اوروں سے بہت زیادہ کلام کے محتاج ہیں جاؤ اور ویزلی صاحب کے روزنامہ میں اس شہر کی بابت یوں بیان ہے کہ کھانے کے بعد میں شہر کی سیر کرنے گیا اور بہت حیران ہوا اس لیے کہ پیشتر میں نے اتنی نشہ بازی اور ٹھٹھہ بازی نہیں دیکھی اور نہ سنی تھی اور دروغ گوئی از بس تھی۔ اور اکثر آدمی بہت برے کام کرتے تھے اور اتوار کے روز ۳۰ مئی فجر کے وقت غریبوں کی جگہ یعنی سینڈ گیٹ کو گیا اور گلی کے سرے پر جان ٹیلر صاحب کے ساتھ کھڑے ہو کر سو (۱۰۰) زبور گانے لگا تو تین (۳)، چار (۴) آدمی دیکھنے کو نزدیک آئے اور جلد ان کی تعداد چار سو (۴۰۰) اور پانچ سو (۵۰۰) ہو گئی اور شائد ختم کرنے کے وقت پانچ سو (۵۰۰) آدمی حاضر تھے جن سے میں نے باتوں میں منادی کی یسعیاہ نبی کے ۵۳ باب کی ۵ آیت "حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بد کرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لیے اس پر سیاست ہوئی تا کہ اس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں"۔ اس کے بعد دکھن کی طرف یارک کے شہر کی طرف منادئی کی اور اپورتھ کو جہاں کہ میتھوڈسٹ کلیسیا جمع ہوئی اور گرجا گھر کی دروازے اس پر بند کیے گے اور اس نے قبرستان میں اپنے باپ کی قبر پر کھڑے ہو کر بڑی جماعت پر منادی کی اور ویزلی صاحب اور ساری بھیڑ بہت سنجیدہ ہوئی اور ان سبھوں نے خیال کیا کہ یہ کیا بات ہے کہ ویزلی صاحب اپنے باپ کی راکھ پر سے وہی سنجیدہ باتیں سناتا ہے جن کی اس کے باپ نے برسوں تک منادی کی تھی اور یہ حال مذکورہ ماہ جون ۔۔۔ اتوار کے دن واقع ہوا اور اس کے بعد بذہ کے روز اس نے اپنے روزنامہ میں یوں لکھا ہے کہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر فلاں گاؤں کے نزدیک مجسٹریٹ صاحب کی ملاقات کرنے گیا تو میں نے دیکھا کہ فلاں گاؤں کے آدمی میتھوڈسٹ لوگوں پر بہت غصہ ہو کو ان میں سے چند اشخاص کو گاڑی پر لاد کر مجسٹریٹ صاحب کے سامنے لے جاتے ہیں اور جب کہ مجسٹریٹ صاحب نے پوچھا کہ ان آدمیوں نے کیا گناہ کیا ہے؟ تو ان کے جسم بخود ہو گئے تب ایک نے کہا کہ یہ لوگ اپنے تیئں اور افن سے بہتر جانتے ہیں اور علاوہ اس کے فجر سے شام تک دعا مانگتے رہتے ہیں تب مجسٹریٹ صاحب نے پوچھا کہ کیا انھوں نے اور کچھ کام نہیں کیا؟ تب ایک پیر نے کہا کہ جہاں پناہ انھوں میری بی بی کو از سرِ نو پیدا کیا ہے۔ اور پیشتر جب کہ وہ ان کے شریک کی گئی تھی بہت گالی بکنے والی تھی۔ مگر اب وہ بھیڑ کے بچہ کی مانند کیسی چپ چاپ ہے تب مجسٹریٹ صاحب نے ب اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا کہ ان کو جانے دو اور ہر ایک گالی بکنے والوں کو تبدیل کرنے دو اور اور دوسرے اتوار کو میں نے پچھلی دفعہ پورتھ کے قبرستان میں ایک نہایت بڑی جماعت پر جو کہ چاروں طرف سے جمع تھی مسیح کے پہلے واعظ کے پہلے حصے بیان میں منادی کی۔ اور اگرچہ میں ان کے ساتھ تین گھنٹے تک رہا تو بھی انھوں نے مجھے بڑی مشکل سے جانے دیا۔ اور ان سے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ کوئی نہ کہے کہ میری محنت کا کام یعنی منادی کرنا بے فائدہ ہوتا کیونکہ میں اس کا پھل جلدی سے نہیں دیکھتا اور میرا باپ یہاں پورتھ میں برابر چالیس برس منادی کرتا رہا مگر بہت پھل اس نے نہیں دیکھا اور میں نے بھی پھر اپنے لوگوں کے واسطے بڑی محنت کی جو کہ آج تک بھی پھل ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ابھی پھل ظاہر ہوتے ہیں یعنی کوئی بھی نہیں ایک بھی نہیں جس کے

واسطے میں نے اور میرے باپ نے نجات پانے کی کوشش کی اور اس کے بدل میں کلام کا بیج جڑ نہ پکڑا ہوا اور پھل نہ لایا ہوا اب ان کے دل میں سچی توبہ پیدا ہوتی ہے اور وہ گناہ سے معافی پاتے ہیں۔

اور بریسٹل سے وہ لندن کو اپنی ماں کے پاس جو اس وقت موت کے کنارے پر تھی طلب کیا گیا جس کی بابت اس نے یوں لکھا ہے

باتاریخ ۳ جولائی بروز جمعرات کو میں اپنی ماں کے پاس گیا اور یہ حال پایا کہ وہ نزع میں ہے اور میں نے اس کے پلنگ پر بیٹھ کر معلوم کیا کہ وہ اپنی پچھلی لڑائی میں ہے اور اگرچہ طاقت گفتگو کی نہیں رکھتی مگر ہوش میں ہے اور اس کا چہرہ خوش اور آراستہ ہے اور اس کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ رہی ہیں اور اس نے اپنی روح خدا کے ہاتھ میں سونپ دی ہے اور تین بجے سے چار بجے تک عالم نزع اور جان کنی کا رہا اور حرکت یا آہیں کر کے اس کی روح آزاد ہو گئی اور ہم نے اس کا پلنگ گھیر کے اس کی پچھلی درخواست پوری کی یعنی اس نے کہا تھا کہ "لڑکو جب اس دنیا فانی سے رحلت کروں تو تم سب خدا کی حمد و ثنا کے گیت گانا چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا فی الوقعہ وہ ایک قائم گواہ ہے اس بائبل کی تعلیم پر ہے اور اس طرح سے اس نے اپنے تجربہ میں معلوم کیا تھا اور اپنی زبان سے فرمایا تھا کہ آدمی ایمان لانے سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے اور نیز جان سکتا ہے کہ اس کے گناہ معاف ہو گئے۔

اور ۱۷۴۳ء میں پہلے دورے میں چارلس ویزلی صاحب کے کام بہت بڑھ گئے اور خدا نے اپنی برکت اور سپر دی اور اس نے انگلینڈ کے پچھم اشٹافرڈشیر تک منادی کی اور دیز بری میں اس نے تین سو آدمی کلیسیا میں شامل ہوتے پائے جن کی بابت اس نے کہا کہ وہ فضل میں ضرور ترقی پاتے جاتے ہیں اور وال سال کے بازار میں اس نے منادی کی اور وہاں بدمعاش آدمیوں سے بہت بدسلوکی پائی یعنی انھوں نے اسے پتھرایا اور واعظ ختم ہونے کے وقت انھوں اسے گرادیا اور اس کہا میں پھر اٹھ کر اپنی نجات کے خداوند کا شکر بجالایا اوران سے کہا کہ سلامتی سے رخصت لو اور تب میں ان بدمعاشوں کے درمیان سے ہو کے چلا گیا۔

ہیم اور ٹانگ ہیم میں ہو کے شفیلڈ کو گئے اور وہاں گویا ایک گلہ بھیڑوں کے بیچ میں تھا اور لوگ وہاں میتھوڈسٹ لوگوں پر غصے ہو کر ان کے پھاڑ ڈالنے کو تھے بوقت چھ (٦) بجے میں گرجے میں گیا اور جہنم کے دروازے ہمارا مقابلہ کرنے کو مستعد تھے او جس وقت میں پادری ڈیوڈ ٹیلر صاحب کے ساتھ ممبر تھا لوگ بڑا غل مچانے لگے اور کسی فوج کے سردار نے میرا انکار کیا اور لعنت کی مگر میں نے کچھ پرواہ نہ کی بلکہ گاتا گیا تب بدمعاش لوگ پتھر مارنے لگے اور مجھ پر اور کئی ممبروں پر اور کئی ان لوگوں پر جو نزدیک تھے لگے میں نے گھر کے بچاؤ کے وسطے کہا کہ میں راہ میں منادی کروں گا۔اور تمہارے منہ دیکھو گا۔ پس بدمعاشوں کی ساری فوج میرے پیچھے ہولی۔ اور ان کے کپتان نے مجھے پکڑا اور میرے ساتھ بدسلوکی کرنے لگا تب میں نے اسے ایک رسا کا اسے اس مضمون پر دیا کہ فرصت کی بات یا پلٹن کی نصیحت اور اس اور اس میں نے بہت سرگرمی سے جناب بادشاہ جارج کے واسطے دعا مانگی اور انجیل کی منادی بہت کوشش سے کی اور اکثر وہ پتھر میرے منہ پر لگے تب میں نے گناہگاروں ے واسطے جو کہ شیطان کے غلام ہیں دعا مانگی جس بات پر کپتان نے مجھ پر دوڑ کر کہا کہ میں تجھ سے اپنے مالک کی بدنامی کے سبب بدلہ لوں گا۔ اور تلوار کھینچ کر میری چھاتی کی طرف لگائی تب میں نے اپنی چھاتی برہنہ کر کے اس کے آنکھوں آنکھ سے لگائی اور تبسم سے کہا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں اور بادشاہ کو عزت دیتا ہوں۔ تب اس کا چہرہ فی الفور اوداس ہو گیا اور وہ آہ کھینچ کر چپ چاپ چلا گیا اور اس نے کسی سے کہا تھا کہ تم دیکھو گئے کہ میں اپنی تلوار اس کی چھاتی کی طرف لگاؤں گا تو فوراً مردہ دل ہو جائے گا چنانچہ میں اپنی بہادری پر یقین رکھتا تو شاید میرا ویسا ہی حال ہوتا اور ہم بھائی بنٹ صاحب کے گھر دعا کرنے کو لوٹے اور بدمعاش ہی ہمارے پیچھے آئے اور جو کچھ انھوں نے کیا میں نے اس کے برابر کبھی کوئی بدکام نہی دیکھا تھا۔ اور وہ بدمعاش جو میں نے موزر فلیڈ اور کارڈف اور دال سال میں

دیکھے ان کی بانسبت بھیڑیوں کے بچے تھے اور شاید اس کا یہ بھی سبب تھا کہ شفلڑ میں کوئی مجسٹریٹ نہ تھا بلکہ ہر ایک آدمی اپنی مرضی کے موافق چلتا تھا تب اس گروہ نے ارادہ کیا کہ ہم لوگوں پر دعامانگنے کے وقت گرجاگھر گرادیں۔

اور چارلس ویزلی صاحب نے فرمایا کہ ہم پر جلال کا وقت تھا اور ہر نصیحت دل پر لگی اور ہر دعا کا جواب آیا اور خدا کی روح جلیل تم پر بیٹھی اور دوسرے دن گرجا بلکل گرایا گیا یہاں تک کہ ایک دوسرے پر نہیں رہا تب اس نے راہ پر منادی کی تو انھوں نے اتنی بہت تکلیف نہیں دی لیکن انھوں نے کہا اس گھر کو بھی جس میں تم رہتے ہو گرادیں گیں پھر اس نے باہر جاکر لائق نصیحت کی تب وہ چلے گے اور پھر تکلیف نہ دی اور دوسرے دن پانچ بجے اس نے اسف شراکت سے وہ باتیں جو کہ اعمال کے ۱۴ باب کی ۲۲ آیت میں ہیں رخصت لی یعنی شاگردوں کے دلوں کو تقویت دیتے اور نصیحت کرتے تھے ایمان پر قائم رہوں اور کیا ضرور ہے کہ ہم بہت مصیبت کے سبب سے خدا کی بادشاہت میں داخل ہون اوراس نے اپنے روزنامہ یوں لکھا کہ ہمارے دل کی تسلی ہوئی اور آپس میں اکھٹے رہتے اور اس بزرگ خدا کی حضوری جلال کی امید میں خوش وخرم رہتے تھے کہ اس نے ہم کو ایک شیر ببر کے منہ میں سے بچار کھا تھااور ڈیوڈ ٹیلر صاحب نے کہا تھا کہ ضلع تھارپ میں جن کے بیچ میں ہم جانے کو تھے ہمارے پر نہایت غصہ ہیں اور ویسا ہی ان نے کو پایا کہ جس وقت ہم بارلی ہال تک پہنچے تو لوگ گھات میں سے اٹھ کے پتھر اور انڈے اور میل ڈالنے لگے اور میر اگھوڑا اِدھر اُدھر کودا اور کس طرح ان کے بیچو بیچ میں سے چلا گیا لیکن انھوں نے ڈیوڈ ٹیلر صاحب کی پیشانی پر زخم لگایا اور اس سے بہت خون بہا اور میں نے م پیچھے مڑ کے پوچھا کہ کیا بات ہے ؟ کہ کوئی پادری اس طرف کو بغیر بد سلوکی نہیں چل سکتا تب وہ بھاگے اور ان کے سردار نے ان کو دلیری دے کر اور مجھے پتھروں اور ہولناک لعنتوں سے جواب دیا تو میر اگھوڑا خوف کھا کر بھا گا اور کوہ بری سے مجھے لے کر چلا اور دشمن دوڑ کر دور تک میرے پیچھے چلے آئے پر میں نقصان سے بچ گیا۔

بڑی بہادری سے یہ خاص آدمی اس طرح اپنے بھلے کام کیا کرتے تھے اور وہ اپنی زندگی خدا کے سپرد کر کے کسی جسمانی خطروں سے نہیں ڈرتے تھے اور چارلس ویزلی صاحب نے لیڈر شہر کو جاکے ہزاروں پر جو کہ شینت صاحب کے دروازے کے سامنے کھڑے تھے منادی کی اور لوگوں کو خداوند کے واسطے تیار ہوئے پایا اور بعد اس کے خادم الدین نے بھی اس کو بڑی عزت دی اور ہر طرح سے اس کے ساتھ حسنِ سلوک کیا اور پاک ساکرامنٹ لینے میں تقسیم کرنے میں اس کو شریک کر کے اس سے مدد لی اور اسے ان کی مہربانی کے سبب سے تعجب کیا۔تب وہ نبو کیسل کو گیا اور وہاں اس نے صرف عام لوگوں کے واسطے بہت محنت کی بلکہ کلیسیا کو بہت بڑھاہوا پاکر اس کے واسطے نصیحت اور تسلی دی اور نگہابانی کرنے میں اس نے ان کا حال بہت آزمایا اور بدن کی حرکت اور روح القدس کی تاثیروں کے بیچ میں تمیز کر کے ہر ایک کو ترغیب دی کہ اپنے تئیں کتابِ مقدس کے قادر قانون کے مطابق آزمادے تو اس سے ثابت ہوا کہ ویزلی صاحبوں نے بدن کی حرکتوں پر بھروسا نہیں رکھا اور اس وقت کی بابت چارلس ویزلی صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے کبھی کلام کا بیج ایسا پھل دار نہیں دیکھا اور تھوڑی دیر کے بعد جان ویزلی صاحب نے ایک گرجاگھر کی بنیاد ڈلوائی جس کی بابت اکثرو کہا کہ یہ اتنابڑا ہے کہ وہ کبھی تیار نہیں ہو سکے گا پر ویزلی صاحب نے کہا کہ اور طرح کی سوچ رکھتا ہوں کیونکہ یہ گرجا خدا کے واسطے شروع ہوا تو وہ کوئی حکمت اس کے تیار کرنے کو ضرور نکالے گا اور ایسا ہوا کہ اگرچہ بہت تکلیف اس کے سبب سے ہوئی تو بھی وہ بنے گا اور کسی کا نقصان نہ ہوا اور اس سال میں انگلینڈ کے بیچ میں اور اترا اور دکھن میں کئی نئ میتھوڈسٹ کلیسیائیں شروع ہوئیں اور جہاں کہیں یہاں کہی میتھوڈسٹ کلیسیائیں شروع ہوئیں تھی بہت بڑھ گئیں۔ ۱۷۴۳ء میں ویزلی صاحب نے اپنی کلیسائیں جو کہ لندن شہر میں تھیں ایک نیادرجہ کام کرنے والوں کا مقرر کیا اور درجہ بیماروں کا ملاتی ہوئے جس کیٔ بابت وہ یو کہتا ہے کہ اسٹرڈلوگ بیماروں کے سبب بہت تکلیف میں پڑے کیونکہ بیماردن کا شمار بہت بڑ گیا تھا یہاں تک کہ ان کی خبر اسٹرڈ

کو نہیں پہنچی کہ کتنے ان میں سے گزر گئے اور جب کہ انھوں نے ان کی بابت سنا تو وہ اپنا کام نہیں چھوڑ سکتے تھے لیکن جب میں اس سب حال سے واقف ہوا تو میں نے تمام کلیسیا کو اکٹھا بلایا اور ان سبھوں کے سامنے اس حال کا کیا اور ان کو بتلایا کہ اسٹر ڈ لوگ یہ سب کام نہیں کر سکتے سب تمہارے بیچ میں کون اس کام میں یہ مدد کر سکتا ہے اور خوشی سے کرے گا دوسرے روز فجر کے وقت اکثروں نے بہت خوشی سے اس کام کے کرنے کو قبول کیا اور ان کے بیچ میں سے چالیس آدمی جو کہ کریم اور مہربان دکھائی دیتے تھے۔ چن لیا شہر کو تیئیس(۲۳) حصوں میں تقسیم کر کے دو(۲) دو(۲) ان میں بھیج دیئے تا کہ وہ ہر ایک بیمار کے پاس جایا کریں اور ان کے فرائض یہ ہیں کہ پہلے ہفتہ وار وہ اپنے علاقہ میں ہر ایک بیمار کو تین دفعہ دیکھا کریں۔ دوسرے وہ روحانی حال کو دریافت کریں اور ان کے واسطے حکیم بلا کر صلاح لیں چوتھے اگر کوئی محتاج ہو تو اس کو خیرات دیں پانچواں جو کچھ وہ ان کے واسطے کر سکتا ہو وہ کرے چھٹے ہفتہ وار اپنا حساب اسٹر ڈ کو دے اور میں نے معائنہ کیا کہ ہم پہلے کلیسیا کے نمونے پر ٹھیک ٹھیک جیتے ہیں پہلے خادم کو جس کا ذکر اعمال ۔۔۔۔باب اور اس کی ٦ آیت میں مندرج ہے کس کام کے واسطے مقرر ہوئے اور خادموں کی جوروؤں جس کا ذکر پہلے تمطاؤس کے ۳باب کی ۱۱ آیت میں مندرج ہے۔ کس کام کے واسطے ہیں اور میں نے ان کے واسطے سوائے ان کے اور کوئی قانون مقرر نہ کیا۔ پہلا قانوں روحوں کے واسطے کام کرنے میں صاف بولو اور ایمان سے بھی۔ حلیم اور کریم اور صابر ہو۔ تیسرے جو کچھ کہ بیماروں کے واسطے کروں تو صفائی سے کرو۔ چوتھے نازک مزاج مت ہو۔ اور وہی سال ویزلی صاحب کی زندگی میں مشہور تھا اس بات کے سبب سے کہ وہ ایک گروہ کے دیوانہ اور غضبناک بدمعاشوں سے بچ گیا اور اس بھیڑ کے جمع ہونے کا یہ سبب تھا کہ دس بڑے خادم الدین نے ویزلی صاحب اور میتھوڈسٹ کے لوگوں کے برخلاف ایک واعظ کیا تھا اور اکثر ایسا نہ ہوا کہ مجسٹریٹ صاحب کے گرہوں کو میتھوڈسٹ لوگوں کا سامنا کرنے کو فراہم کیا اسف عہد پر کہ ہم اپنی کلیسیا اور ملک کی عزت کرتے ہیں۔ دبنس بری اور داسٹین اور وبسٹ بڑا مجمع میں بدمعاشوں نے خادم الدین اور مجسٹریٹ سے تقویت پا کر میتھوڈسٹ لوگوں کے ساتھ بڑی شدت سے بدسلوکی کی اور لڑکے بھی مارے اور سنگسار کیے گئے اور میل سے ملائے گئے اور ان کے گھر زبردستی سے کھول لیے گئے اور ان کے مال خیرات کیے گئے اور چھین لیے گئے تب ویزلی صاحب فوراً ان کی تسلی کرنے گیا اور ایک روز دوپہر کے وقت وبنس بری میں بے تکلف اس نے منادی کی بلکہ شام کے وقت بدمعاشوں نے گھر کو گھیر لیا اور اس کے ہلاک کے واسطے ہر طرح کی کوشش کی مگر وہ خدا کے فضل سے بچ گیا اور ناڑ تنگ ہیم میں چارلس ویزلی صاحب اس کا بھائی اس کو ملا جس نے اپنے روزنامہ میں اس ملاقات کی بابت ایک بات لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ویزلی دلوں میں شک وشبہ کی روح رہتی تھی اور وہ بات مذکور یہ ہے کہ میرا بھائی شیر ببر کے منہ سے بچایا ہوا آیا اور اس کا کپڑا پھاڑا ہوا تھا۔ وہ مسیح سپاہی کیسا معلوم ہوا؟ اور وبنس بری اور ڈالسٹن اور دال سال کے بدمعاشوں نے اس کو مار ڈالنے کا ارادا کیا تھا اور کئی گھنٹے تک اِدھر اُدھر اس کو لیے پھرنے کی اجازت پائی تھی۔ لیکن اس کا کام ختم نہیں ہوا اور اگر ایسا ہوتا تو وہ ان روحوں کے ساتھ جو مسند کے پیچھے ہیں شامل ہوتا اور چارلس ویزلی صاحب نے اپنا پہلا سفر کانوال کا کیا۔ اور اس کے بھائی چارلس نے ان کم بختوں پر کرم کیا جیسا کہ جان ویزلی صاحب نے ان کنگز وڈ اور اسٹافرڈ کے کوئلہ والوں رحم کیا تھا اور اس سے پیشتر وہ کانوال کو گیا اور اس نے کئی جگہوں میں گروہوں بیچ میں جو شفیلڈ کے بدمعاشوں کی برابر والے تھے منادی کی اور اگست مہینے میں جان ویزلی صاحب گیا تو اس نے ایک چھوٹی کلیسیا پائی اور اس نے بڑی خوشی سے قبول کیا سسبٹی ایک جڑ ہوئی جس سے اس نے بڑی خوشی حاصل کی اور بہت جماعتیں شروع ہوئیں جو کہ اس وقت سے آج تک شمار میں بڑھتی اور پھیلتی رہیں وہ تین ہفتے وہاں رہا اور کئی جو بہت آباد تھیں اس نے ایسی بڑی تاثیر سے ان میں منادی کی جو کہ آج تک قائم رہی اور مثل کانوال کے کسی جگہ میں میتھوڈسٹ کے طریقے ایسے طریقے جاری نہ ہوئے اور کانوال کے لوگ بے وفا نہ تھے جب کہ اس نے اپنا سب سے پچھلا سفر ان کے پاس کیا تو وہ ایسے خوش تھے کہ لوگ گاؤں اور گھروں میں سے اس کے دیکھنے کو آئے تھے۔ اور سر گروہ فوج کے موافق وہ

اس کو گاؤں گاؤں کی سیر کراتے تھے اور دوسرے شہر کلیسیاؤں کے پادری لوگ بھی ستائے گئے سنتابرین ان کا گرجاگھر گرایا گیا اور ایک پادری اور تین اشخاص پکڑوائے گئے اور فوج میں بھیجے گئے اور بہترے پتھرائے گئے اور ان پر میل پھینکا گیا اور ہر طرح کی بد سلوکی سے وہ ستائے لیکن تو بھی ان کا نمونہ پرہیز گاری اور دینداری اور حلیمی میں بنارہا اور فقط کانوال ہی میں نہیں بلکہ اور جگہوں میں بھی مجسٹریٹ صاحبوں نے پادریوں کو پکڑوا کر فوج میں بھیج دیا اور اس وقت کے قریب جان ٹیلس صاحب اور طامس بیرو صاحب اس کام کے واسطے بھیجے گئے اسی اکیلے قصور کے سبب سے کہ وہ اپنے لوگوں کو توبہ کرنے کو بلاتے تھے۔ اور جان ٹیلس صاحب کی بہادری برداشت کرنے میں مشہور ہے اور طامس بیرو صاحب اگرچہ اپنے دشمنوں سے نہ ڈرا تو بھی اس کا بدن بیماری سے ضیف ہو گیا اور نوح کا نسل کے شفاخانے میں بھیجا گیا اور وہاں وہ ہر وقت خدا کا شکر کرتا رہا۔ اور بخار زیادہ ہوا اور اس نے فصد کھلوائی اور اس کا ہاتھ سوج کر کاٹا گیا اس کے خدا نے اس کی آزادگی پر مہر لگا کر اسے آسمان پر بلا لیا اور اسٹافروڈ میں ہلڑ جاری رہے اور دال سال اور دالیسٹن و تبریزی اوباش لوگوں جو کہ ایک بڑے آدمی کے مزدور تھے اپنی خوشی سے میتھوڈسٹ لوگوں کے گھروں کو رات یا دن کو توڑ ڈالتے تھے۔ اور نقد اور جنس چھین لیا کرتے تھے اور اسباب خراب کیا کرتے تھے اور آدمیوں کو مارتے اور عورتوں بے عزت کرتے رہے اور انھوں نے کہا ہم ایک میتھوڈسٹ کو جو انگلینڈ میں مار ڈالیں گے۔ اور اسی طرح بادشاہ کی بادشاہ کی دیانتداری اور فرمانبرداری رعیت آٹھ مہینوں تک بد سلوکی کو برداشت کرتی رہی تب اخبار میں وہ بدنام ہوئے اور کئی منادی کرنے والوں نے بھی بد سلوکی سہی یہاں تک بعض زندگی بھر لنگڑے ہوئے اور بعض بلکل ہلاک ہوئے سنتادس ہامین صاحب کی اور شمس صاحب کی محنت کے سبب لوگ بہت ناراض ہوئے مگر یہ دونوں بھائی مذکور دینا کے آخر تک مشہور ہونے کے لائق ہیں۔

مبارک دونوں جب تک میری تصنیف ہے تب تک تمہاری شان قائم رہے گی۔ اور ماہ اگست ۱۷۴۴ء میں ویزلی صاحب نے اپنے پچھلے واعظ آکسفرڈ ویورپین بیان کی اور وہاں چارلس ویزلی بھی موجود تھے اور اس نے روز نامہ میں اس واعظ کی بابت لکھا کہ میرے بھائی نے بڑی جماعت کے سامنے اپنی گواہی دی اور کہا کہ میں نے ایسی سنجیدہ جماعت کبھی نہیں دیکھی کیونکہ انھوں نے بات بھی جانے نہ دی۔ اور کئی کالج کے پریذڈنٹ صاحبان تمام وقت کھڑے ہو کر اپنی آنکھیں اس پر لگاتے رہتے اور ایسی درست تعلیم برداست کرسکتے تو اس کے واعظ کے ذریعے سے بڑی برکت ان پر ہوتی اور ویسٹبل جیمس لار نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے واعظ تفسیر کی جس کو اس نے لفافہ میں بند کر کے فوراً بھیج دیا اور ویزلی صاحب نے آپ اسکی بابت یوں لکھا کہ میں ان آدمیوں کے خون سے بے گناہ ہوں میں نے اپنی روح کو بلکل بچایا اور اس کے کرنے بہت خوش ہوں اور اپنی تاریخ پر کہ جس پر سو(۱۰۰) برس پیشتر کے قریب ہوا اور دو ہزار خادم الدین اور چمکتی ہوئی روشنی ایک دم سے پہنچی۔

لیکن میرے اور ان کے کہ بیچ کیا بڑا فرق ہے؟ کہ وہ اپنے گھروں میں سے اور سارے مال میں سے جو وہ رکھتے تھے جدا کیے گئے مگر صرف اتنا نقصان اٹھاتا ہو کہ ہدر ایک جگہ سے منادی کرنے سے روکا گیا اور بھی عزت کے طور پر ہے کیونکہ مدرسوں نے مقرر کیا ہے کہ جب میری فرصت پیش آئے تو تو وہ اور کسی کو منادی کرنے کو بلائے گے اور اس کے واسطے مزدوری دیں گوے اور انھوں دو دفعہ ایسا ہی کیا اس وقت تک کہ میں مانے اپنے رفیق ہونے کی ازجات ان کو پھر دی پادری جیمس ارسکن صاحب اور پادری اور پادری جان ویزلی صاحب کے بیچ میں خط و کتابت ہوئیکہ جس کا ذکر بیان نہ آئے گا۔ پہلا سالیانہ کانفرس بماہ جون ۱۷۴۴ء کو بمقام شہر لندن جمع ہوا اور میتھوڈسٹ کلیسیا انگلینڈ کے کئی جگہوں پر لگائی گئی تھی بہترے پریچر جو کہ پیش گار اور مدد گار سے مشہور تھے ویزلی صاحب کے حکم کے بموجبکام پر مقرر ہوئے اور خادم الدین بھی دینِ حق کے شعلہ جلانے کے لیے لیڈر ہو کے مدد دیتے درہے اور اس کام چلانے کے لیے ویزلی صاحب نے انگلینڈ ملک کو کئی علاقوں میں جو کہ سرکٹ کہلاتی ہیں تقسیم کیا ہے اور ان میں لوگ بھیجے تھے

جو کہ ان مقرر وقتوں پر اور جگہوں کو بدل لے۔ اور سپر نٹنڈ نٹ یا حاکم اس کے ویزلی صاحبان تھے اور اس سالانہ کام میں ان کو اجہی فرصت ملی وہ آپس میں تعلیم اور دستوالعمل اور ہر ایک بڑی بات پر گفتگو کریں تا کہ ایک یہ بات بولیں اور ایک ہی دستور پر چلیں اور وہ جانوں کے موافق ترغیب ترتیب کرنے کے قانون ٹھہرادیں اور آنے والے سال کے واسطے پریچروں کا کام بتلادیں اور انھوں نے آپس میں صلاح کی کہ خدا کا کام کس طرح سے زیادہ پھیل جائے اور بڑھ جائے اور سب کام نہ کہ مقرر کیے ہوئے بندوبست کے مطابق بلکہ قدم بقدم حال کے لزوم کے مطابق چلایا جائے گا اور انھوں نے دنیا کی نجات کے واسطے کام کرنا سب سے بڑا عمدہ اور عزیز جاننا اور اپنی رائے اور اندیشہ اس سے چھوتی سمجھی جب کہ اس کانفرنسکی یادداشت سے معلوم ہوئی اور انھوں نے اسف وقت بھی سوچا کہ شاید ہمارے مرنے کے بعد یہ کلیسیا بڑی سے جدا کی جائے گی اور اس کی بابت دعا کے ساتھ باتیں کی اور یہ باتیں ٹھہرائیں کہ ہم اپنے مقدور بھر کوشش کریں گے کہ ایسا حال ہمارے گزرنے کے بعد کبھی نہ ہوئے مگر ہم بڑے انجام کے ڈر سے لوگوں کی جان بچانے کی فکر تا ابد نہ کھوئیں گے اور اس اور بات پر ویزلی صاحب اپنی عمر بھر قائم رہا فقط۔

جان ویزلی صاحب کا حال

باب ہشتم

۱۷۴۵ء میں چارلس ویزلی صاحب لندن اور بریسٹل اور ویلز میں دورہ کرتا رہا مگر اس کا بیان نہیں لکھا گیا اور دوسرے سال کے شروع میں وہ شہر پلتہ کو یہاں واہٹ فیل صاحب نے ایک کلیسیا شروع کی تھی گیا ضلع کانوال کئی جگہ بہت فائدے کے ساتھ منادی کی اور بہت ستایا گیا پر اس کے سفر کی بابت بہت شکر کے ساتھ سوچ کیا تب اس نے وہ مشہور گیت بنایا جس کا شروع ہے الحمد اللہ وغیرہ اور کبھی بھی مجسٹریٹ صاحبوں سے اور خادم اور اوروں سفے تقویت پا کر ان کو بہت ستایا اس پریذڈنٹ صاحب کی جگہ چارلس ویزلی صاحب کے ساتھ جا کر ستایا گیا مگر بہت دلیری اور محنت سے چارلس ویزولی صاحب نے اس تمام منادی کی اور اسفی سبب سے بدسلوکی اٹھائی کہ کئی دفعہ بڑی مشکل سے اس ک جان بچ گئی اور جان ویزلی کا کام جو اس نے ان دو برسوں میں کیا تھا اس روزنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۷۴۵ء وہ لندن اور بریسٹل شہروں میں اور ان کے آس پاس گاؤں کام کرتا رہا اور ماہ فروری میں اس نے ایک بڑا سفر نیو کیسل تک کیا جس میں اس نے بہتری جگہ منادی کی اور ملک کے جاڑے موسم کے خطرے سہے اور اس نے لکھا ہے کہ میں نے پیشتر بہتری مرتبہ سفر کیا ہے مگر اس کی برابر کبھی نہیں کیا تھا اوٗ کیونکہ آندھی اور اولہ اور منیہ اور برف وغیرہ مجھ پر زور سے پڑے خدا کرے کہ وہ دن پھر نہ لوٹے اور اسی سبب سے پھر کبھی نہ ہوا شہر نیو کیسل میں ایک نے اپنے تیئں میری بدسلوکی کرنے کا مشہور کیا تھا میں نے دریافت کر کے معلوم کیا کہ اس نے اوروں کو بھی شروع سے ستایا تو میں نے اس کو یہ چٹھی لکھ بھیجی رابرٹ ینگ میں تم کو جمعہ کے دن سے پیشتر دیکھنے کا منتظر ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ تم اپنے تیئں گناہگار جانتے ہو ورنہ میں تم کو کل کی بدسلوکی کے سبب بہت مہربانی کر کے مجسٹریٹ صاحب کے پاس بھیج دوں گا میں تمہارا سچا دوست ہوں جان ویزلی اور چٹھی بھیجنے کے دو تین گھنٹے بعد رابرٹ ینگ جان ویزلی صاحب کے پاس آیا اور اپنے قصور کا مقرر ہو کر وعدہ کیا کہ پھر ایسا نہ کروں گا تب ویزلی صاحب کے لزام محبت نے بہت تاثیر کی کہ جس کے ذریعے سے ایک گروہ کا گناہ چھپایا گیا اور جب کہ وہ نیو کیسل میں رہا اس نے اپنا فیصلہ جو کہ میتھوڈسٹ لوگوں لوگوں اور حکومت کی کلیسیا کے بیچ میں جل رہا یوعں لکھ کر کلیسیا کو بھیج دیا مقام نیو کیسل میں۔

ماہ مارچ ۱۷۴۵ء میں پہلے (۱) سات برس ہوئے کہ جب سے ہم لوگ منادی کرنے لگے کہ آدمی محض ایمان لانے سے نجات پا سکتا ہے دوسرے (۲) اس تعلیم کی منادی کرنے سے ہمارے برخلاف گرجا گھر بند کیے گئے تیسرے (۳) جب ہم نے خاص گھروں میں موافق فرصت کے منادی کی اور جب بہت سے آدمی آنے لگے تو یہاں تک کہ ان کے واسطے گھروں میں جگہ نہ رہی تو ہم نے باہر منادی کی چوتھے (۴) اس کام کئے مذکور سبب سے خادم الدین نے ہمارئے خلاف رسالوں اور اخباروں میں چھپاوا اور ہمیں فتوری اور خارجی کہا پانچویں (۵) وہ جو اپنے تیئں گناہگار جانتے تھے ہم سے عرض کیا کرتے تھے۔ کہ ہم کو صلاح اور نصیحت دو تا کہ ہم آنے والے غضب سے بھاگنے کی راہ پہچانیں اور ہم نے ان سے کہا کہ اگر تم سب کسی ایک مقررہ وقت پر آوٗ تو ہم تم کو صلاح اور نصیحت دیں گے۔ چھٹے (۶) اس کام کے سبب خادم الدین نے گرجا گھروں میں کہا اور اخباروں میں چھپوایا کہ ویزلی صاحب اور ان کے ہم راہی نے روم کیتھولک کی تعلیم سکھلاتے ہیں اور کلیسیا اور حکومت کے برخلاف صلاح باندھتے ہیں۔ ساتویں (۷) ہم کو معلوم ہوا کہ کئی جو ہمارے پاس آیا کرتے ہیں سیدھی چال نہیں چلتے تب ہم نے فوراً ان کو اپنے پاس آنے سے منع کیا۔ آٹھویں ہم نے ان کو جو اورں

سے سنجیدہ اور سیدے تھے نگہبان رکھا تا کہ وہ دیکھیں کہ وہی انجیل مطابق چلتے ہیں یا نہیں۔ (۹) کئی بشپ صاحبوں نے گفتگو کی کہ اور گرجے میں ہمارے بر خلاف باتیں کیں۔(۱۰) یہ حال دیکھ کر اور خادم الدین تقویت پا کر ہمارے بر خلاف بد معاشوں کو ابھارنے لگے کہ ہم کو بد معاش اور پاگل کہیں۔ گیارہویں (۱۱) لوگوں نے اسٹافروڈ اور کانوال اور جگہ میں اور اور جگہ میں اسی طرح سے بد سلوکی۔ بارہویں (۱۲) وہ اب تک ویسے ہی کیا کرتے ہیں اگر مجسٹریٹ ان کو زور دیتے تو یہ فیصلہ ہمارے اور خادم الدینوں کے بیچ میں ہے۔ اب ہم کیا کریں اور آپ لوگ جو ہمارے بھائی ہو کیا کرو گے کہ یہ جھگڑا درست ہو اگر ایسا میل ہمارے بیچ میں ہو تو بہت درست ہے کہ تا کہ ہم سب ایک فوج کے موافق شیطان کا مقابلہ کریں ہم کو فرمائیں اور کہ جو کچھ ہم صاف دل سے کر سکتے ہیں ضرور کریں کیا آپ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم ادپنی تعلیم کو چھوڑ دیں یا کہ ہم کسی اور کی تعلیم کی منادی کریں ہم سوچتے ہیں کہ تم یہ نہیں چاہتے ہو کیونکہ ہم صاف دل سے یہ نہیں کر سکتے دوسرے (۲) کیا تم چاہتے ہو کہ ہم بیچ گرہوں یا باہر منادی کرنا چھوڑ دیں اگر ہم یہ کریں تو ہم منادی نہیں کر سکتے۔ اور تیسرے (۳) کیا تم چاہتے ہو کہ ہم ان کو ہمارے پاس آتے ہیں نصیحت اور صلاح نہ دیں یعنی ان کو اپنے پاس آنے سے منع کریں ہم صاف دل ہو کر اس کو نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارے نزدیک بہترے ہلاک ہو جائیں گے جن کا خون کا بدلا ہم سے لیا جائے گا۔ چوتھے (۴) کیا تم چاہتے ہو کہ ہم ان کو یک بیک صلاح دیں کہ ان کے شمار کے سبب سے ناممکن ہے۔ پانچویں (۵) کیا تم چاہتے ہو کہ ہم ادن کو جو سیدھی چال نہیں چلتے اپنی سستی میں شریک رہنے ہیں ہم اس کو بھی صاف دل ہو کے نہیں کر سکتے کیونکہ بری صحبت اچھی عادتوں بگاڑتی ہے۔ (۶) کیا تم چاہتدے ہو کہ ہم کلاس لیڈر کو جنھیں ہم نے اوروں کی نگہبانی کرنے کے لیے رکھا ہے موقوف کریں اور ہم کریں تو وہ جو بدکار ہیں اور ان کے ساتھ مل جائیں جن کا انجام برا ہو گا۔ (۷) کیا تم چاہتے ہو کہ بشپ اور خادم الدین کے سامنے تکریم سے اور خادم الدین کے سامنے ادب کے ساتھ چلیں یہ ہم خدا کے فضل سے کر سکتے ہیں اور ضرور کریں گے اور اگر تم ہم سے پوچھتے ہو کہ تم ہم سے کیا چاہتے ہو تو ہمارا جواب یہ ہے کہ اگر ہم تمہارے نزدیک بگڑی تعلیم سکھلاتے ہیں اور تمہارے دلوں کوئی شک و شبہ ہماری بابت ہے تو ہم نہیں چاہتے کہ تم کو اپنے گرجوں میں منادی کرنے کی اجازت دو مگر جو کوئی یہ پوچھتا ہے کہ ہم لوگوں کو خدا کی تعلیم کرتے ہیں اور وہ ہماری بابت شک نہیں رکھتا تو ہم چاہتے ہیں کہ وہ کسی سے خوف نہ کھائے اور ہم کو اپنے گرجے میں منادی کرنے کی اجازت دے۔

دوسرے ہم نہیں چاہتے کہ کوئی جس کے نزدیک ہم لوگ کافر یا خارجی ہیں اور جو ہمارے بر خلاف بولتا اور جھانکنا حق اور ٹھیک سمجھتا ہے تو بولنے یا جھانکنے سے پرہیز کرے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہر کوئی منصفی کرنے سے پیشتر تو سنے خواہ پڑھے اور خدا سے روشنی مانگے اور تب منصفی کرے تو ہم خوش ہوں گئے۔ تیسرے (۳) اگر ہم رومن کیتھولک یا خارجی یا بدکار ثابت کیے جائیں تو ہم طرف داری یا تسلی نہیں چاہتے کہ تم ان باطل کو جو نادان ولوگ ہماری بابت کہتے ہیں سنو اور ان کو نہ سناؤ بلکہ مقدور بھر ان کو روکو۔ چوتھے (۴) ہم ان سے جو کہ کلیسیا کے مختار ہیں غرض اور عزت اور ے ترقی نہیں چاہتے مگر ہم یہ تین باتیں چاہتے ہیں بھلا کوئی ہماری نالش کرے تو تم ہم کو جواب دینے کی اجازت دو۔ (۲) دوسرے تم اپنے طرف داروں روکو تا کہ وہ ہمارے بر خلاف اوباشوں کو نہ ابھاریں کیونکہ وہ منصفی نہیں کر سکتے ہیں۔ (۳) تیسرے تم کوشش کرو کہ ہر ہلڑا اور بلوہ موقوف ہو کیونکہ وہ ہمیشہ کلیسیا اور بادشاہت کا نقصان کرتے ہیں اب یہ کام مذکورہ صاف دل سے کر سکتے ہو اور جب کہ جب کہ تم کام نہیں کرتے تو یہ مخالف جو کہ ہمارے درمیان میں ہے تمہارے طرف ہو ان باتوں سے معلوم ہوا کہ ویزلی صاحب ان باتوں سے کچا کچا گھبراتا تھا ان کے ذریعے سے ایک اور گروہ ان کے طلبہ کے بیچ میں بن گیا کیونکہ وہ حکومت کی کلیسیا کا خادم الدین ہونا چاہتا تھا پر وہ اس کے ساتھ کام نہیں کرتے تھے۔ اور وہ دیر تک نیو کیسل میں رہا اور شہر لنکن اور شہر یارک اور لنکا میں رہا۔ اور چھ (۶) شہروں میں منادی کرنے کے لیے دورہ کیا اور دکن کی طرف روزبری کو گیا یہاں پر پیشہ

بہت بگڑا ہوا تھا اور بلا تکلف ان کے واسطے منادی کی اور پھر یار ننگ ہیم کو گیا اور وہاں کے لوگوں نے اس پر پتھر اور میل پھنکے اور وہ لندن کو لوٹا اور گمی کے موسم میں وہ کانوال کو گیا یہاں ڈاکٹر بالس اس ملک کے سر دار نے اپنے مجسٹریٹ کے اختیار کا فخر کر کے تر تنی سے میتھوڈسٹ لوگوں ستایا تھا اور اس نے حکم دیا تھا کہ لنکس۔۔۔۔جو کہ کئی جگہوں میں منادی کر تا پکڑ وایا جائے اور لڑائی کے جہاز پر بھیجا جائے مگر جہاز کے کپتان نے اس کو قبول نہ کیا پھر ڈاکٹر پالس صاحب کے حکم سے ایک دیندار اور نیک بخت کوئلے والا مع اپنی بی بی اور سات لڑکوں کے فقط اس سبب سے قید ہوا کہ اس نے کہ تھا کہ میرے گناہ معاف ہوئے اور آخر ش۔۔۔۔سر گرم دشمن نے ویزلی صاحب کے بھی پکڑوانے کا حکم دیا پر اس کو ایسا کوئی نہ ملا کہ جو اس حکم کو بجالاتا اور ویزلی صاحب کانوال یہاں کہ اس کی منادی بہت فائدہ مند تھی۔۔۔۔کو گیا اور اس وقت کونٹ زمرن ڈاف نے جو بہت اچھا آدمی تھا ان میتھوڈسٹ آدمیں سے خوف کھا کر کہ وہ اپنا سر دار اسے مانے گے تو اس کے جواب میں ویزلی صاحب نے فرمایا کہ بہت کچھ کریں گے لیکن ایسا ہر گز نہ ہو گا او۔ پھر اتر کی طرف دورہ کرنے لگا اور ار تھ پت میں ڈاکٹر ددرج سے ملاقات کی اور اس وقت ویزلی صاحب اکثر رسالوں کے لکھنے اور چھپوانے میں مشغول تھا جن میں سے ہزارہا تقسیم ہوگئے اور جب کہ وہ اس سال لندن میں پھر اس کام میں مصروف ہوا پہلا شخص تھا جس نے اپنے ہم جنسوں کے لیے اس طرح کا کام کیا اور اس وقت کی سوسائٹی میں جو کہ ٹریکٹ سوسائٹی کہلاتی ہے نرمی سے ویزلی صاحب کے نمونے کے مطابق ہزاروں رسالے تقسیم کیے اور لاکھوں آدمی فائدہ مند ہوئے اور ۱۷۴۶ء پہلے دنوں میں ہم ویزلی صاحب کت روزنامہ میں یہ باتیں پاتے ہیں کہ اس نے لکھا ہے میں بریسٹبل کو گیا اور راستہ میں لارڈ لنگ صاحب کی تصنیف کو پہلے کلیسیا کے بیان میں پڑھا اور اگر چہ میری تعلیم اور طرح سے ہے تو بھی میں یقین کر تا ہوں کہ اس کتاب کا بیان ٹھیک اور سچ ہے لیکن اگر ایسا ہی ہے تو بشپ او سیس ایک ہی عہدہ ہے۔ اور ہر ایک مسیح کی شراکت ایک ہی کلیسیا ہے۔ اور ۱۷۴۵ء کو سالانہ کانفرنس میں پوچھا گیا کہ تھا کہ اسقفی پابسٹرین یا انڈی پینڈٹ کس کے طور پر ان میں سے کسی کی حکومت کرتی عقل کے موافق ہے جواب کلیسیا کی حکومت یوں شروع ہوتی کہ مسیح کسی کو انجیل کی منادی کرنے بھیجے اور کئی اس کی سنیں اور توبہ کریں اور انجیل پر ایمان لائیں تب وہ جانیں گے کہ جس نے انجیل کی باتیں ان کو سنائیں ان کا نگہبان اور راہنما ہے تا کہ وہ ترقی پاتے ہوئے راستبازی کی راہوں میں چلیں تو ان کا حال یہ ہے کہ وہ ایک جماعت ہے سوائے پادری کے اور کسی کلیسیا کے اور آدمی کے اختیار میں نہیں ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد کئی اشخاص کہ جنھوں نے اور جگہ اس کی منادی سنی ہے تو اپنے اس منادی کرنے اور تسلی دینے کو بلایا اور اس نے قبول کیا اور جب تک کہ وہ اپنی پہلی جماعت کے خاص و عام سے نہیں پوچھے گا اور ان کے واسطے ایک لائق راہنما اور نگہبان مقرر نہیں کر چکے گا تب تک وہ ان کو نہیں چھوڑے گا اور اگر با اقتضا خدا اس جگہ میں چند جماعت مقرر ہو جائے تو خادم الدین ویسا ہی اس جگہ میں کلیسیا بناتا ہے اور راہنما مقرر کر تا ہے اور یہ راہنما ڈیکن یا کلیسیا کے خادم ہوتے ہیں اور اپنے پہلے پادری کو اپنی کلیسیا وَں کا باپ اور گڈریا جانتے ہیں اور یہ جماعت خود مختار نہیں ہوتی کیونکہ وہ ایک ہی گڈریا رکھتی ہے اور جب جماعت بہت بڑھ جائے اور ان ڈیکن کی مدد کرنے کے واسطے اور ڈیکن یا مدد گار کی ضرورت ہو تو وہ پہلے ڈیکن قصیص ہو جاتے ہیں اور پہلا خادم الدین سبھوں کا بشپ یا سر دار یا گڈریا ہو جاتا ہے اور اس کتاب مر قوم سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ ویزلی صاحب نے اپنے منادی کرنے والوں کو جو اس نے شروع سے بھیجے تھے قدیم تواریخ اور پہلی کلیسیا کی رسموں کے موافق خادم الدین اور قصیص سمجھا اور اس نے اپنے تئیں کتاب مقدس کے موافق ایک بشپ سمجھا اور لارڈ کنگ صاحب کی تصنیف پڑھنے سے اس رائے پر قائم ہو گیا اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ ویزلی صاحب کی پہلی کانفرنس میں ایک دن تک وہ ڈسپلین کی بابت صلاح لیتے رہے اور ویزلی کے طریقوں پر یعنی اس کی جماعت بنانے اور پریچر بلانے پر کہ جس سے ایک خاص گروہ بن جائے باتیں کرتے رہے اور پھر کلیسیا کی حکومت پر بہت باتیں کی اور کانفرنس میں جو کہ ۱۸۴۴ء میں ویزلی صاحب کے بلانے کے موافق جمع ہو رہے تھے وہ باتیں جو کہ کلیسیا کی حکمرانی کی بابت مر قوم ہوئی

تھیں ٹھہرائی گئی۔ یہاں پر صرف ایک سوال ہے۔ کیا کوئی جو کہ کلیسیا کی تعلیم پر نہیں رکھتا اور اس کا شریک ہے تو اس کلیسیا کا روحانی حاکم ہو سکتا ہے ؟جواب ہم سوچتے ہیں کہ اگرچہ بادشاہ کے حکم سے ظاہری حاکم کی باتوں میں ہو تو بھی وہ روحانی حاکم نہیں ہو سکتا۔ سوال: کیا انجیل میں جو کلیسیا لفظ درج ہے اس کے معنی ایک جماعت ہے ؟جواب ہاں !یاد نہین کہ لفظ انجیل میں کوئی اور معنی رکھتا ہے۔ سوال: تو انجیل سے حکومت کی کلیسیا ثبوت ہے یعنی کس طرح سے ثابت ہوا؟جواب: ہمارے نزدیک انجیل میں حکومت کی کلیسیا جاری کرنے کے واسطے کوئی نہیں بلکہ وہ حکومت کا ایک بندوبست ہے۔ سوال: کیا ان تین عہدوں کا بیان انجیل میں مندرج ہے ؟ جواب: رسولوں کے وقت مسیحی کلیسیا میں رواج تھا۔ کیا تم قائل ہوئے کہ خدا نے ٹھہرایا کہ ہر زمانے میں تمام کلیسیا کے بیچ میں یہ تین عہدے ویسے ہی ہیں ؟جواب: ہم ایسے قائل نہیں ہو سکتے کیونکہ ہم کتاب مقدس میں ایسا حکم نہیں پاتے۔ سوال: ایسا بندوبست حکومت کی کلیسیا کے واسطے ضرور ہے تو وہ کلیسیا جو اور ملکوں میں جاری ہے کہاں جائیں گی ؟جواب: وہ ضرور مسیح کی کلیسیا کا کوئی حصہ ہے یہ بات محض بے وقوفی ہے۔ سوال: کس زمانہ میں انگلینڈ کی کلیسیا نے بتلایا کہ اسقفی حکومت الٰہی ہے ؟جواب: ملکہ الزبت کی حکومت کے بیچ میں پیشتر سب بشپ قصیص اوروں کے ساتھ جو کہ بشپ ہاتھوں مخصوص نہیں کیے گئے تھے کلیسیا کے ساکرامنٹوں میں شریک تھے۔ سوال: کیا کلیسیاؤں میں متفرق بندوبست کا ہونا ضرور ہے ؟جواب: ہاں ضرور ہے کیونکہ آدمیوں کی لیاقیتں اور فضلیتیں متفرق ہیں اور عہدہ اور عہدہ دار بھی تبدیل ہو جائیں۔ سوال: کیا سبب ہے کہ انجیل میں حکومت کا بندوبست مقرر نہ ہوا؟ خدا نے اپنی دانست میں خیال کیا کہ آدمیوں کا حال بدلتا رہے گا اور ہمیشہ متفرق ہوں گے۔ سوال کیا کلیسیا کی حکومت کا لبیسٹن وقت کے پیشتر ہوا موافقت کا ذکر یا خواہش ہوئی ؟جوادب یقین ہے کہ ایسی بات کا ذکر نہ ہوا اور آدمی صرف خدا کا کلام دیکھتا ہے تو اس وقت بھی اس کا ذکر ہوتا ہے اس سے صاف ثابت ہوا کہ کہ ویزلی صاحب نے شروع سے بہت سوچ کرکے او بہت صلاح لے کے اپنے آگے کے کام کی بنیاد ڈالی اور اس نے معلوم کیا کہ اپنے لوگوں کے واسطے پادریوں کو مقرر کرنے اور ان کی حکومت کا بندوبست کرنا چاہیے۔ اور اس نے دیکھا کہ اگر ان کے واسطے ان باتوں کا بندوبست نہ ہوا وہ اپنی روح کو بچانے میں بے مدد رہیں گے۔ اس سبب سے اس نے باتوں بہت سوچا کہ اور جب کہ اس نے دیکھا کہ بائبل میں کسی طرح کی حکومت جاری نہیں کی گئی تب اس نے خوشی سے ان کے واسطے جو خدا نے اس کے وسیلہ سے ملایا حکومت کا زبردست مقرر کیا اور ان کے واسطے پادریوں کو بلایا اور ان کو مخصوص کرکے بھیجا پر اپنے لوگوں کی ضرورت سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔ اور چارلس ویزلی صاحب بھی جو کہ ان سالانہ کانفرنس میں شریک تھا۔۔۔ ویزلی صاحب کہتا تھا اور بہت برداشت اور مہربانی سے ان کو استعمال میں لایا تھا لیکن اگر وہ گناہ دیکھتا تو بہت سرگرمی اور چالاکی سے اس کو نکالتا۔ اور ماہ مارچ ۱۷۴۶ءسنہ ام بارمنگ ہیم کو گیا اور کلیسیا کی بابت کہا کہ میں دیر تک اس کلیسیا کے بے پھل ہونے کے سبب شک میں رہا تھا مگر اس وقت دریافت کرنے سے بہت جلد معلوم ہوا کہ اس کلیسیا میں اتنے بہت شریک تھے جو بے کار یا گناہگار تھے کہ خدا کی برکت ان پر نہیں رہ سکتی تھی تو میں نے اس کام کو جلد اس طرح سے ختم کر دیا کہ سب جو قائم نہ تھے یکدم سے خارج کیا اور صرف وہ جو دل و جان سے اپنی روح بچانے کی کوشش کرتے تھے کلیسیا میں رہنے دیئے اور جب وہ پھر لندن کو لوٹا تو کئی آدمی جو اپنے تیئں ہی مشہور کرتے تھے اس کو ملے جن کی بابت ان نے کہا کہ وہ لاٹن زبان میں بولنا چاہتے ہیں مگر ٹھیک نہیں بول سکتے جس سے معلوم ہوا کہ وہ اپنا کام نہیں جانتے تھے اور اس وقت کے بعد وہ گرمی کے موسم میں برسٹبل اور ویلس اور ضلع ڈلون اور کانوال میں منادی کرتا رہا اور لندن برسیٹل اور ان کے آس پاس کے گاؤں دس سال کے آخری مہینے تک کام کرتا رہا اور اس وقت اس نے کئی چھوٹیاں سپاہیوں سے پائیں جن سے معلوم ہوا کہ فوج بہت پھیل گیا اور وہ از سرِ نو پیدا ہوئے روحانی وجسمانی طور پر بہت بہادر تھے اور اس حال کے سننے سے ویزلی صاحب بہت خوش ہوا کیونکہ اسے جو کہ کہا گیا تھا کہ وہ اس زندہ ایمان کو رکھتے ہیں سوست اور نافرمانبردار رہتے ہیں دنیاوی کام چھوڑتے اور کسی کام کے لائق نہیں۔۔۔ پایا

ماہ فروری ۱۷۴۵ء میں وہ جاڑے اور برف کو برداشت کر کے ضلع لنکن میں کام کرتا رہا اور وہ مارچ میں بمقام نیو کیسل اپنے بھائی چارلس ویزلی صاحب کی جگہ کام میں مشغول ہوا اور جو کہ ویزلی صاحب عظیم آپ میں رکھتا تھا یہ عمدہ صفت شامل تھی کہ وہ علم کے آراستہ بیان کرنے اور غریبوں کے بیچ میں پھیلانے کا بڑا شوق رکھتا تھا اور انجام اس نے کئی اس نے کئی علموں کے اختصار کو کر کے چھپوایا اور اس نیک اور خیر اندیش کا کہ جس میں بہترے نیک بخت آدمی اس وقت کے بعد مشغول ہوئے وہ صاحب رہنما ہوا اور اس نے لکھا دیا کہ میں نے اس ہفتہ جوانوں کے ساتھ ایک علمِ فصاحت کا اختصار اور ایک علم الخلاق کی کتاب کو پڑھا۔ اور میں سوچتا ہوں کہ جو کوئی اوسط عقل رکھتا ہے چھ مہینے عرصہ میں زیادہ علم فیلسوف کو حاصل کر سکتا ہے بہ نسبت اس کے جو کہ آکس فرڈ کالج کے طالب علم چار یا سات سال کے عرصہ میں اکثر حاصل کرتے اور جب کہ وہ اپنے بڑے کاموں کو جو کہ اس نے اوتر کی طرف کیے تھے چھوڑے اور پھر وہ دکن کو ع لوٹا وہ منچسٹر اور ڈاکٹر بیرم صاحب سے ملاقات کدرنے کو ٹھہرا اور جگہ کا کیسا بدل گیا وہ گھر جس میں وہ پیشتر گرجا کرتے تھے اس بڑی بھیڑ کے دسویں حصہ کے واسطے جو کہ پیشتر سننا چاہتے تھے کافی نہ ہوا اور پھر وہ کانوال کو گیا یہاں ہم اس کے روزنامہ میں دیکھتے کہ وہ کیسی ترتیب سے اپنی بھیڑ کی حفاظت کرتا ہے اور اس نے یوں لکھا ہے کہ آٹھویں تاریخ بدھ کے روز میں نے سنا کہ بلنیر میں منادی کی اور جمعرات کے کلیسیا کے سارے اسٹورد اپنے پاس بلائے اور محبت سے دریافت کیا کہ ہر کلیسیا میں ایکزیٹر ہیں اور آیا وہ ناپنے کام کے واسطے لیاقیتس رکھتے ہیں یا نہیں اور اگست کو ائرلینڈ کو گیا اور کے جانے پیشتر پادری ولیم صاحب کی معرفت میتھوڈسٹ کلیسیا شہر ڈیلن میں شروع ہوئی اور ٹری سسیٹی بن گئی تھی اور جب کہ وہ ڈیلن میں رہتا تھا۔ تورومن کیتھولک لوگوں کی نجات کے واسطے فکر کرتا تھا اور اس نے ان کے گرجوں میں منادی کرنے کی اجازت پا کر اس ان کے واسطے ایک درس لکھ کر چھپوایا اور تھوڑے عرصے تک اس شہر میں رہ سکا تب اس نے اپنے چارلس کو بھیج دیا اور ماہ ستمبر میں وہ وہاں پہنچا اور اس وقت کے پیشتر میتھوڈسٹ لوگ سنائے بھی گئے تھے اور چارلس ویزلی صاحب کہتا تھا کہ پہلے خبر جو کہ ہمارے کان تک پہنچی یہ ہے کہ چھوٹی کلیسیا اس زمانے کے طوفان کے بیچ قائم رہی اور تب رومن کیتھولک لوگوں نے ان پر بڑی زبردست سختی کی اور سرکار نے ان کو نہ روکا تب میں نے یقین کیا کہ خدا مجھ کو ان کے ساتھ دکھ اٹھانے کی خاطر بلایا ہے پسد میں ان کے ساتھ جاملا اور پہلا واعظ اس مضمون پر کیا "تم تسلی دو میرے لوگوں کو تسلی دو" وغیرہ اس کے بعد میں سسیٹی کے ساتھ رہا خدا نے ہمارے دلوں کو زنجیرِ محبت سے مستحکم کیا جس سبب سے کہ ہم موت سے نہ ڈرے اور ہم ایک ساتھ روئے اور تسلی پائی اور مجھ کو ان کے مضبوط کر دینے کا باعث بنایا اور چارلس ویزلی صاحب اس جاڑے کے موسم میں روز بروز ڈیلن میں منادی کرتا رہا اور فروری میں وہ گاؤں گاؤں کو گیا اس کئی پریچر بہت کامیاب پائے اور اس طرح ائرلینڈ کے لوگوں کے لیے ترتیب سے کام شروع ہوا اور جیسا کہ ویزلی صاحبوں نے انگلینڈ میں پریچروں کے تبدیل کرنے اور سفر کرنے کا بندوبست مقرر کیا ویسا ہی ائرلینڈ میں یہ بندوبست جاری ہوا کہ جس سے بہت فائدہ نکلا اس سبب سے کہ غریبوں کے پاس انجیل کی منادی کی گئی اور رومن کیتھولک اس مذہب میں شریک ہوئے اور اگر لوگ امریکہ کو نہیں جاتے تو میتھوڈسٹ کلیسیا کی تاثیر بہت زیادہ ہوتی اور ۱۷۴۵ء میں تمام سال چارلس ویزلی صاحب ائرلینڈ میں رہا اور بہت جگہوں میں بلکہ خاص شہر یارک بہت فائدہ کے ساتھ کام کیے۔

جان ویزلی صاحب کا احوال

باب نہم

ان محبتوں اور خادم الدین کے سفر کانے کا ذکر ہے جس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ میتھوڈسٹ کلیسیا کی بنیاد جو چل رہی ہے وہ بہت اور محنت سے ڈالی گئی۔ اور جیسا کہ چارلس ویزلی صاحب نے بڑا مشکل کام کیا اور وہ سب جو خادم تھے ان کام کرنے میں ان کی مانند ہوئی جو کہ ہم پر ایک چٹھی سے ظاہر کرتی ہے ایک خادم الدین نے ویزلی صاحب کو شہر لنکن سے یہ لکھ دیا کہ منادی کرنے کے اب بہترے دروازے کھلے ہیں مگر منادی کرنے والے نہیں ہیں میری مدد کے واسطے کسی کو بھیج دیجیے ورنہ کام میں بہت نقصان ہوگا اور اب میری سرکٹ اتنی بڑی ہے کہ دو ہفتوں کے عرصے میں مجھے ڈیڑھ سو میل کا سفر کرنا پڑتا ہے اور اس عرصے میں ۳۴ دفعہ منادی کرتا ہوں اور سوا اس کے بیماروں کے پاس جانا اور کلاسوں کے پاس جانا اور کلاسوں کا دیکھنا اور اکثر اور کام ہی پیش آئے ہیں اور کئی پریچیر دنیاوی کام کرتے ہیں اور فرصت میں اپنے اپنے پڑوس میں منادی کیا کرتے ہیں اور کبھی کبھی اپنے اپنے ہم جنسوں کے بچانے کے لیے بڑا سفر کرتے ہیں اور بعضوں نے کئی عرصے تک منادی کرنے کا کام کیا اور اس کے بعد اور کام میں مشغول ہوئے اور بعض اشخاص ویزلی صاحبوں کے مددگار ہوئے اور اس بڑے حکم کے اور کچھ بہت فکر نہیں کیا اور مقررہ وقت پر آزمائش میں رہ کر سنجیدہ دعا کے ساتھ کانفرنس کی پوری شراکت میں شامل کیے گئے اور یہی ان کا مقصد تھا اور ان کے گزارے کے واسطے کوئی بندوبست اس وقت مقرر نہ تھا سو وہ نہ تھیلے اور نہ جوتی لے جاتے بلکہ انھوں نے اپنے تئیں خداوند کی پرورش اور کلیسیا کی مہربانی پر سونپ دیا اور سوالوں کے موافق وہ کلیسیا سے مدد پاتے رہے اور انھوں نے اپنا کام کئی جگہوں تک بڑھایا اور جیسا کہ رسولوں کی بابت کہا گیا تھا کہ ویسا ہ ان کی بابت کہا جائے کہ وہ کوئی جگہ رہنے کی نہیں رکھتے اور ان کی بڑی محنت اور برداشت کے سبب سے بعض جوانی کے عالم میں ضعیف ہو گئے۔ اور ہم نے آٹھویں باب میں سالانہ کانفرنس کا ذکر پڑھا ہے ہم ان تعلیمات کو جو شروع سے ان کانفرنس ٹھہرائی گئی تھیں بیان کریں گے۔ اور ہر ایک بات ٹھہرانے کے پیشتر اس پر بہت گفتگو اور مباحثہ ہوا اور اس ہی طرح اور مفید اور لائق کتاب قانونی مذہب کی بنائی گئی اور جب کانفرنف بڑھ گئی اور ویزلی صاحب کی تعلیموں کا واعظ اور اس کی انجیل کی تفسریں تعلیم قانونی کے واسطے ٹھہرائی گیں اور اس پہلی کانفرنس میں پادریوں نے اس نقشے کے مطابق اپنا سارا کام کیا کہ ہم خدا سے رضامندی اور روشنی مانگیں تا کہ ہم ہر ایک تعلیم جانے کہ آیا وہ خدا سے ہے یا نہیں اور انھوں نے اپنے شروع میں ٹھہرایا کہ ہر کوئی جو اس شراکت میں شامل ہو ہر طرح کی مسیح آزدی پائے گا جیسا کہ اس سوال وجواب میں ہے سوال جو کانفرنس کا بڑا حصہ کسی بات کو ٹھہرائے کہاں تک اس بات کا ماننا ہم پر فرض ہے جواب مائل کرنے والی باتوں کا ماننا چاہیے بشرطیکہ عقل قابل ہو اور عملی باتوں کو ماننا چاہیے صاف دل ہو کر جان سکیں سوال کیا کہ اس سے زیادہ کسی اور آدمی یا دنیاوی جماعت کا تابعدار ہو سکتا ہے جواب معلوم ہے کہ کوئی اس سے زیادہ نہیں کر سکتا اور بنیاد کی بات کہ ہر ملک مصلح مقرر کرے یعنی ہر ایک آدمی اپنے واسطے خدا کو حساب دے گا اور اب کہہ سکتے ہیں کسی اور مسیح کلیسیا کی بنیاد اس کے موافق آزادی میں انجیل میں ڈالی نہیں گئی اور ہم ان گفتگو پر جن سے وصلاً میتھوڈسٹ تعلیم ظاہر ہوتی ہے خیال کریں گے تو معلوم ہوگا کہ وہ ایک خاص تعلیم رکھتے ہیں کہ جس کے سبب سے وہ ایک مشہور گروہ ہیں مگر یاد رکھنا چاہیے کہ وہ خادم الدین جو کہ کانفرنس میں جمع ہوئے تعلیمات کی کتاب بنانے کو جمع نہیں تھے اور وہ حکومت کی کلیسیا کے خادم الدین تھے اور وہ ان تعلیمات کو جو کہ اس کلیسیا قانوں اور واعظوں میں مندرج ہیں قبول کرنے والے تھے اور پوچھتے تھے کہ ہم ان تعلیمات کو کس طرح سے سمجھیں

اور اسبات میں مباحثہ کر کے روشنی ڈھونڈتے تھے اور ہر ایک بات کو کتابِ مقدس سے آزماتے تھے اور راست ٹھہرائے جانے کا ذکر جو پہلے پیش آیا اس کا بیان وہ بڑی صفائی سے کرتے تھے اورانھوں نے اسے یوں بیان کیا ہے کہ وہ معافی ہے یا کہ خدا کے رحم میں مقبول وہ ہونا اور یہ بیان بائبل میں مندرج ہے جسکی بعض آیتوں میں راست ٹھہرائے جانا اور معاف ہونا ایک ہی بات ہے اور خدا کا لے پالک فرزند ہونا اس برکت یعنی معافی کا انجام ہے۔اور ویزلی صاحب کی رائے کے مطابق از سرِ نو پیدا ہونا ایک باطنی تبدیلی ہے جو کہ روح پاک کی تاثیر سے ایمان لانے والوں دی جاتی ہے اور جس وقت وہ ایمان لا کر راست ٹھہرائے گئے توراست ٹھہرانے کا بیان انھوں نے یوں کیا کہ وہ ایسا حال ہے کہ اس میں جو کوئی ہوکے مر جائے وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اوراس حال میں ہوکے کوئی گناہ کرے تو وہ اپنا زندہ ایمان پھنک دیتا ہے اوراپنے تیئں ہلاکت کے فتویٰ کے نیچے دبا دیتا ہے اور اس کی نجات بغیر توبہ کرنے کے ناممکن ہے اور سب اسباب پر متفق تھے کہ آدمی اس شرط پر راستباز ٹھہرایا جائے کہ وہ ایمان لائے اور ثبوت میں یہ آیت بڑی تھی جو اس پر ایمان لاتا ہے اس کے واسطے سزا کا حکم نہیں ہے لیکن جو اس پر ایمان نہیں لاتا اسف پر سزا کا حکم ہو چکا اور ویزلی صاحب نے اپنے واعظ میں ایمان کے بارے یوں لکھا ہے کہ جب کوئی گناہگار مثلاً لڑکپن یا جوانی یا بڑھاپے کے عالم میں ایمان لاتا خدا اس کو معاف کرتا ہے اور راست ٹھہراتا ہے اور اگرچہ اس میں اس وقت تک کوئی نیکی نہ تھی تو بھی خدا نے اس کو ضرور توبہ بخشی لیکن ہمیں یقین ہے کہ ہم میں نیکی نہیں ہے بلکہ بدی بہت ہے اور جو نیکی اس وقت ہوتی ہے جب وہ یمان کا پھل ہے۔اس نقل کے مطابق پیڑ جو پہلے اچھا ہوا اس کا پھل بھی اچھا ہو گا اور اب یہاں ویزلی صاحب کی اظہاری توبہ کے بیان میں لکھتے ہیں اس نے اپنے پہلے بیان کے مطابق کہا کہ راست اور صادق ٹھہرائے جانے کے پیشتر گناہگاروں کو توبہ کرنا چاہیے لیکن اسکے نزدیک سارے کام جو کہ راست ٹھہرائے جائیں گے پیشتر ہم سے ہوتے ہیں مثل گناہ ہیں اور وہ معافی کے باعث نہیں ہوسکتے اس لیے ان کی جڑ خدا کی محبت میں نہیں ہے اور اس نے کہا کہ سچی توبہ یقیناً خدا کی بخشش ہے اور اگرچہ بہت پھل لاتی تو آدمی کا علاقہ خدا کے ساتھ نہیں بدلتا ہے انسان گناہگار ہے اور گناہگار کی طرح راست گنا جاتا ہے کیونکہ راست ٹھہرایا جانا معافی کے طور پر ہے نا کہ راستباز معافی پاتے ہیں بلکہ گناہگار لوگ معاف کیے جاتے ہیں اور ایمان لانے سے آدمی معاف ہوتا ہے اور اب ہم وہ بات چیت جو کہ پہلی کانفرنس میں ایمان کی بابت ہوئی اس جگہ نقل کرتے ہیں سوال جب ہم دل سے معلوم کرتے ہیں کہ ہمارے گناہ معاف ہوئے تو کیا یہ تاثیر نجات بخش ایمان ہے ؟جواب نہیں!جواب نہیں! نجات بخشش ایمان ہے۔نجات بخش یمان کے یہ معنی ہیں کہ جس کے پاس وہ ایمان نہیں ہے وہ خدا کے غضب اور لعنت کے نیچے ہے معافی کی تاثیر یہ ہے کہ جو اسے جانتا ہے وہ یقیناً معلوم کرتا ہے کہ اس کے گناہ معاف ہوئے۔دوسرا(۲) یہ کہ معافی ہر ایک سچے مسیحی کا خاص استحقاق ہے۔تیسرا(۳) مسیحی لوگ ایمان کے ذریعے سے صاف دل ہو جاتے ہیں اور دنیا پر غالب ہوتے ہیں لیکن صادق بخش ایمان معافی کی تاثیر نہیں ہے کیونکہ معافی ہم کو اس شرط پر ملے گی کہ ہم ایمان لائیں۔سوال کیا ہماری کلیسیا کی تعلیمات میں یہ بات شامل ہے ؟جواب: ہاں !لیکن ہم شریعت اور عہد نامے پر نظر کریں کہ جو کچھ ان کے مطابق ہے سچ ہے اور حق ہے اور وہ ہمیشہ تک قائم رہے گا اورویزلی صاحب نے صادق بخش ایمان کا بیان یوں کیا ہے کہ آدمی الٰہی مدد سے اپنا سارا بھروسا مسیح کی موت پر رکھ کر یقین کرتا ہے کہ مسیح میرے واسطے موا اور جو کوئی اس پر ایمان لاتا ہے اس کا ایمان راستبازی گنا جاتا ہے اور اس ایمان کے پھل یہ ہیں سلامتی اور شادمانی اور محبت باطنی اور گناہ پر غالب ہونے کی طاقت۔اگر کوئی اپنے صادق ایمان کو کھو دے تو وہ توبہ کرنے اور دعا مانگے بغیر اس کو کبھی نہیں ملے گا کوئی مگر کوئی ایمان دار خوف ن ہیں کھائے گا کیونکہ اگر وہ غافل اور بے وقوف ہو کر اپنے فرائض کو چھوڑ دے گا اور گناہ نہ کرے گا تو اس کا ایمان کھویا نہ جائے گا۔کیونکہ کبھی کبھی بڑی سلامتی اور یقین اور شادمانی کے بعد شک اور خوف دل میں آتا ہے اور کبھی کبھی خدا کا فضل اور مانگنے کے پیشتر روح افسوس اور رنج میں پڑی رہتی ہے اور اس نے سکھلایا کہ میتھوڈسٹ لوگ یقین کرتے ہیں کہ جس وقت خدا کسی

کو معاف کر تا ہے وہ اس کو از سرِ نو پیدا کر تا ہے اور ایمان لانے سے پیشتر آدمی نیک کام نہیں کر سکتا تو کتنا زیادہ ایمان لانے سے پیشتر آدمی نیک کام نہیں کر سکتا تو کتنا زیادہ تقدیس ہونا ایمان لانے اور معافی اور از سرِ نو پیدا ہونے کے پیشتر میں ہو سکتا ہے تو وہ ان کے بعد ہو تا کیونکہ از سرِ نو ایمان کا پھل نجات جس میں گناہ کرنے سے آزادی اور روح کا چنگا ہونا اور خدا کی صورت میں از سرِ نو پیدا ہو تا ہے اور وہ اس حال میں پیدا ہو مزاج دکھلا تا ہے اور آسمانی گفتگو کر تا ہے اور ان ساری فضلیتوں میں بڑھ جانے کے لیے دعا مانگنا اور ایمان لانا ضرور ہے زندہ ایمان سے آدمی کی روح بند جاتی ہے اور روح القدس اس کے وسیلے سے دل میں رہتی ہے اور اس میں تاثیر کرتی ہے اور جو ایمان رکھتا ہے وہ ہر طرح سے اپنے تیئں صاف رکھتا ہے اور فرشتوں اور آدمیوں کی مانند نہیں ہو تا۔ اور ایک تعلیم جس کے بیان میں ویزلی صاحب نے بہت باتیں لکھی ہیں وہ تقدس ہو تا ہے جس کا بیان رسالہ مسیح کاملیت میں پایا جاتا ہے۔

اور ایک اور تعلیم جو کہ ویزلی صاحب نے سکھلائی اور جس کے بیان میں اس پہلی کانفرنس میں باتیں ہوئیں۔ یہ ہے کہ بابت انسان اپنی معافی کے لیے دل میں یقین رکھ سکتا ہے یا نہیں اور اس یقین کی بنیاد یا اصل جو روح القدس ہے اور جو لے پالک فرزند ہونے کی روح ہی ہے یا نہیں اس کانفرنس میں بیان کیا۔ سوال روح القدس کی گواہی کیا ہے؟ جواب وہ اصلی لفظ مار توریا جس کا ترجمہ گواہ یا شہادت یا گواہی ہے جیسے کہ پہلے یوحنا کے ۵ باب کی ۱۱ آیت میں ترجمہ ہوا ہے "اور وہ گواہی یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی بخشی اور یہ زندگی اس کے بیٹے میں ہے"۔ اور اب وہ گواہی جس کا بیان ہم کرتے ہیں وہ ہے جو کہ خدا کی روح ہماری روح کو دیتی ہے روح القدس وہ شخص ہے جو گواہی دیتا ہے اور وہ گواہی جو ہمیں بچاتی ہے یہ ہے کہ ہم خدا کے فرزند بنیں گے اور انجام جو فوراً اس گواہی سے نکلتا سو روح القدس کا پھل ہے اور روح القدس کا جو پھل ہے وہ محبت اور خوشی اور سلامتی اور صبر اور خیر خواہی اور نیکی اور ایمانداری اور پرہیز گاری وغیرہ ہے جس کے بغیر گواہی آپ جاتی رہے گی کیونکہ اگر ہم کسی طرح کا ظاہری گناہ کریں تو یا کوئی فرض چھوڑیں یا آپ میں کوئی برائی رہنے دیں تو یہ روح کی گواہی نیست ہو گی یا جو کوئی خدا کی مقدس روح کو رنجیدہ کر تا ہے تو وہ اس کو خاموش بھی کر تا ہے ویزلی صاحب یوں فرماتا ہے کہ میں نے کئی برس سے کہا تھا خدا کی گہری باتوں آدمی کے الفاظ سے بیان کرنا مشکل ہے۔ ہاں کوئی بافدت نہیں ہے کہ جس سے ہم لائق طور پر اس کام کو جو خدا کی روح اس کے دل میں کرتی بیان کریں لیکن کوئی کہے کہ اس کے نزدیک روح القدس کی گواہی کے معنی یہ ہیں کہ وہ تاثیر وہ ہے جو خدا کی روح میرے دل اور من پر لگاتی ہے اور جس کے ذریعے سے وہ روح مجھ کو بلاواسطے گواہی دیتی ہے کہ میں خدا کا فرزند ہوں کہ یسوع مسیح نے مجھ سے محبت کی اور میرے عوض اپنے تیئں خدا کے آگے نذر اور قربان کیا کہ میرے سارے گناہ مٹائے گئے اور میں بھی خدا سے مل گیا اگر کوئی اس کا درستی سے کر سکتا ہے تو اجازت ہے کہ وہ کرے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ مین یہ نہیں کہتا کہ خدا نے کسی جسمانی آواز سے گواہی دی ہے اور نہ وہ ہمیشہ باطنی آواز سے گواہی دیتا ہے اور میں نہیں سوچتا کہ وہ روح ہمیشہ کوئی آیت دل پر لگاتی ہے اور کبھی ایسا ہو تا ہے کہ روح انسان کے دل پر ایسی بلاواسطے تاثیر سے جنبش کرتی ہے کہ تکلیف کا طوفان اور رنج کی لہریں بلکل خاموش ہو جاتی ہیں اور دل مسیح کی گود میں آرم لیتا اور گناہگار صاف صاف معلوم کر تا ہے کہ اس کے سارے گناہ معاف کیے گئے اور اس کی خطائیں ڈھانپی گئیں اور اس تعلیم مذکور کی بابت لوگ کچھ کچھ مباحثہ کرتے تھے تو ویزلی صاحب نے اس کے بیان مین زیادہ لکھ دیا کہ اس کی نقل یہاں پر نہ ہو گی اور ویزلی صاحب نے یہ تعلیم اختیار کر کے بڑی کوشش اور سرگرمی سے سکھلائی اور اب تلک میتھوڈسٹ لوگ پسند کرتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں اور سرگرمی سے سکھلاتے ہیں اور آدمی ڈھونڈنے اور کوشش کرنے میں ویزلی صاحب سے زیادہ دیانت دار نہ تھا اور ہر بات اور تعلیم کو بائبل کی باتوں سے آزمایا اور گویا وہ ایک کتاب کا آدمی تھا اور جو کوئی اچھی بات اس میں تھی وہ اس نے کتاب مقدس سے سب کوشش کر کے سیکھی تھی اور وہ ان تعلیمات میں اکیلا نہ تھا۔ کیونکہ وہ جو راست

ٹھہرائے جاتے تھے اور نجات بخشش ایمان لاتے اور روح القدس کی گواہی کی بابت قبول کرتا اور سیکھتا تھا اور لوتہر کالونگ بیز ااور ارمنی اور انگلینڈ کی ملکوں کے رہنے والے رکھتے اور سکھلاتے تھے اور امام اور پادری جیسا کہ ہوپر ااور اینڈوزا اور بال اور ہوکر اور عشر اور بردن رگ اور ویک اور پرس اور سپیرد ااور وین اور پول تھے جو کہ اور کلیسیاؤں میں امام پادری تھے بہت صاف سکھلاتے مگر ویزلی صاحب ان سب صاحبوں سے سرگرم ہوا اس سبب سے لوگوں اس پر تعجب کیا۔

اور ان پہلی سالانہ کانفرنسوں کی باتوں کی یادداشت میں سوائے مباحثہ تعلیمائے کے اور باتوں کا ذکر بھی ہے ان میں کلیسیا کی حکومت کی بابت قانون اور احکام سال بہ سال کی ضروریات کے مطابق ٹھہرائے گئے۔ اور ان قانون اور احکام کے بیچ میں جو سب سے اچھے ہیں اب تک میتھوڈسٹ کی کلیسیاوں میں جاری ہیں مثلاً ہماری ڈسپلن کے دوسرے باب میں قوانین عام جو اس وقت مقرر تھے مندرج ہیں اور اس پہلے جلسے میں جو کہ ۱۷۴۴ء میں جمع ہوا ایک واعظوں کے مدرسہ کے متعلق باتیں ہوئیں اور پھر دوسری سالانہ کانفرنسوں میں سوال پوچھا گیا تھا کیا ہم ایک مدرسہ جس میں علم الٰہی سکھلایا جائے واعظوں کے واسطے مقرر کریں مگر یہ مدرسہ مقرر نہ ہوا کس لیے کہ کام زیادہ پھیلتا رہا اور کوئی لائق مدرس ان کو نہ ملا تو وہ کنگز وڈ کا سکول جو پیشتر مقرر ہوا تھا اس کام کے واسطے مقرر ہوا اور ویزلی صاحب نے اپنے پریچروں پر یہ فرض رکھا کہ وہ نہ صرف اصلی توریت اور انجیل کو پڑھیں بلکہ یونانی اور لاطینی شعرا اور تواریخ کو بھی پڑھیں جس سے معلوم ہو کہ علم کا جاننا بہت ضرور ہے اور یہ بھی ہر ایک پریچر پر فرض تھا کہ ہر ایک کتاب جو ویزلی صاحب کی معرفت چھپوائی گئی یا اس سے قبول کی گئی پڑھیں اس طرح ویزلی صاحب نے اپنے لوگوں کے دل اور عقل کو بھی تعلیم دی اور ان جلسوں میں ٹھہرایا کہ وہ جو بے دینوں کے ساتھ شادی کریں اور وہ جو کوئی نشہ کی چیز کھائیں اور وہ جو رہن لیں کلیسیا سے نکالے جائیں۔

اور کلیسیا کے عہدہ دار یہ تھے قصیص خادم الدین مددگار اسنورڈ کلاس لیڈر اور بینڈ لینڈر بیماروں ملاتی اسکول ماسٹر اور خانہ دار یہ پچھلے عہدہ دار بھی تھوڑے عرصہ میں موقوف ہوئے اور منادی کرنے کی بلاہٹ کی بابت ہم سوالات یہاں داخل نہ کریں گئے کیونکہ وہ ڈسپلین کے ۱۱ باب کی پہلی فصل میں مندرج ہیں پریچروں کی آزمائش پیشتر ایک برس کے ہوئی جو کہ بعد ازاں چار برس تک مقرر ہوئی اور انھوں نے ٹھہرایا کہ ایک چھوٹا دواخانہ غریب لوگوں کی شفا کے واسطے لندن میں اور ایک برسٹبل اور ایک نیو کیسل میں کلیسیا سے مقرر کیا جائے اور پریچروں کو ترغیب دی گئی کہ وہ عام عبادتد میں لینا گیت نہ گائیں اور جو کام کر کے زیادہ ضیف ہو گئے تھے چندہ ان کے واسطے مقرر ہوا اور عبادت کے وقت مباحثہ منع کیا اور کہا گیا کہ کم بولنا اور زیادہ پڑھنا اچھا ہے اور لوگوں کو حکم ہوا کہ پریچروں کے گوہر میں جیسا کہ کافی پینے میں جمع ہوتے تھے مت جمع ہو اور پریچروں سے کہا میلا گوہر نہ رکھنا بلکہ صاف ہونا اور ان کو کہنا کہ اول دینداری اور دوئم صفائی ہے اور وفات ناموں میں تھوڑی اور اچھی اور شریں باتیں لکھنا ہے اور ۱۷۷۷ء میں پہلے پوچھا گیا کہ اس سال میں کون کون پریچر گزر گیا کہ ہم اسف جگہ ان کے وفات ناموں کی نقل کریں گے ٹامس ہاس کنگ ایک جو اس جو کام کرنے میں سرگرم اور چالاک اور چال چلن میں بے عیب۔ ایجارڈ برگ ایماندار اور صابر تکلیفوں سے کامل کیا ہوا جو کہ بڑھے کی مانند دانشمند اور ہوشیار اور بچوں کی مانند بے عیب اور ارچرڈ بورومن ایک دیندار اور خوش مزاج دانش مند آدمی جس کو سارے اس کے اشنائی عزیز جانتے تھے ہمارے دو بھائیوں میں سے جنھوں نے خوشی سے امریکہ کے مشنری کام کے واسطے مستعد کیا ایک وہ تھا سکتے سے مرا اور اپنی وفات کے ایک رات پیشتر اس نے منادی کی اگر وہ زندہ رہتا تو وہ بہت کامیاب ہوتا اور نیز خدا کی مرضی اسف کی بابت اچھی تھی تامس پین مسیح کا بہادر سپاہی تھا اس کا مزاج بہت سخت اور گرم تھا مگر مرنے کے پیشتر وہ سختی سب جاتی رہی یہاں تک کہ وہ شیر ببر بھیڑ کا بچہ ہو گیا اور وہ ایمان سے فتح پاتے ہوئے اور اپنے پچھلے دم سے خدا کا شکر کرتے ہوئے گزرا جان پر کمزور ایک آدمی جو بلکل خدا کو دیا گیا اور کامل تقدس کا نہایت نمونہ تھا ٹامس مچل مسیح کا ایک بڑا سپاہی۔ جان ۔۔۔۔ ساری

تقدس اور پاکزگی کا نمونہ سو برس میں کوئی آدمی اس کی مانند نہ ہوا کاک عمر چھوٹا اور فضل میں بڑا تھا ساری پاکزگی کا نمونہ ایمان اور محبت اور سرگرمی سے مامور۔ چارلس ویزلی صاحب جو کہ اسی برس تک بہت رنج اور درد سے کام کرتا رہا اور خاموشی سے ابرہام کی گود میں لیا گیا اس کو کوئی بیماری نہ تھا بلکہ وہ ضعیف ہو گیا تھا اس کی سب سے چھوٹی تعریف اس کی نظم ہے۔ اگرچہ ڈاکٹر ڈاٹس صاحب نے کہا کہ وہ ایک گیت یعقوب کی بابت ہمارے گیتوں سے اچھا ہے ان وفات ناموں سے معلوم ہے کہ ویزلی صاحب نے اختصار کو بہت پسند کیا۔ اور اس نے فیلیچر کی بابت کہ جس کی تعریف ہر ایک آدمی کے منہ میں اب تک ہے اور اپنے بھائی چارلس کی بابت جس نے سب سے اچھا گیت بنایا تھا بہت تھوڑی باتیں لکھ دیں۔

اور اب کلیسیاؤں کی خبرداری ویزلی صاحب کو فرض ہوئی اور کلیسیا بہت ہوئی اور بڑھ گئی اور ویزلی صاحب ان کا نگہبان تھا اور اس نے بہت کوشش کی اور چاہا کہ ہر طرح سے عقل اور دینداری میں لوگ اس کے موافق ہوں اور تاریک دنیا میں نور کی مانند چمکیں اور اس نے اپنے کام کا پھل دیکھا اور نہایت خوش ہوا اور اگرچہ اس نے کلیسیا کی نگہبانی میں بہت تکلیف اٹھائی تو بھی اس کا مزاج برابر رہا اور یہ تعجب کی بات ہے اور دشکر گزاری کا باعث بھی ہے کیونکہ اس زمانہ کے لوگ نادان اور گناہگار تھے اور ویزلی صاحب کو پریچر اور لیڈر اور اسٹورڈ کے واسطے الزام اور نصیحت اور تسلی اور ساری کلیسیا کے واسطے حکم اور قوانین دینے پڑے اور نیز خدا نے اس کو مدد دی اور اس نے ایک گیت اپنے دل کا حال بتلایا۔

پادری ویزلی صاحب کا احوال

باب دہم

اب میتھوڈسٹ کلیسیا کی مذہب اور قوانین حکومت مقرر ہوئے اور ویزلی صاحب نے ان سالانہ کانفرنس کی یادداشتوں کا خلاصہ جو کہ ۱۷۴۹ء سے ۱۷۶۵ء سال بہ سال جمع ہوئی تھیں نہیں چھپوایا۔ ۱۷۶۵ء میتھوڈسٹ کی ۳۹ شرکت تھی انگلینڈ میں کانوال سے نیو کیسل ۲۵ اسکاٹ لینڈ ۴ اور ویلس ۲۰ اور ایرلینڈ ۸ اور اس وقت کل ۹۲ پریچر تھے جنھوں اپنے تئیں بلکل اسی کام میں سپرد کیا تھا اور وہ ویزلی صاحب کا حکم ہر بات میں مانتے تھے اور ان ۱۶ برسوں میں جو ویزلی صاحب نے کام کیے ہم اس کا مختصر سا بیان کریں گے اور پیشتر جنھیں لکھا ہے کہ وہ کیسے چالاک تھے اور کس طرح انھوں نےم بہت سی محنت اور تکلیف اور ایذارسانی برداشت کر کے کلیسیا کی بنیاد ڈالی اور اب اگرچہ وہ برابر موت تک کام کرتے رہے مگر ہم ان کے عجائبات کا بیان کریں گے اور پانچویں بات جو باقی ہے اسے مختصر لکھیں گے۔

چارلس ویزلی صاحب نے ۱۷۴۵ء مین منادی کی مگر تو بھی انھوں نے ذرا سا کام نہ چھوڑا اور ایک زلزلہ کے وقت شہر لندن میں تھا اور دوسرے صدمہ کے وقت وہ بہت سویرے فوندری میں منادی کرتا تھا۔

اور ہم اس کے روزنامہ میں اس زلزلے کا بیان دیکھتے ہیں کہ جس سے معلوم ہوا کہ ایمان کس طرح سے غالب اور جلیل ہوتا ہے اور اس نے یوں لکھا ہے آج بتاریخ ۸ فروری فجر کے سوا پانچ بجے زلزلے کا ایک صدمہ ہولناک ہوا اور میں اس وقت اپنا مضمون پڑھ رہا تھا اور جب گرجا ایسا ہلا کہ لوگوں نےم جانا کہ یہ ہمارے سروں پر ضرور گرے گا اور عورتوں اور لڑکوں نے بہت غل مچایا تب میں بڑی آواز سے بولا کہ اس لیے کہ ہمیں کچھ خوف نہیں اگرچہ زمین کا انقلاب وہ اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہل کر مندر کے پیچھے پہنچ جائیں کیونکہ خداوند رب الفواج ہمارے ساتھ ہے یقوب کا خدا ہماری پناہ ہے اور خدا نے میرا دل ایمان سے بھر دیا اور میرا منہ جن سے ان کے بدن اور روح ہل گئی پہلے زمین پچھم کی طرف ہلی اور پھر یورپ کی طرف اور پھر پچھم کی طرف ہلی اور اس کا اثر تمام شہر لندن اور ویسٹ پیٹر میں معلوم ہوا۔ اور وہ حرکت دیر تک معلوم ہوتی رہی۔ اور اس کی آواز بادل گرجنے کی سی تھی۔ بہترے گھر ہل گئے اور بہتری انگٹھی گر گئیں مگر ان کے سوائے اور کچھ نقصان نہ ہوا۔

پادری برگ صاحب نے جان ویزلی صاحب کو چٹھی لکھ کر اس زلزلے کی تاثیر یوں بیان کی کہ اس بڑے شہر کے لوگ کئی روز سے بہت خوف میں رہتے ہیں وہ خیال کرتے ہیں زلزلہ پھر ہو گا چنانچہ کل ہزارہا آدمی شہر سے بھاگ گئے کیونکہ کسی سپاہی نے کہا تھا کہ مجھ کو الحام سے معلوم ہوا کہ ۴ تاریخ بوقت نصف شب کے لندن شہر کا بڑا حصہ اور خاص کر ویسٹ منسٹر زلزلے سے نیست ہو گا پس تمام شہر کے لوگ بڑے خوف میں رہتے ہیں اور تمام گرجا گھر کانپتے ہوئے گناہگاروں سے بھر گیا اور خاص کر ہمارے وہ چاپل اور واہٹ فیل صاحب کی عبادت گاہ اور کئی کلاسوں نے اپنے اپنے لیڈروں کے پاس آ کے درخواست کی کہ آپ ہمارے ساتھ تمام رات دعا مانگیں اور انھوں نے قبول کیا اور خدا نے ان کو برکت دی۔

اگر میں اس نبی کی رسالت پر بالکل یقین نہ لا کر بدستور اپنے پلنگو سوا گیا اور میں نے یہ خیال کیا کہ اگر اپنی جان مسیح کے ہاتھ میں سونپ دوں تو خدا مجھ کو بچا سکتا ہے اور اس نے ن ہماری حفاظت کی اور فجر کے وقت میں منادی کرنے کے واسطے تیار ہوا اور اس نے اپنے خط میں لکھا کہ بہت سی بھیڑ شہر سے ے بھاگ گئی تو بھی بہترے لوگ رہ گئے اور گھروں کے گرنے خوف سے میدانوں باغوں میں بھاگ گئے اور رو رو کے چلاتے رہے کہ زلزلہ

زلزلہ۔اور بوقت آدمی رات کے واہٹ فیل صاحب نے بمقام ہیڈ پاک ہزاروں پر منادی کی کہ یہ یقین بہتروں کے لیے رحم کے ایام ہوں گے بشرطیکہ میں جاگتا ہوا پایا جاؤں اور اس طرح سے ان بڑے پریچروں نے منادی کے واسطے فرصت بہت ٹھہرائی اور بعض ایک پریچر کام کے سبب سے خارج ہو گیا۔تب ویزلی صاحب نے زیادہ کوشش سے سب پریچروں کا امتحان لیا اور ان کے چال و چلن کو آزمایا اور نیز یہ کام چارلس ویزلی صاحب نے بھی کیا الاوہ جان ویزلی صاب کے موافق خوش مزاج نہ تھا مگر بعد اس کے میتھوڈسٹ کے پریچروں نے اس کو جان ویزلی صاحب کی حکومت کے برابر نہیں جانا اور ۱۷۸۱ء جان ویزلی صاحب نے ہمیں شادی کرنا ہمارے کام کے لیے فائدہ مند ہوگا اور اس نے اس کے کرنے کا ارادہ کیا اور اس نے گریس مری بیوہ کو پیار کیا اور بہت دیندار عورت تھی مگر چارلس ویزلی صاحب نے خیال کیا کہ وہ ہمارے بھائی کے لائق نہیں ہے اور اس نے اس کی شادی پادری بنٹ صاحب سے کرادی اور جان ویزلی کی شادی خوشی کا باعث نہ ہوئی چونکہ اس کی بیوی بڑی لیاقتیں اور فضلیتیں رکھتی تھی تو بھی وہ سب کی سب بباعث بدمزاجی اور بدگمانی کے ناکارہ تھیں اور وہ اسے ستاتی رہتی اور روکنا چاہتی تھی اور اس کی بدنامی کرنا چاہتی تھی اور وہ بیس برس تک اس کو دق کرتی رہی اور بعد ازاں اس کے کئی روزنامے اور کئی قلمی کتابیں لے کر گھر سے چلی گئی مگر اس نے اسے پھر بلایا اور وہ آئی اور اس وقت اس نے لاطینی زبان میں یوں کہہ دیا جس کہ ترجمہ یہ ہے کہ میں نے اس کو نہیں چھوڑا میں نے اس کو نہیں نکالا میں اس کو پھر نہیں بلاؤں گا اور ایک عرصہ کنگز وڈ بستی میں جو برستیل کے نزدیک ہے ایک سکول بنایا تھا اور ویزلی صاحب نے اس جگہ مدت سے کالج بنانے کا اردیہ کیا تھا تاکہ پریچروں اور میتھوڈسٹ لڑکوں کو سب سے اچھی تعلیم ملے اور وہ اخلاقی تربیت علم طالبی جو سبھوں کے واسطے مفید ہو دی جائے اور لادج مذکور ۱۷۴۸ء میں شروع ہو گیا اور ویزلی صاحب نے اس کا بیان یوں کیا کہ جو کوئی اس کی تمام تربیت پائیں گے اور اس کے علم کو حاصل کریں گے۔تو وہ لوگ آکس فرڈ کی تربیت پانے والوں میں سے زیادہ ترعقلمند اور علم دار ہوں گے مگر میتھوڈسٹ لوگ ایسا بڑا کالج بنانے کے واسطے مستعد اور تیار نہ تھے بس کنگز وڈ اسکول میں پریچروں کے لڑکے بہت آئے اور بہترے اچھی تعلیم پاکر اور از سر نو پیدا ہو کر منادی کرنے کے واسطے روح القدس کے وسیلے سے بلائے گئے اور حالانکہ صاحب کے مقصد کے مطابق بڑا کالج نہیں بنا لیکن تو بھی کلیسیا کے واسطے کنگز وڈ اسکول سے بہت فائدہ ہوا اور پھر اسکول کی ضرورت محسوس ہوئی سو میتھوڈسٹ لوگوں نے پارک شہر میں ایک اور اسکول بنایا اور وہ دونوں مدرسے آج تک۔موجود ہیں اور ۱۷۵۳ میں اسکاٹ مالینڈ کو گیا اور گلاسگو میں ایک بڑی جماعت پر منادی کی اور ڈاکٹر کلین صاحب نے اسے بلایا اور اس وقت کئی آدمیوں نے ایک بڑی سخت چٹھی لکھی اور اس نے بڑے صبر اور محبت سے ان کا جواب لکھا وہ مسیح کا سچا پیرو تھا اور گولیوں کے عوض گالی نہیں دیتا تھا اور سال کے آخری مہینے میں وہ بہت دفعہ سردی پاکر سل کی بیماری میں مبتلا ہوا اور ڈاکٹر فادر گل صاحب نے اسے صلاح دی یونس نام میں ہوا بدلنے جائے مگر وہ نہیں گیا اور اس نے خیال کیا کہ اس بیماری سے کیا ہوگا اور لوگوں کو اپنی ثناخوانی سے روکا اور اپنا کتابہ قبر پر یوں لکھا

ـــہ جان ویزلی کا بدن یہاں لیٹا ہے
وہ ایک بوٹا ہے جو آگ سے نکالا گیا ہے

وہ سل کی بیماری سے اپنی عمر کے سال ۱۷۵۱ء میں مر گیا اور جب اس کا فرض ادا کیا جائے گا تو اس کے مال سے صرف دس پونڈ باقی رہیں گے خدا مجھ نالائق بندے پر رحم کرے۔واہٹ فیل صاحب نے اس کی بیماری کی خبر سن کر اس کو ایک چٹھی لکھی جس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ وہ کئی باتوں کی بابت بہت متفرق رائے رکھتے تھے تو بھی وہ روحانی طور پر ایک ہی تھے مثلاً عزیز پادری صاحب جب میں نے آپ کو لندن چھوڑتے ہوئے دیکھا تو دل میں رنج آیا اور جب میرے کان تک خبر پہنچی کہ آپ موت کے کنارے پر ہیں تو مجھ کو افسوس کا بڑا بوجھ جو کہ میری برداشت سے باہر تھا معلوم

ہوا اور اپنے اور کلیسیا کے لیے بڑا افسوس کیا مگر آپ کے لیے کیونکہ آپ کے لیے ایک نورانی تخت تیار ہے۔ اور تھوڑے عرصہ میں اپنے مالک کی شادمانی میں داخل ہو گئے دیکھوں وہ مقدسوں اور فرشتوں میں کھڑا ہے اور ہاتھ میں ایک بڑا تاج لیے تمہارے سر پر رکھنے کو تیار ہے لیکن افسوس کہ میں غریب جو انیس برس سے انتظاری میں تھا پیچھے رہ گیا خیر میرے دل کو تسکین ہے کیونکہ بہت عرصہ نہ گزرے گا کہ میرے لیے رتھ آئے گا اور ہم دعا سے آپ کو روک سکتے تو آپ بھی ہمارے بیچ میں سے جانے کی اجازت نہ پاتے اور اگر ٹھہریا گیا کہ آپ مسیح میں سو جائے تو میں آپ کی روں کو چین سے رخصت کروں گا اور آنے والے ہفتے میں اگر آپ اس جہاں فانی میں جیتے رہیں گے تو میں آپ کو دیکھ کر رخصت لوں گا ورنہ ف۔ ہی۔ ر۔ و۔ ہی۔ ل۔ یعنی اسلام اور اگرچہ میں ساتھ نہیں تو مگر پیچھے پیچھے آتا ہوں۔ اب میرا ہم دل بھر گیا اور آنسوں بہتے ہیں اور شائد تم بہت ضعیف اور ناتواں ہو گئے گے اس سبب سے اور نہ لکھوں گا میں آپ کو بے حد خدا کی رحمتوں پر سونپے دیتا ہوں خداوند کی انجیل کے مطابق میں ہوں آپ کا عزیز اور غمگین چھوٹا بھائی واہٹ فیل۔ لیکن اس وقت ویزلی صاحب نہ مرا خدا نے اس کو اور کاموں کے واسطے زندہ رکھا اور وہ پھریونس نام سے گرم (کوئی کو) جو کہ برسٹبل سے متصل ہے گیا اور وہاں اس نے اپنا وقت غنیمت جان کر انجیل کی تفسیر کرنا شروع کی۔ اور کچھ مدت تک اگرچہ ضعیف رہا تو بھی کتابیں پڑھا کرتا اور جب تک وہ کمزور رہا تب تک چارلس ویزلی صاحب اس کے بدلے جگہ بہ جگہ کلیسیا دیکھنے اور کام کرنے گیا اور ۱۷۶۵ء کو سالانہ جلسے میں اس بات پر بہت مباحثہ ہوا جو کہ ہم حکومت کی کلیسیا سے جدا ہیں یا نہیں اور ٹھہرایا گیا کہ یہ اب فائدہ مند نہیں ہیں اور ۱۷۵۶ء ویزلی صاحب ایک درس چھپوایا جس معلوم ہوا کہ اس نے ویسے چاہا کہ میتھوڈسٹ لوگ حکومت کی کلیسیا سے جدا نہیں ہیں اور ۱۷۶۴ میں اس نے ایک عہد نامہ لکھا اور اس میں یہ بندوبست مقرر ہوا کہ سارے پریچر اس کی موت ایک ساتھ رہیں اور اس کے بعد وہ آپس میں بندوبست کریں تا کہ میتھوڈسٹ کلیسیا قائم رہے اور عہد نامہ میں پریچر لوگ وعدہ کرتے ہیں کہ میھتوڈسٹ کی تعلیم کی منادی دل و جان سے کریں گے اور میتھوڈسٹ ڈسپلن کی ہر ایک بات کو دل و جان سے مانیں گے اور بعد ازاں ایک اور بندوبست جو اس سے بہتر تھا ٹھہرایا گیا اور اس عہد نامہ سے معلوم ہوا کہ ویزلی صاحب کو حکومت کی کلیسیا کی کچھ امید نہیں رہی تھی اور اس نے آئندہ کو صرف اے نی کوشش کی کہ اس کی زندگی میں جدائی نہ ہوے اور اس کی مرضی کے موافق ویسا ہی ہوا۔

پادری جادن ویزلی صاحب کااحوال

باب یازدہم

اور اس وقت میتھوڈسٹ کلیسیا کے بعض شریک انگلینڈ اور ائرلینڈ سے امرکہ میں جابسے اور کلیسیا وہاں شروع ہوئی اور وہ پادریوں کے محتاج تھے۔اور ۱۷۶۹ء کی کانفرنس میں سوال پوچھا گیا کہ ہمارے پریچروں کے بیچ میں کوئی ایس پریچر ہے جو اپنے تئیں امریکہ میں کام کرنے کو سپرد کرے گا؟ چنانچہ ریچرڈ بورڈمن اور جوزف فلموز قبول کرکے اس کام کے واسطے مقرر ہوئے اور اس کے بعد اس ملک میں بہت کام پھیل گیا یہاں تک مری لینڈ اور ورجینا اور بعض یارک اور پیمنسلونیا میں بہت سی سستی پڑگئی اور اس وقت سے میتھوڈسٹ کلیسیا امریکہ میں اب تک خدا کو بڑا فضل رہتا ہے اور اس وقت اس ملک میں بعض بعض جگہ اور انگلینڈ میں بھی جوئے مذہب کے تھے جوکہ طرح طرح کی تاثیر سے ہوئے۔اور کبھی کبھی ایسا حال ہوا کہ لوگ بے ہوش زمیں پر گرپڑے گویا کہ وہ کہ مرگئے ہیں اور تھوڑی دیر لیٹ کے پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑے شور سے خدا کی طعریف کرنے لگے ایسی اور تاثیر کبھی کبھی پریرمٹنگ پر بھی اور کلاس مٹنگ میں بھی ہوئی اور کبھی ایسا بھی ہوا کہ روشنی معلوم نہ دی اسوقت بہتروں نے ان کے خلاف بول کے کہا کہ یہ شیطان کے دھوکے ہیں لیکن ویزلی صاحب نے اور میتھوڈسٹ پادریوں نے کہا کہ ان کے ان کے پہلوؤں سے وہ پہچانے جاتے ہیں کیونکہ اگر ان تاثیروں کے ذریعے سے آدمی اپنے بڑے چال وچلن کو چھوڑ کے خدا کی بندگی کو اختیار کرے تو وہ خدا سے ہیں اور اس تایثروں سے بہتری جگھوں میں سے سینکڑوں اورنے ہزاروں نے ادپنی بری حالت سے آگاہ ہو کے مسیح کو قبول کیا۔اور ویزلی صاحب نے بائبل سے ثابت کیا کہ خدا کی رون آدمیں کے متفرق مزاجوں مطابق طرح طرح کی تاثیر ان کے دلوں پر کرتی ہے اور جس وقت خدا کی روح سے تاثیر ہوتی ہے اس سے اچھا پھل ہوتا ہے اور آدمی از سرِنو پیدا ہو کے خدا کی کلیسیا میں شامل ہوتا ہے اور ان کی نجات کے واسطے کوشش اور دعا کرتا ہے اور ویزلی صاحب کے روزنامہ سے یہ حال دیکھتے ہیں کہ وہ ۱۷۷۰ء میں بدستور بہت چلاکی سے ہر طرح کے نیک کام میں مشغول رہا۔اور جگہ روحانی سرگرمی اور سچی تعلیم دیتا رہا اور کوئی اس کے سارے روزنامے پڑھے تو اس کو یقین آئے گا کہ اس کی برابر کام کرنے اور منادی کرنے اور بیماروں کے پاس جانے اور کتابون کے تصنیف کرنے اور دورہ کرنے میں کوئی نہ تھا۔اور علاوہ اس کے وہ ہمیشہ ان کے مطالعہ کرنے سے ہر طرح علم اور عقل کی تدربیت حاصل کرے گا اور اس وقت کچھ کانونی تعلیم ہر کلیسیا میں پھیل گئی کہ جس سے میتھوڈسٹ کلیسیاؤں میں نقصان ہوا ۱۷۷۰ء کے سالانہ کانفرنس میں مذہبی تعلیمات کا ذکر ہوا اور بہت سی باتیں ہوئیں جن کا خلاصہ یہ ہے سوال: ہمارے بیچ میں کون اب خدا مقبول ہے؟جواب: وہ جو اب محبت اور فرمانبرداری سے مسیح پر رکھتا ہے۔سوال جنھوں نے مسیح کی خبر نہیں سنی ان کے بیچ میں کون مقبول ہے؟جواب: وہ جو اس نور کے مطابق جو اس کا ہے خدا سے ڈرتا ہے اور راستبازی کا کام کرتا ہے۔سوال کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ نیک کاموں سے نجات ہے؟ نیک کام نجات کا باعث نہیں بلکہ اس کے وسیلہ میں رنٹ نومی کی تعلیم اس بات کی بابت یہ ہے کہ ہم خاموش بیٹھے ہیں تاکہ خدا ہم کو اپنی مرضی اور قدرت کے مطابق بغیر ایمان لانے کے یا نیک کام کرنے سے نجات بخشے گا لیکن ایسی تعلیم دی ہے اور اسے مانے گا کبھی اس کی نجات نہ ہوگی خدا ہم کو انجات دے گا اور سارے جلال آپ لے گا اور ہماری شرط کے مطابق نہیں بلکہ اپنی شرط اور خدا کی شرط یہ ہے پس توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ تب تم نجات پاؤ گئے اور اس وقت بہت مباحثہ ہوا تو بھی میتھوڈسٹ کلیسیا بہت بڑھ گئی اور بہت سوسائٹی بن گئی کیونکہ سارے پریچر بڑے دیندار اور سرگرم تھے اگرچہ جان ویزلی ۷۰ برس کا تھا تو بھی وہ جوان مردی سے ان سوسائٹیوں کو خوبی

سے دیکھتا اور وہ اس وقت بھی سوچنے لگا کہ جب میں مر جاؤں تو میرا کام کون کرے گا اور اس پادری جان فلیچر صاحب سے درخواست کی کہ آپ اپنے تیئں اس کام میں دیجیے اور میرے جان نشین ہو جایئے۔ مگر پادری جان فلیچر صاحب آپ کو اس کام کے لائق نہ جانا اور اسے قبول نہ کیا اور اس وقت گریٹ برٹن اور ائرلینڈ کے پریچروں کا شمار ایک سو پچاس (۱۵۰) تھا اور ممبر پینتیس (۳۵) ہزار تھے اور چارلس ویزلی صاحب نے جان ویزلی صاحب کو یہ صلاح دی کہ آپ کلیسیا کے اوپر زندگی بھر اختیار رکھیں اور بعد اپنی موت کے جو سے اچھے ہوں ان کو دے جائیں۔

پادری جان ویزلی صاحب کا احوال

باب دو از دہم

اور ۱۷۷۵ء میں ویزلی صاحب ائر لینڈ کے اور تر کی طرف دورا کیا اور وہاں ایک زمین پر سویا اور سر دی پا کر بہت بیمار پڑا اور کئی روز تک بے ہوش رہا جس کے بعد خدا کے فضل سے پھر جلد اچھا ہوا پس پھر ایک اور مرتبہ خدا نے اس کو اور کام کے واسطے بچھایا اور دوسرے سال جب کہ شہر لندن میں تھا تو ایک حکم ہوا کہ ہر شخص جس کے پاس لوگ چاندی کے برتن ہونے کا احتمال کرتے ہیں چٹھی کے ذریعے سے محصول لکھوانے والے کے پاس طلب کیا جائے تو انھوں نے ویزلی صاحب کو چٹھی یوں لکھی کمشن محصول شک میں ہیں کہ تمہارے پاس سے برتن چاندی کے ہیں اور تم نے ان کو نہیں لکھوایا اس لیے حکم یہ ہے کہ تم اپنے سارے چاندی کے برتن لکھو تا کہ ان پر اسی وقت سے جیسے پارلیمنٹ سے چاندی پر محصول لینے کا حکم ہوا محصول لیا جائے اور اگر تم یہ کروگے تو کمشنر ہوس آف لارض کو خبر بھیجے گا دیکھو ہم فوراً جواب مانگتے ہیں۔ ویزلی صاحب نے یوں جواب لکھا کہ صاحب جی میرے دو چھوٹے چمچے لندن میں ہیں اور وہ برسیٹبل میں اور ان کے سوائے اور کچھ چاندی میرے پاس نہیں ہے۔ اور جب تک چاروں طرف بھوکے ہیں تب تک میں اور مول نہ لوں گا آپ کا تابعدار جان ویزلی۔

اور پھر ویزلی صاحب یہ سن کر سوڑاور میں کے جزیرے کے بشپ نے ایک سخت حکم میتھوڈسٹوں کے برخلاف فرمایا تھا وہاں جلدی گیا اور ۱۷۷۷ء میں دوگلس ہابر میں اور سب لوگوں نے خوش دلی قبول کیا اور کچھ نے اس حکم کی بابت نہیں سنا اور جب کہ ویزلی صاحب پھر وہاں گیا تو اس بشپ کا جان نشین موجود تھا اور وہ ان پر سختی کرتا تھا پس وہاں کی کلیسیا پھلتی پھولتی رہی اور اس سال میں معلوم ہوا کہ دو قونڈری پرانا ہو گیا اور اس بڑی جماعت کے لیے اور اس جماعت کے لیے کافی نہ تھا جو کہ اس میں رہتی تھی اور ایک نیا گھر روڈ میں بن گیا اور ماہ نومبر کی پہلی تاریخ بن چکا اور کھولا گیا اور خدا کو دیا گیا اور ایک نہایت بڑی جماعت فجر اور شام میں حاضر ہوئی اور اور خدا نے اپنا جلال ظاہر کیا اور ۱۷۷۸ء میں ویزلی صاحب نے آرٹ نین میگزین چھپوانے لگا اور ایک رسالہ مقرر وقت پر چھاپا گیا اور اس میں نے تصنیفات سے تعلیم اور نصیحت اور مضمون پر کہ مسیح کا کفارہ سبھوں کے واسطے ہے اور اس طرح سے اس نے ان کا جواب دیا جو کہ اس تعلیم سے انکار کرتے تھے اور اس نے عمر بھر وقت بہ وقت چھپوایا اور وہ اب تک وصلا کانفرنس کی معرفت شہر لندن میں وصلاً میگزین کے نام سے چھاپا جاتا ہے۔ اور ماہ جون ۱۷۸۳ء میں ویزلی صاحب ہالینڈ ملک کو گیا اور بیس (۲۰) تک منادی کرتا رہا اور دینداروں کے ساتھ۔ ملاقات کرنے میں مشغول کرنے میں رہا اور اس کے کام سے وہاں بھی بہت فائدہ نکلا اور ۱۷۸۴ء میں اس نے ایک ایسا بندوست کیا جس سے وہ موت کے بعد قائم رہے اور ترتیب سے چلے اور خدا کے جلال کا باعث ہوے۔ اور وہ بندوبست اب تک قائم ہے اور اس سے ویزلی صاحب کی دانش اور دور اندیشی ظاہر ہوتی ہے اور اس بندوبست کرنے کے بعد وہ بہت خوش ہوا اور اپنے دل میں گمان کیا کہ اب مجھے اتنا وقت باقی ہے۔ کہ مرتے وقت انہیں کاموں کو جن میں مَیں اتنے دنوں مشغول رہا خوشی سے کروں اور اس بندوبست کا نام انگزی میں یہ ہے دی ڈیڈ آف ویکل ریشن(E DAD OF WAKIL RATION). یعنی اقرار کا عہد اور انگستان کی سب سے بڑی عدالت میں اس نام سے لکھا گیا اور وہ بندوبست یہ ہے کہ ایک سو (۱۰۰) پریچر جن کے نام ویزلی صاحب نے لکھوائے میتھوڈسٹ کی دینی عدالت کی گئی۔ اور میتھوڈسٹ کانفرنس متعلق اٹین ہو گئی اور سارے چابل اس کانفرنس کے مال ہو گئے اور مختاروں کے اختیار میں رکھے گئے اور کانفرنس کا اختیار تھا کہ وہ پریچروں کو گرجا گھروں میں بھیجے جیساد کہ

ویزلی صاحب نے پیشتر کہا پس اس کلیسیا کے لیے جسمانی وروحانی حکومت کا بندوبست مقرر ہوا اور اس اقرارِ عہد میں مقرر ہوا کہ سال بسال وہ کانفرنس ایک پریزیڈینٹ اور سکرٹری مقرر کرے اور جس وقت اس سو(۱۰۰) کے جلسے میں کوئی مر جائے تو اس کی جگہ دوسرا مقرر کیا جائے اور اب تک انگلینڈ میں ویسے ہی میتھوڈسٹ کلیسیا اپنی حکومت کرتی ہے اور آپس میں خوب میل ملاپ رکھ کر مسیح کے لیے جیتی ہے اور بہت سا کام کرتی ہے۔ اور بعد ازاں یہ بھی ٹھہرایا گیا کہ ان سو(۱۰۰) کے سوائے سب پریچر جو کہ پوری شراکت میں شامل ہیں سالانہ کانفرنس کے شریک ہوں۔

پادری ویزلی صاحب کا احوال

باب سیز دہم

اور ۱۷۸۴ء میں ویزلی صاحب نے دیکھا کہ امریکہ کی کلیسیا کے لیے کوئی بندوبست کرنا ضرور ہے بورڈمیں اور فیلمور صاحبوں کا وہاں جانے کا ذکر ہو چکا اس کے دو برس یعنی ۱۷۷۱ء ویزلی صاحب نے آربری اور رابٹ صاحبوں کو بھیجا اور ۱۷۷۳ء میں دو (۲) اور یعنی رتکبن اور سادفورڈ صاحبوں کو بھیجا اور امریکہ کے پریچر جو بلائے گئے چار (۴) تھے اور کلیسیا بہت بڑھ گئی اور بہت ہی بڑھ گئی تھیں۔ اور علاوہ اس کے یونائٹڈ اسٹیل ملک انگلینڈ کی عمل داری سے الگ ہو گیا اور وہاں کوئی بشپ اور خادم الدین نہ تھا کہ ان کلیسیاؤں میں بپتسمہ دے اور پاک ساکرامنٹ تقسیم کرئے پس اس حال میں ویزلی صاحب نے یہ کہا کہ ڈاکٹر کوک صاحب کو سپر نٹنڈنٹ مقرر کیا اور ریچ ڈوانٹ کوٹ اور ٹامس دیسی کو قصیص مخصوص کرکے بھیج دیا کہ وہ ان کلیسیاؤں میں بدستور ساکرامنٹوں تقسیم کرے۔ اور کوک صاحب کو اس نے حکم فرمایا کہ امریکہ جاکر فرنس ارنبری صاحب کو اپنے ساتھ سپر نٹنڈنٹ یعنی بشپ کے درجہ میں مقرر کرو اور اس حکم کے مطابق سبھوں نے قبول کیا اور امریکہ کی کلیسیا کے لیے حکمرانی کا بندوبست مقرر ہوا اور بعض لوگوں نے اعتراض کیے کہ یہ کام انگلینڈ کی کلیسیا کے قانوں کے برخلاف ہے تو ویزلی صاحب نے جواب دیا کہ میں مدت سے لارڈ کنگ صاحب کی تصنیف کو پڑھ کر قائل ہوا کہ قصیص اور اس قوف کا دعہدہ ایک ہی ہے صرف ان کے کام میں فرق ہے کس لیے جو قصیص ہوں انجیل کے مطابق ان کو مخصوص کرنے کا اختیار رکھتا ہوں اور میں نے یہ بھی کہا۔ اگر کوئی اس سے بہتر امریکہ کے واسطے تجویز نکال سکے تو میں اسے قبول کروں گا اب اتنی مدت معلوم ہوا کہ خدا نے ویزلی صاحب کے عجیب کاموں پر برکت اور مہردی اور ڈاکٹر کوک صاحب اگرچہ امریکہ میں تمام برابر نہیں رہا اور کبھی کبھی وہاں گیا تو بھی اس نے میتھوڈسٹ لوگوں کے سارے مشنری کام کا شروع کیے اور اپنا کل مال اس کام کے واسطے صرف کیا اور خود بھی ہندوستان کے واسطے مشنری ہو کے سمندر میں قبر گیر ہوا۔ اور ویزلی صاحب نے اسکاٹ لینڈ اکے واسطے کئی خادم الدین مقصوص کرے ساکرامنٹ مقرر کرنے کے واسطے بھیجا اور پھر ہالینڈ کو گیا اور ان کلیسیاؤں کے دیکھنے سے نہایت خوش ہوا اور تب وہ ایر لینڈ اور بورنی جزیرہ کو گیا اور اس کے روزنامہ سے معلوم ہوا کہا گرچہ وہ بوڑھا ہوا تو بھی اس نے زرا سا کام نہ چھوڑا کام نہ چھوڑا بلکہ بدستور روز بروز خدا کے واسطے کام کرتا رہا اور اس نے دیکھا کہ یہ زندگی بخش مذہب گریٹ برٹن اور ائرلینڈ اور واہٹ اور یلن کے جزیرہ امریکہ کے تمام ملک میں پھیل گیا اور ساری جگھوں میں میتھوڈسٹ لوگوں کی ہی بات مانتے ہیں اور ایک ہی طریق پر چلتے ہیں اور روحانی کے یہ معنی ہیں انسان کا دل اور مزاج بدل یا کہ پاک مسیح کے موافق ہوتا ہے۔ اور اس کی عمر کا پچاسیواں (۸۵) سال شروع ہوا تو اس نے اپنے روزنامہ میں یون لکھا کہ آج میں اپنا پاسیوان (۸۵) سال شروع کرتا ہوں اور خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھ کو روحانی اور جسمانی ترکیبیں عناعت کیں اور بہت برس گزرے کہ میں دکھ میں نہیں پڑا ہوں مگر البتہ میں ایسا چالاک نہیں جیسا کہ پیشتر تھا میں ایسا جلدی نہیں چل سکتا۔ اور میری آنکھیں کچھ کچھ دھندلا گئیں۔ اور مشکل سے چلتا پھرتا ہوں۔ اور کبھی پیشانی اور دہنے کندے اور ہاتھ میں درد ہونے لگتا ہے اور جو باتیں کہ آج کل سنتا ہوں بھول جاتا ہوں مگر جو باتیں کہ جو ۴۰ یا ۶۰ برس کی ہیں خوب یاد ہیں اور سننے اور سونگنے اور چکھنے میں کچھ نقصان نہیں ہوا ہے۔ اگرچہ پیشتر کی بانسبت کھانے کا تہائی حصہ نہیں کھاتا تو بھی میں اور منادی کرنے سے تھک نہیں جاتا اب میری طاقت اور لیاقت

کے ہونے کا سبب ہے۔ پہلے یہ کہ خدا مجھ کو اپنے کام مین بلایا اور مجھ کو لیاقت دی۔ اور علاوہ ازیں اس کے فرزندوں نے میرے واسطے دعا مانگی ہو گی اور وسیلے شائد یہ ہیں میں ہمیشہ کام کر تا رہا اور ہوا تبدیل کر تا رہا۔ دوئم میں بحالت بیماری خواہ تندرستی خشکی یا سمندر پر ایک رات بھی بے ب نیند نہیں رہا۔ اور تیسرے جس وقت میں تھک جاتا تو میں سو رہتا۔ اور چوتھے میں میں برابر ساتھ برس سے چار بجے کے وقت اٹھتا رہا۔ پانچویں پچاس برس سے بوقت پانچ سے منادی کر تا رہا۔ چھٹے میں درد بہت تھوڑے اٹھائے اور اگرچہ میری آنکھ اور ہاتھ اور پیشانی میں درد ہو تا ہے لیکن وہ بہت دیر تک نہیں رہتا۔ پس یہ میرا پچھلا سال ہے تو مجھ کو امید ہے کہ یہ سب سے اچھا ہو گا۔

پادری جان ویزلی کا احوال

باب چہار دہم

جان اور چارلس ویزلی صاحب جو کبھی متفرق یا کسی اور سبب سے دشمن نہیں ہوئے اب موت کے باعث سے الگ ہو گئے تھے۔

پادری جان ویزلی صاحب نے جب کالج میں بہت زیادہ پڑھنے سے اپنے بدن کو مارا تو کچھ کمزور ہو گیا اور گاہے گاہے بیمار بھی ہوا مگر اس کی عمر دراز ہوئی اور ہمیشہ خوش مزاج رہا۔ اور جب وہ موت کے کنارے پر پہنچا تو اس نے فروتنی سے اپنے تئیں بدل کر بلکل خدا کے سپرد کیا اور اس کی روح ہمیشہ سلامت رہی۔ اور اس نے دو تین روز پیشتر اپنے مرنے کے ایک بہت اچھا گیت اپنے قلم سے لکھا۔ اور اس نے اناسی (۷۹) سال اور تین (۳) مہینے کی عمر پا کر ماہ مارچ کی انیتس (۲۹) تاریخ کو وفات پائی۔ اور اپریل کی پانچ (۵) تاریخ کو مری بون کے قبرستان میں دفنایا گیا۔ اور کی قبر کے پتھر پر اس کا گیت لکھا گیا۔ اور اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو بہت پیار کرتا تھا اور اس کے بیٹے علم موسیقی بہت مشہور تھے۔ اور چارلس ویزلی صاحب بڑا گیت لکھنے والا تھا اس نے اڑتالیس (۴۸) جلد کتاب لکھ چھپوائیں اور کئی کتابیں بڑی قلمی تھیں جو کہ چھاپی نہیں گئی اور اس کے گیتوں کے برابر انگریزی میں کوئی گیت نہیں ہے۔ سنہ ۱۸...۳م کو گریٹ برٹن میں اس کے گیتوں کی کتابوں کی سات ہزار (۷۰۰۰) جلدیں فروخت ہو گئیں۔ اور امریکہ میں اس سے زیادہ اور جو فائدہ کہ جان ویزلی صاحب کے گیتوں کلیسیا کو ہوا لاحد ہے۔

اور اس وقت جان ویزلی صاحب کی موت نزدیک آئی۔ اور اس اپنے روزنامہ میں یوں لکھا کہ آج میں ستاسی (۸۷) سال کو شروع کرتے ہوئے معلوم کرتا ہوں کہ میں دُھندلاتا ہوا اور میں بہت مشکل سے پھرتا ہوں میری طاقت جاتی رہی اور میں آہستہ چلتا ہوں مگر مجھے چاہیے کہ میں اپنے باپ کا کام کروں اور اس کے بعد وہ ائرلینڈ کانفرنس ڈبلن شہر اور کانفرنس کا پریزیڈنٹ تھا اور اس کے بعد وہ لندن میں آیا اور بادستور برسٹل ہو کے بچھم میں کانوال کو منادی کرنے گیا اور پھر وہ کال نومہ کو گیا اور اس کی بابت اس نے کہا کہ چالیس (۴۰) گزرے کہ جیسے میں جہاں آیا اور اس وقت ایک بڑی بھیڑ نے مجھ کو قید کر کے بدسلوکی کی اور اب کتنا فرق دیکھتا ہوں کہ یہاں سب کے سب چھوٹے بڑے راہ کے کنارے دیکھنے آئے اور وہ ایسی میری عزت کرتے ہیں کہ گویا بادشاہ گزرتا ہے شام کے وقت میں نے ایک پہاڑ پر ایک بڑی بھیڑ میں منادی کی اور خدا نے ان کے دلوں پر عجیب طور تاثیر کی اور پھر کانوال سے پرسبل اور ماناہیہ ہو کے کے لندن کو لوٹا۔ اور پھر دوسرے سال پرسٹل کو گیا۔ اور وہاں بدھ کے روز منادی کر کے برمن نہم کو گیا اور وہاں سے اسٹافرڈ میں ہو کے میدلی کو گیا اور اس نے کا کہا کہ نو (۹) بجے میں نے ایک چنی ہوئی جماعت کے واسطے خدا کی گہری چیزوں کی منادی کرنی ہے اور ہر شام کے وقت اس آیت پر کہ وہ ان سب کو جو خدا کے پاس اس کے وسیلے سے آتے ہیں بکل بچا سکتا ہے منادی کی اور جمعرات میں اپنا وعظ شادی پوشاک کے بیان میں ختم کیا اور شاید یہ میری پچھلی تصنیف ہے۔ لیکن خاک میں ملنے سے پیشتر میں مقدور بھر خدا کے واسطے کام کرنا چاہتا ہوں اور شہر جشٹر اور شہر لنکن کی اوتر کی کلیسیا نے اپنے باپ کو پہلی دفعہ دیکھا تب وہ دکھن کی طرف شہر یارک کی طرف ہل تک ہر جگہ میں موت کی زبان کے کنارے سے منادی کرتا ہوا گیا اور وہ اپورتھ اور لنکن شہر کا سفر کر کے بعض گاؤں کو گیا اور جب وہ اٹھاسی (۸۸) برس کا ہوا اس نے یوں لکھا اب میں اپنے اٹھاسیواں (۸۸) سال شروع کرتا ہوں۔ چھیاسی (۸۶) برس تک میں نے بڑھاپے کی کمزریوں کو محسوس نہیں کیا۔ کیونکہ نہ آنکھیں دھوندلائیں

اور میری طاقت جاتی رہی۔ مگر اگست مہینے میں میرا حال بدل گیا اور میری آنکھیں دھوندلا گئیں یہاں تک کہ آنکھیں بلکل کی نہ رہیں اور طاقت بھی جاتی رہی اور شاید اس دنیا میں پھر نہ آئیں گے لیکن کچھ درد نہیں معلوم ہوتا ہے۔ اور بلکہ زندگی کے پہیے تھکے ہوئے تھم مگر تو بھی اب تک اس نے کام نہ چھوڑا اور کام اور زندگی کو ایک ساتھ واپس دو اور ہر روز موت تک بدستور کام کرتا رہا اور اس نے اپنے سالانہ سفر اسکاٹ لینڈ اور ائرلینڈ میں کرنے کے لیے اپنے رتھ اور آگے بھیجے اور حالانکہ اس کا جی چاہتا تھا مگر بباعثِ ناتوانی بدن کے وہ نہیں جاسکا اور ماہ فروری کی ۱۷ تاریخ ۱۷۹۱ء ام اس نے سیم تن میں منادی کی اور لوٹ بہت تھک گیا اور بولا کہ میں نے سری پائی اور دوسرے دن پھر دستور لکھتا اور پھر پڑھتا رہا اور شام کے وقت اس نے کلیسیا میں اس آیت پر منادی کی بادشاہ کے کام میں جلدی کرنا چاہیے اور ۲۳ تاریخ کو اس نے اسآیت کے بیان میں کہ جب تک خدا پایا جائے اس کو ڈھونڈوں جب تک کہ وہ نزدیک ہے اس سے دعا مانگو اور یہ ویزلی صاحب کا پچھلا وعظ ہوا۔ یہ اس پادری عظیم کا پچھلا کام ہوا اور جمعرات کو بہت خوش ہوا اور مولف صاحب سے ملاقات کرنے گیا اور دوسرے روز بہت کمزور ہوا اور ڈاکٹر واہٹ بید صاحب بلوایا اور ہفتے کو بھی ویسا ہی رہا اور اتوا کے روزد وہ خوش ہوا اور چاہتا تھا کہ خدا مرتے دم تک اس کے ساتھ رہے اور اس کے دوستوں نے اس کے ساتھ دعا کی اور وہ آئیں آئیں بولا اور پھر اس نے کہا کہ جب میں برسٹبل میں تھا تو میری باتیں یہ تھیں میں سب سے بڑا گنہگار اور مسیح کفارہ ہے۔ اور وہ کچھ ضرور نہیں۔ کسی نے کہا کہ اب آپ کے دل کی باتیں ہیں اور کیا آپ کا تجربہ ویسا ہی ہے اس نے کہا کہ ہاں تب اس شخص نے یہ گیت پڑھا دیکھو میں تخت کے پاس جاتا ہوں۔ اور تاج کو مسیح کے وسیلے سے پاتا ہوں تب ویزلی صاحب نے کہا کہ بس وہ ہمارا اعمانوائیل ہے اور اس نے سب کچھ ہمارے واسطے مول لیا اور ہم کو ان کا وعدہ دیا وہ سب ہے۔ وہ سب ہے اور اس کے بعد اس نے کہا کہ ہم سب کو ضرور ہے کہ اپنی سچی نبوت پر قائم رہیں میں سب سے گنہگار ہوں اور مسیح میرا کفارہ ہے۔ اور وہ کمزور ہو ہمیشہ خوش ہوا اور خدا کے کلام سبھوں کے واسطے کرتا رہا اور اس نے کہا کہ سب سے اچھی بات یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور یعقوب کا خدا ہماری پناہ ہے اور اس کی پچھلی بات یہ تھی کہ فرذیل یعنی سلام۔ اور بدھ کے روز دس بجے سے پیشتر بتاریخ ۲۷ ماہ مارچ ۱۷۹۱ء ام جب کئی دوست اس کے پلنگ کے چاروں طرف گھٹنے ٹیکے ہوئے تھے یہ مردِم خدا ہزاروں کا گڈریا اور نگہبان خاموشی اور خوشی سے خداوند کی شادمانی میں شامل ہوا۔ اور اسی طرح جس نے پینسٹھ (۶۵) برس تک منادی کی تھی خوشی کے ساتھ اپنے اٹھاسی (۸۸) برس میں گزر گیا۔ ڈاکٹر واہٹ بند صاحب نے اس کے دفنانے کا وعظ کیا اور پادری ریچرڈ صاحب نے اس کے دفنانے کی دعا پڑھی اور جب پڑھتے پڑھتے اس بات پر آیا کہ یہاں لکھا ہے کہ چونکہ خدا کی مرضی ہوئی کہ ہمارا عزیز بھائی ہمارے درمیان میں سے لیا جائے تو اس نے بھائی کی بجائے باپ پڑھا جس کی تاثیر بڑی جماعت پر یہ ہوئی کہ سب کے سب فوراً آواز سے رونے لگے اور اس کے تابوت پر یہ کلام لکھا گیا۔

جان ویزلی ایم اے

پیشتر لنکن کالج آکس فرڈ کا رفیق مارچ کی ۲ تاریخ ۱۷۹۱ء میں اٹھاسی (۸۸) برس کا ہو کے مر گیا اور سٹی اور چاپل میں اس کی یادگاری کے واسطے سنگِ مرمر کے تختے پر یہ کلام لکھا گیا۔

یادگاری میں معین

واسطے پادری جان ویزلی ایم اے

کئی برس تک آکس فرڈیونیورسٹی میں لنکن کالج کا رفیق

ایک آدمی جو شاید علم اور دینداری میں کسی سے کم نہیں

سرگرمی اور پادری کے کام میں اور فوائد عام میں شاید سب سے جو پولوس رسول کے بعد پیدا ف ہوئے زیادہ فاضل اور خطرہ اور بدنامی کو نہ خیال کر کے ہر جگہ گنہگاروں کو توبہ کے لیے بلانے اور ان پر انجیل کی منادی کرنے کو گیا۔

`وہ میتھوڈسٹ سسیٹی کا بانیاور گشتی وعظ کرنے کا چلانے والا اور یہ بندوبست اس نے گریٹ برٹن اور ائرلینڈ اور ویسٹ انڈیز اور امرکہ میں کامل کامیابی سے مقرر کیا گیا۔

وہ جون ۱۷۰۳ء میں پیدا ہوا۔

اور ماہ مارچ ۱۷۹۱ء میں مسیح کے کفارہ اور سفارش کے وسیلہ حیاتِ ابدی کی امید میں مر گیا۔

وہ ۶۵ برس تک پادری کام کرتا رہا

اور ۵۲ برس اس کام می سفر کرتا رہا

اس نے اپنے جیتے جی تین سو (۳۰۰) گشتی وعظ گریٹ برٹن اور ائرلینڈ میں اور ایک ہزار لوکل پریچر اپنے لوگوں کیے اور اسی ہزار آدمی سسٹیوں میں شامل ہوئے ان کا نام ہمیشہ ان کی یاد ہو گا جو کہ خوش ہوئے ہیں اکیلے خدا کو ستائش ہو۔ اب ویزلی کی بابت زیادہ لکھنا ضرور دیکھا کہ وہ عالم اور فاضل تھا اور لاطینی اور یونانی زبان سے خوب واقف تھا اور عبرانی اور کئی زبانیں بھی جانتا تھا مگر اس نے اپنی عمر اور اپنی دولت اور اپنی فضیلت اور علم اور حکمت بہت چالاکی اور سرگرمی سے خدا کے کام میں خرچ کی۔ اور یہ اس نے نجات کو ڈھونڈنے سے پایا اور جب اسے خوب معلوم ہوا کہ میرے گناہ معاف ہوئے اس نے کمال کوشش سے ان کو اس حال خطیر میں سے بلایا۔ اب اے پڑھنے والوں تم بھی جا کے ایسا ہی کرو۔ آمین یارب العالمین۔

یہ قبر شوزانہ ویزلی یعنی ویزلی صاحب کی ماں مقام لندن سٹی روڈ چیپل میں ہے

فہرستِ مضامین کتاب احوال ویزلی صاحب

باب اول

ویزلی صاحب کے والدین۔بی بی سوزانہ ویزلی۔ سموئیل چھوٹا۔جان ویزلی اسکول اور کالج۔اس کی دینی تاثیر اور تحقیقات خادم الدین مخصوص ہونا کالج کی عزت چارلس ویزلی کی جوانی کے احوالات میتھوڈسٹ لوگ آکس فرڈ میں۔میتھوڈسٹ لفظ کا شروع اور اصل۔ تیسرے (۳) صفحے سے چودھویں (۱۴) صفحے تک۔

باب دوئم

ویزلی صاحبان آکس فرڈ مین ان کی کوشش نیک کرنے میں لگ ان کو روکنا چاہتے ان کی خط

وکتابت باپ کے ساتھ سموئیل ویزلی اور بی بی شوزانہ ویزلی، جان ویزلی کا اپورتھ میں رہنے انکار کرنا۔ مقولہ صاحب بڑے کی وفات ویزلی صاحبان جارجیہ کے جانے کو قبول کرتے تھے کموئیل صاحب کی چٹھی ایک (۱) صفحے سے تین (۳) صفحے تک۔

باب سوئم

ویزلی صاحبان اپنے جہازی سفر پر۔ مرادی لوگوں کے ساتھ ان کی آمدورفت ان کے دستور اور تکلیف اور رنج جارجیہ میں شادی کرنا۔ ویزلی صاحب انگلینڈ کو لوٹا۔ تیس (۳۰) صفحے سے چھتیس (۳۶) صفحے تک۔

باب چہارم

ویزلی صاحب اپنے دینی تجربہ کو آماتا تھا۔ اس کی گھبراہٹ۔اس کی ملاقات پیٹر لومر صاحب کے ساتھ اس تعلیم کو کہ جس کے ایمان لانے کے ذریعے اس کے آدمی راستباز گنے جاتے ہیں قبول کرتا تھا اس تعلیم کی منادی کرتا تھا۔چارلس ویزلی صاحب کی تجربہ کاری۔ ۳۷ صفحے سے ۴۷ صفحے تک

باب پنجم

مذہب کا حال انگلینڈ میں۔ ویزلی صاحب کا جرمنی کو جانا۔ اس کا لوٹنا۔ اس کا کام لندن میں اس کی ملاقات واہت فیل کے ساتھ۔ڈاکٹر وودر تہہ صاحب کی سسیٹی۔چارلس ویزلی صاحب کے کام۔ اس کی بار ہری منادی ۴۸ صفحے سے ۵۷ صفحے تک۔

باب ششم

ویزلی اور واہٹ فیل صاحبوں کے کام کا پھیلنا کنگز وڈ میں۔ ویزلی صاحب کی باتھہ میں تعلیمات کا بیان۔ لندن میں مرادی لوگوں سے الگ ہونا میتھوڈسٹ سسیٹی بن گئی۔ ویزلی صاحب کی ماں کے خط و کتابت سموئیل اور جان ویزلی صاحبوں کے بیچ میں عجیب حرکتوں کی بابت۔ ویزلی اور واہٹ فیل صاحبوں کا جدا ہونا۔ ان کے بیچ میں میل ہونا۔ ہنری میکر فیلڈ۔ ویزلی صاحب نے مدد گار بلوایا۔ ۵۷ صفحے سے ۶۸ صفحے تک۔

باب ہفتم

لندن میں میتھوڈسٹوں کا ستایا جانا۔ کلاس مٹنگ کا مقرر ہونا۔ ویزلی صاحب کے رومن کیتھولک ہونے کا گناہ۔ اس کا کام شہر یارک اور نارتھ تھمند اور لنکن شہر میں۔ اس کی ماں کی وفات اسٹافرڈ شہر اور یارک شہر میں سسٹیوں کا بڑھ جانا۔ جان ویزلی صاحب کا ویزبری میں خطرے میں پڑنا اور بچ جانا۔ وہ کانوال کو گیا۔ شہر اسٹافرڈ میں ہلڑ تھا اس کے پچھلے وعظ آکسفرڈ کالج۔ پادری جیمس صاحب کی چھٹی۔ پہلی سالانہ کانفرنس۔ ۶۸ صفحے سے ۸۳ صفحے تک۔

باب ہشتم

چارلس ویزلی صاحب کے کام اور اس کا ستایا جانا کانوال اور کنت اور اسٹافرڈ جان ویزلی صاحب نیو کیسل میں۔ میتھوڈسٹ لوگ اور حکومت کی کلیسیا کے بیچ میں تکرار کا بیان شہر لنکن میں اس کا کام اور تکلیف۔ کوئلہ ریڑن ڈارف ویزلی صاحب رسالہ لکھنے والا۔ اس کی رائے کلیسیا کی حکومت کے بیان میں پہلی سالانہ کانفرنس کی یادداشت میں سے چنی ہوئی باتیں۔ اس کے کام انگلینڈ کی جگہوں میں۔ اس کی سرگرمی علم کے پھیلانے میں۔ ائرلینڈ کو گیا۔ چارلس ویزلی ائرلینڈ کو گیا ڈبلن شہر میں اس کی تکلیف صفحے ۸۳ سے صفحے ۹۵ تک۔

باب نہم

پریچروں کا کام۔ کانفرنسوں میں تعلیمات دین کی گفتگو۔ راستباز ٹھہرایا جانا اور توبہ کرنا۔ نجات کا یقین۔ نجات بخش ایمان کا پھل۔ روح القدس کی گواہی ویزلی اور صاحب کا سچائی کو ڈھونڈنا۔ پہلی سالانہ کانفرنسوں کی یادداشت کی چند باتیں پریچروں کے وفات نامے۔ ۹۵ صفحے سے ۱۰۶ تک۔

باب دہم

پہلے سرکٹوں کی فہرست۔ چارلس ویزلی صاحب لندن میں۔ زلزلہ۔ پریچر لوگ چارلس ویزلی کو جان برابر کلیسیا کی حکومت میں برابر نہ جانا۔ ویزلی صاحب کی شادی۔ کنگز وڈ کا اسکول۔ ویزلی صاحب اسکاٹ لینڈ کو گیا۔ ویزلی صاحب کی بیماری۔ واہٹ فیل صاحب کی چٹھی۔ ۱۰۶ صفحے سے ۱۱۳ صفحے تک۔

باب ازدہم

میتھوازم امریکہ میں۔ جلوہ۔ ویزدلی صاحب کے کام۔ وے اِم کے کانفرنس کی یادداشت۔ سسٹیوں کا بڑ جانا۔ میتھوڈسٹ کے قائم کرنے کا بندوبست۔ ۱۱۳ صفحے سے ۱۱۵ تک۔

باب دوازدہم

ویزلی کی بیماری ائرلینڈ میں۔ محصول کمشنر کی چٹھی۔ ویزلی صاحب جزیرہ کو گیا۔ سٹی روڈ چاپل کا تیار ہونا ارمنین میگزین۔ ویزلی صاحب ہالن کو گیا۔ ڈیڈ آف ویکلر شٹن ۱۱٦ صفحے سے ۱۱۸ تک۔

باب سیزدہم

امریکن سسیٹی کا حال۔ سپرنٹنڈنٹ اور لیڈران کے ان کے واسطے مقرر ہوئے۔ ڈاکٹر لوگ فرنس ایرری۔ اسکاٹ لینڈ کے واسطے خادم الدین مخصوص ہوئے ویزلی صاحب پھر ہالینڈ ملک کو گیا۔ اس کے کام انگلنڈ، ایرلینڈ اور یوپین جریزہ میں۔ لندن لوٹنا۔ ویزلی صاحب کے خیال جب اس نے اپنے پچاسی (۸۵) برس شروع کیے۔ ۱۱۹ صفحے سے ۱۲۱ تک۔

باب چہاردہم

چارلس ویزلی کی وفات۔ اس کی خصلت اور اس کے گیت۔ ویزلی صاحب کے کام۔ اس کے خیال جب کہ اس نے اپنے اٹھاسی (۸۸) برس شروع کیے۔ پچھلی بیماری۔ وفات۔ کتابہ اختتام۔ ۱۲۲ سے خاتمہ تک۔